عمران سیریز

سی ورلڈ

ڈائمنڈ جوبلی نمبر

ظہیر احمد

سی ورلڈ

ارسلان پبلی کیشنز ملتان

ارسلان پبلی کیشنز اوقاف بلڈنگ پاک گیٹ ملتان

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
----- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ----- سلامت اقبال پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 125/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

محترم قارئین۔

السلام علیکم۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر ڈائمنڈ مشن کا نیا ناول "سی ورلڈ" آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ یہ ڈائمنڈ مشن کے تسلسل کا پانچواں حصہ ہے۔ ڈائمنڈ جوبلی نمبر جس کے بارے میں آپ کو میں پہلے ہی مطلع کر چکا ہوں کہ یہ ناول دو ہزار صفحات سے زائد پر مشتمل ہے آپ کو قسط وار تسلسل کے ساتھ مل رہا ہے چونکہ ایک طویل ناول ایک جلد میں شائع نہیں کیا جا سکتا تھا اس لئے اسے ہر ماہ دو حصوں میں آپ کی خدمت میں پیش کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ پہلے چار حصے آپ پڑھ چکے ہیں اور میرے اس طویل ترین لکھے ہوئے ناول کے چار حصے پڑھ کر آپ نے انہیں جس قدر پسند کیا ہے اور پذیرائی کے خطوط لکھے ہیں وہ مسلسل مجھے مل رہے ہیں۔ اس ناول کو ہر طبقے میں انتہائی پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا گیا ہے۔ کہانی کا [illegible] اور اس کا مزاج میرے سابقہ ناولوں سے ہٹ کر نیا اور اچھوتا ہے جسے آپ نے بہت سراہا ہے اور مجھے مبارک باد سے نواز رہے ہیں۔ اس کے لئے میں آپ سب کا دل کی گہرائیوں سے مشکور ہوں۔

ڈائمنڈ جوبلی نمبر کے آخری دو حصے بیک وقت شائع کئے جا رہے ہیں۔ اس ناول کے بعد آئندہ ماہ آپ کو میرا لکھا ہوا ماورائی

نمبر 'کارکا' پڑھنے کو ملے گا یہ ناول بھی اپنی مثال آپ ہے۔ اس ناول میں عمران کے ساتھی جو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ممبر ہیں عمران کے دشمن بن گئے اور پھر وہ دشمنی کی اس انتہا تک پہنچ گئے کہ انہوں نے عمران کے خلاف باقاعدہ اعلان جنگ کر دیا اور اسے ہلاک کرنے کے درپے ہو گئے۔ جولیا، صفدر، تنویر، کیپٹن شکیل اور فور سٹارز جیسے منجھے ہوئے ایجنٹ جب عمران کے خلاف متحد ہوئے تو عمران کا انجام ہو سکتا تھا جبکہ عمران ان کے خلاف ایک قدم بھی نہیں اٹھانا چاہتا تھا۔ ایک نئے انداز کا انتہائی منفرد ناول جو اس سے پہلے آپ نے کبھی نہ پڑھا ہو گا۔ مجھے یقین ہے کہ 'ڈائمنڈ مشن' جیسے عظیم، طویل اور انفرادیت کا حامل جوبلی نمبر پڑھنے کے بعد 'کارکا' کو پڑھ کر آپ کا لطف دوبالا ہو جائے گا۔

اب اجازت دیجئے۔

اللہ آپ سب کا حامی و ناصر ہو۔

آپ کا مخلص

ظہیر احمد

بگ کنگ سی ورلڈ میں اپنے آفس میں موجود تھا کہ تیز سیٹی کی آواز سن کر وہ بے اختیار چونک پڑا اور دروازے پر لگا ہوا سرخ بلب دیکھنے لگا جو سیٹی بجتے ہی اسپارک کرنا شروع ہو گیا تھا۔

"کون ہے باہر"...... بگ کنگ نے دروازے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ایم سی ٹو ہوں بگ کنگ"...... دروازے کے باہر سے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"او کے۔ اندر آ جاؤ"...... بگ کنگ نے کہا تو اسی لمحے سرر کی آواز کے ساتھ دروازہ لفٹ کے دروازے کی طرح کھلا اور دوسرے لمحے ایک لمبا چوڑا اور انتہائی مضبوط جسم والا روبوٹ اندر داخل ہوا۔ اس روبوٹ نے سفید رنگ کا خلائی لباس پہنا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ بے حد بڑا تھا۔ اس کے سینے پر ایک بڑی سی شیلڈ لگی ہوئی تھی جس پر ایم سی ٹو لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے

ہاتھوں پر موٹے دستانے چڑھے ہوئے تھے۔ وہ انسانوں کے انداز
میں چلتا ہوا آگے آیا اور بگ کنگ کی میز کے سامنے بڑے مؤدبانہ
انداز میں کھڑا ہو گیا۔
"یس ایم سی ٹو۔ کیسے آئے ہو"...... بگ کنگ نے اس کی
طرف دیکھتے ہوئے انتہائی کرخت لہجے میں کہا۔
"آپ کو جزیرہ لوکوٹ کے بارے میں رپورٹ دینی ہے بگ
کنگ"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔
"کیا رپورٹ ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔
"جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ جزیرہ لوکوٹ پر موجود تمام
مشینری جام ہو چکی ہے اور وہاں جتنے بھی روبوٹس تھے سردی کی
شدید اثر کی وجہ سے منجمد ہو چکے ہیں۔ جزیرے کو منجمد کرنے والا
پاکیشیائی ایجنٹ علی عمران ہے۔ وہ اپنے ساتھیوں سمیت پہلے ہی
جزیرے پر پہنچ چکا تھا۔ اب اطلاع کے مطابق میجر پرمود اور اس کی
ٹیم بھی جزیرہ لوکوٹ پہنچ چکی ہے اور میں نے آپ کے حکم کے تحت
ان دونوں گروپس کی سرکوبی کے لئے انسانی سپیشل فورس جزیرہ
لوکوٹ پر بھیجی ہے جس نے ان گروپس کو ختم کرنے کے لئے اپنی
پوری قوت لگا دی۔ آپ نے حکم دیا تھا کہ ان دونوں گروپس کا
جب خاتمہ ہو جائے تو میں بذات خود آپ کے پاس آ کر آپ کو
خوشخبری سناؤں اور بگ کنگ خوشخبری یہ ہے کہ دونوں گروپس ختم ہو
چکے ہیں۔ سپیشل فورس نے ان سب کو ڈھونڈ نکالا تھا اور انہوں نے

ان سب کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی
ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ کے چہرے پر مسرت کے
تاثرات نمودار ہو گئے۔
"اوہ اوہ۔ کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔ سپیشل فورس نے عمران، میجر
پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ڈھونڈ کر ہلاک کر دیا ہے۔ کیا واقعی ایسا
ہوا ہے"...... بگ کنگ انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔
"یس بگ کنگ۔ میری سپیشل گروپ کے کمانڈر گراس لوئے
سے بات ہوئی ہے۔ اس نے مجھے جلی ہوئی لاشوں کا ڈھیر بھی دکھایا
ہے جو عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی لاشیں ہیں"۔ ایم
سی ٹو نے جواب دیا۔
"دکھایا ہے۔ کیا مطلب۔ تم نے تو مجھے بتایا تھا کہ تم اس
گروپ کو مسلسل مانیٹر کر رہے ہو۔ اگر عمران، میجر پرمود اور ان کے
ساتھی سپیشل گروپ کے ہاتھوں ہلاک ہو چکے ہیں تو پھر یہ تمہیں خود
پتہ کیوں نہیں چلا۔ تمہیں خاص طور پر کمانڈر گراس لوئے نے ہی
ان کی جلی ہوئی لاشیں کیوں دکھائی ہیں"...... بگ کنگ نے حیرت
بھرے لہجے میں کہا۔
"یس بگ کنگ۔ میں انہیں مسلسل مانیٹر کر رہا تھا لیکن آپ
نے مجھے فوری طور پر سی ورلڈ ٹو روانہ کر دیا تھا۔ سی ورلڈ ٹو تباہی کے
دہانے پر تھا جسے ٹھیک کرنے کی ذمہ داری آپ نے مجھے سونپی
تھی۔ سی ورلڈ ٹو میں جا کر ظاہر ہے میں اس گروپ کی نگرانی نہیں

کر سکتا تھا".....ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

"بہرحال کمانڈر گراس لوئے نے تم سے بات کی ہے اور اس نے تمہیں ان سب کی لاشیں دکھائی ہیں تو پھر ٹھیک ہے۔ کمانڈر گراس لوئے سی ورلڈ کا معتبر آدمی ہے۔ وہ جھوٹ نہیں بول سکتا ہے اس لئے اس نے جو کہا ہے وہ یقیناً سچ ہی ہو گا".....بگ کنگ نے چند لمحے سوچنے کے بعد کہا۔

"یس بگ کنگ".....ایم سی ٹو نے کہا۔

"اب تم ایک اور کام کرو".....بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ".....ایم سی ٹو نے کہا۔

"کمانڈر گراس لوئے سے کہو کہ وہ جزیرے سے واپس آنے سے پہلے سارے جزیرے پر گراس لائٹ بم نصب کر دے۔ ان سب بموں کو ڈی چارجر سے لنک کر دے اور پھر وہ جیسے ہی اپنے گروپ کو لے کر جزیرے سے دور جائے تو ان بموں کو بلاسٹ کر دے۔ گراس لائٹ بموں سے جزیرہ تنکوں کی طرح بکھر جائے گا اور مکمل طور پر سمندر برد ہو جائے گا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں یا میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں میں سے کوئی اگر بچ بھی گیا ہو گا تو وہ اس جزیرے کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ یہ جزیرہ ویسے بھی ہمارے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ اس لئے اس جزیرے کا اب ختم ہو جانا ہی بہتر ہے".....بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ۔ میں ابھی کمانڈر گراس لوئے کو احکامات جاری کر دیتا ہوں".....ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"یہ بتاؤ کہ ایس کنگ نے یہ گروپ کہاں سے بھیجا تھا"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"یہ گروپ سی ورلڈ ٹو سے آیا تھا بگ کنگ".....ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ کام ختم ہوتے ہی یہ گروپ واپس سی ورلڈ ٹو میں ہی جائے گا اور سنو۔ اگر سی ورلڈ ٹو کی سارے فالٹ درست ہو گئے ہیں تو اسے مکمل طور پر ایکٹیو کر دو۔ وہاں پہلے کی طرح تمام کام ٹھیک طریقے سے ہونے چاہئیں۔ میں آج ہی ایس، ڈی اور ای کنگز کو مستقل طور پر سی ورلڈ ٹو منتقل ہونے کا کہہ دیتا ہوں۔ وہ اب وہیں رہیں گے۔ اب وہ وقت قریب آ گیا ہے کہ ہم پوری دنیا میں ایک ساتھ روبوٹس بھیج سکیں اور ہر ملک پر قبضہ کر سکیں"۔ بگ کنگ نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ".....ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"جاؤ اور جیسا کہا ہے اس پر فوراً عمل کرو".....بگ کنگ نے اسی انداز میں کہا۔

"اوکے۔ بگ کنگ".....ایم سی ٹو نے کہا اور پھر وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اسی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں سے وہ اندر آیا تھا اور بگ کنگ اپنے کاموں میں مصروف ہو گیا۔ اس

نے تینوں کنگز جن میں ای کنگ، ڈی کنگ اور ایس کنگ شامل تھے کے ساتھ ساتھ ان تمام افراد سے رابطے کئے جو پہلے سی ورلڈ ٹو میں موجود تھے اور وہاں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے سی ورلڈ ون میں شفٹ ہو چکے تھے۔ بگ کنگ نے ان سب کو فوری طور پر سی ورلڈ ون سے سی ورلڈ ٹو میں واپس جانے کے احکامات دینا شروع کر دیئے اور پھر تقریباً چار گھنٹوں کے بعد دیوار پر لگی ہوئی سکرین روشن ہوئی اور اس پر ایم سی ٹو کا چہرہ دکھائی دیا۔

"بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے بڑے مؤدبانہ انداز میں بگ کنگ سے مخاطب ہو کر کہا اور بگ کنگ جو ایک فائل دیکھنے میں مصروف تھا اس کی آواز سن کر چونک پڑا۔ اس نے سر اٹھایا اور اسکرین کی طرف دیکھنے لگا۔

"یس ایم سی ٹو۔ بولو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"آپ کے احکامات پر عمل کر دیا گیا ہے بگ کنگ۔ میں نے سپیشل فورس کے کمانڈر گراس لوئے کو جزیرہ مکمل طور پر تباہ کرنے کے احکامات دے دیئے تھے۔ اس کی طرف سے ابھی رپورٹ ملی ہے کہ اس نے جزیرہ لوکوٹ میں گرائس لائٹ بم نصب کر دیئے تھے اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر وہاں سے نکل گیا اور دور جاتے ہی اس نے ڈی چارجر کے ذریعے بموں کو بلاسٹ کر دیا ہے جس کے نتیجے میں جزیرہ لوکوٹ مکمل طور پر تباہ ہو چکا ہے۔ اب سمندر کے اس حصے میں جزیرہ لوکوٹ کا نام و نشان بھی موجود نہیں

ہے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"گڈ۔ یہ اچھا ہو گیا۔ وہاں عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی زندہ بھی ہوا تو جزیرے کی تباہی کے ساتھ اس کے چیتھڑے اڑ گئے ہوں گے"...... بگ کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"سپیشل فورس جزیرے کو تباہ کرنے کے بعد کہاں گئی ہے"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"آپ کی ہدایات کے تحت انہیں سی ورلڈ ٹو میں بھیج دیا گیا ہے بگ کنگ۔ وہ سب وہاں پر موجود ہیں البتہ پندرہ افراد کو آپ کے حکم پر سی ورلڈ ون بھیجا گیا ہے اور وہ کچھ دیر بعد وہاں پہنچ جائیں گے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ یہ بتاؤ کہ سی ورلڈ ٹو کا چیف سیکورٹی انچارج کون ہے"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"سی ورلڈ ٹو میں تینوں کنگز اور وہ تمام افراد واپس پہنچ چکے ہیں بگ کنگ جو سی ورلڈ ون میں آئے ہوئے تھے۔ چونکہ سی ورلڈ ٹو نے نئے سرے سے کام کرنا شروع کیا ہے اس لئے سی ورلڈ ٹو کے سیکورٹی انچارج کے فرائض ابھی ای کنگ خود سر انجام دے رہا ہے۔ خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے چونکہ سی ورلڈ ٹو مکمل طور پر خالی کر لیا گیا تھا اس لئے ابھی وہاں تھری کنگز اور مخصوص ورکرز کو ہی

واپس بھیجا گیا ہے۔ ای کنگ کی ہدایات کے مطابق ان تمام افراد کو واپس سی ورلڈ ٹو میں بلایا جا رہا ہے جو پہلے وہاں موجود تھے۔ اگلے دو گھنٹوں تک سی ورلڈ ٹو کے تمام افراد اور روبوٹس واپس وہاں پہنچ جائیں گے“...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

”او کے۔ یہ بتاؤ کہ کیا سی ورلڈ ٹو کا سیکورٹی سسٹم مکمل طور پر ایکٹو ہو گیا ہے یا نہیں اور کیا سی ورلڈ ٹو میں جانے والے افراد اور روبوٹس کی مکمل شناخت اور جانچ پڑتال ہوتی ہے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”سی ورلڈ ٹو کا مین سیٹ اپ ای کنگ کے پاس ہے بگ کنگ۔ آپ کے اس سوال کا جواب ای کنگ ہی دے سکتا ہے“...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ کیا سی ورلڈ ٹو کے سیٹ اپ کا تمام انتظام ای کنگ کے پاس ہے“...... بگ کنگ نے چونک کر کہا۔

”یس بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے سپاٹ لہجے میں جواب دیا۔

”اوہ نہیں۔ تم نے سی ورلڈ ٹو کا مکمل سیٹ اپ اس کے ہاتھوں میں کیوں دے دیا ہے نانسنس“...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”آپ نے حکم تھا بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

”میں نے تم سے کہا تھا کہ سی ورلڈ ٹو کا وقتی انچارج ای کنگ ہوگا وہ بھی اس وقت تک جب تک ان کنگز کو ان کے سپیشل سیکشنز

میں واپس نہیں بھیج دیا جاتا۔ وہ تینوں سی ورلڈ ٹو میں رہ سکتے ہیں۔ سب کچھ کر سکتے ہیں لیکن سی ورلڈ ٹو کا سیٹ اپ اور اس کے تمام حفاظتی انتظامات تمہارے پاس ہونے چاہئیں۔ وہاں ایسا کوئی سیٹ اپ نہیں ہونا چاہئے جسے ای کنگ، ڈی کنگ یا پھر ایس کنگ تبدیل کر سکے یا اپنی مرضی کے مطابق ڈھال سکے۔ سی ورلڈ ٹو، سی ورلڈ ون کا حصہ ہے جسے دنیا کو ڈاج دینے کے لئے بنایا گیا تھا لیکن میں نے روبوٹس کی مدد سے اسے بھی مکمل طور پر سی ورلڈ ون کی شکل دے دی ہے۔ اب سی ورلڈ ٹو بھی ہمارے لئے اتنا ہی قیمتی ہے جتنا کہ سی ورلڈ ون“...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

”یس بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

”تو جاؤ۔ ابھی جا کر سی ورلڈ کا تمام انتظام خود سنبھال لو۔ اس کا انتظامی انچارج ای کنگ کو رہنے دو لیکن سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کے تمام انتظامات اور وہاں ہونے والے ہر ورک کا انتظام اور مشینوں کا کنٹرول تمہارے پاس ہونا چاہئے۔ ایسا سیٹ اپ بناؤ جس طرح سے یہاں ایم سی ون نے بنا رکھا ہے۔ وہ سی ورلڈ ون کی حفاظت کے ساتھ ساتھ تمام آپریشنل مشینوں کو کنٹرول کرتا ہے اور میری ہدایات کے مطابق یہاں ہر کام ہوتا ہے۔ سی ورلڈ ٹو کا سیٹ اپ بھی ایسا ہی ہونا چاہئے کہ وہاں ہر کام میری مرضی کے مطابق ہو سمجھ گئے تم“...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو جاؤ۔ ابھی جاؤ اور جا کر سب سے پہلے سی ورلڈ ٹو کے سیٹ اپ کا کنٹرول اپنے ہاتھوں میں لو اور پھر اس کے بارے میں مجھے رپورٹ دو۔ وہاں پہنچ کر تم نے ایک اور کام بھی کرنا ہے اور وہ یہ کہ جزیرہ لوکوٹ میں عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی سرکوبی کے لئے جتنے افراد بھیجے گئے تھے ان سب کی تم نے مکمل اسکیننگ کرنی ہے اور یہ چیک کرنا ہے کہ وہ سب سی ورلڈ کے افراد ہیں یا نہیں"...... بگ کنگ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"کیا آپ کو شک ہے بگ کنگ کہ ان میں ہمارے افراد کے علاوہ کوئی اور بھی ہو سکتا ہے"...... ایم سی ٹو نے پوچھا۔

"ہاں۔ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت پر میں آنکھیں اور کان بند کر کے یقین نہیں کر سکتا ہوں۔ ان شیطانوں کا کوئی بھروسہ نہیں ہے کہ وہ ہمارے آدمیوں کی جگہ ان کے لباسوں اور حلیوں میں سی ورلڈ ٹو پہنچ جائیں کیونکہ تم نے ان کی باقاعدہ مانیٹرنگ نہیں کی ہے اس لئے تمہیں معلوم نہیں ہے کہ جو افراد وہاں گئے تھے وہی واپس سی ورلڈ ٹو پہنچے ہیں۔ لہذا انہیں تم نے خود جا کر چیک کرنا ہے کہ جو افراد واپس آئے ہیں وہ سب ہمارے آدمی ہی ہیں نا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"اب تم جاؤ اور جا کر جلد سے جلد ساری چیکنگ کرو اور پھر مجھے رپورٹ دو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"او کے بگ کنگ"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا اور اسکرین یکلخت تاریک ہو گئی۔

"ہونہہ۔ نجانے کیوں میرا دل یہ ماننے کو تیار نہیں ہو رہا ہے کہ عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھی واقعی ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی گئی ہیں"...... اسکرین آف ہونے کے بعد بگ کنگ نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ چند لمحے سوچتا رہا پھر اس نے سامنے دیوار کی طرف دیکھا۔

"ای کنگ"...... بگ کنگ نے کہا تو اسی لمحے اسکرین پر بجلیاں سی تڑپیں اور چند لمحوں بعد اسکرین پر ایک انسانی چہرہ ابھر آیا۔ یہ ای کنگ تھا۔

"یس بگ کنگ"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جزیرہ لوکوٹ پر دشمنوں کی سرچنگ اور سرکوبی کے لئے ایس کنگ نے جو سپیشل فورس بھیجی تھی اس میں کتنے افراد شامل تھے"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"ان کی تعداد دو سو تھی بگ کنگ اور اس کا انچارج گراس لوئے کو بنایا گیا تھا"...... ای کنگ نے اسی طرح مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ آپریشن ختم ہونے کے بعد واپس سی ورلڈ ٹو میں پہنچ گئے ہیں"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ وہ ابھی کچھ دیر پہلے واپس آئے ہیں"۔ ای

کنگ نے جواب دیا۔

"کتنی تعداد میں واپس آئے ہیں وہ"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"وہ سب کے سب واپس آئے ہیں بگ کنگ۔ ان میں سے کوئی ایک بھی مسنگ نہیں ہے"...... ای کنگ نے جواب دیا۔

"کیا تم نے ان کی اسکیننگ کمپیوٹر سے کرائی ہے۔ کیا وہ سب وہی ہیں جنہیں یہاں سے بھیجا گیا تھا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں نے ابھی کچھ دیر پہلے یہاں آ کر سی ورلڈ ٹو کا چارج سنبھالا ہے۔ میں سی ورلڈ ٹو کی کمپیوٹرائزڈ مشینوں کا جائزہ لے رہا ہوں اور ان کے سیٹ اپ سمجھنے کی کوشش کر رہا ہوں۔ اس لئے میں نے گراس لوئے کی سپیشل فورس کی اسکیننگ کا کام سی ورلڈ ٹو کے سپر کمپیوٹر کے سپرد کر دیا تھا۔ سپر کمپیوٹر نے ان کی مکمل اسکیننگ کی ہے اور اوکے کی رپورٹ دی ہے۔ یہ سب وہی افراد ہیں جو گراس لوئے کے ساتھ گئے تھے"...... ای کنگ نے جواب دیا۔

"سپر کمپیوٹر نے ان کی کیسے اسکیننگ کی ہے۔ ان خصوصی لباسوں کے ساتھ جو وہ پہن کر گئے تھے یا خصوصی لباس اتروا کر"۔ بگ کنگ نے پوچھا۔

"یہ میں نے سپر کمپیوٹر سے نہیں پوچھا بگ کنگ۔ آپ مجھے تھوڑا وقت دیں۔ میں ابھی معلوم کر کے آپ کو مکمل رپورٹ دیتا

ہوں"...... ای کنگ نے کہا۔

"نہیں۔ رہنے دو۔ میں نے ایم سی ٹو کو سی ورلڈ ٹو میں بھیج دیا ہے۔ وہ خود آ کر ان کی اسکیننگ کرے گا۔ تم اس کے آنے تک گراس لوئے سمیت تمام افراد کو بلیک روم میں پہنچنے کا حکم دو۔ انہیں اس وقت تک بلیک روم سے باہر نہیں نکلنا چاہئے جب تک ایم سی ٹو خود آ کر ان کی اسکیننگ نہیں کر لیتا"...... بگ کنگ نے تحکم بھرے لہجے میں کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ کیا ان سب نے واپس آ کر سارا اسلحہ سٹور کیا ہے یا نہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ سی ورلڈ کے انٹری ڈور سے وہ جیسے ہی اندر داخل ہوئے تھے۔ فرسٹ سٹیپ پر موجود روبوٹس نے ان سے سارا اسلحہ لے لیا تھا اور ان روبوٹس نے اسلحہ خود لے جا کر سٹور کرایا تھا"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوہ۔ پھر ٹھیک ہے۔ بلیک روم میں جاتے ہوئے انہوں نے اگر خصوصی لباس پہنے ہوئے ہوں تو ان سے کہنا کہ وہ اپنے لباس اتار کر بلیک روم میں جائیں۔ کسی کو خصوصی لباس میں بلیک روم میں نہ جانے دینا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ای کنگ نے کہا۔

"اس کے علاوہ تم نے ایک اور کام کرنا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ حکم"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو بگ کنگ اسے سی ورلڈ ٹو کے تمام انتظامات واپس ایم سی ٹو کے سپرد کرنے کے احکامات دینے لگا۔

"لیس بگ کنگ۔ میں سی ورلڈ ٹو کا عبوری انتظام اپنے پاس رکھ کر انتظامی سیٹ اپ ایم سی ٹو کو دے دوں گا"...... ای کنگ نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اب بہت جلد وہ وقت آنے والا ہے جب ہم پوری دنیا میں ایک ساتھ روبوٹس کی فورس بھیجیں گے جو پہلے بھیجے جانے والے روبوٹس سے کہیں زیادہ طاقتور اور ناقابل شکست ہوں گے۔ اس بار پوری دنیا ان روبوٹس کی طاقت سے ہماری مٹھی میں آجائے گی۔ دنیا کی کوئی طاقت اب ہمیں دنیا پر قبضہ کرنے سے نہیں روک سکے گی۔ اب ساری دنیا کو صرف اور صرف ہمارے اشاروں پر چلنا پڑے گا۔ پوری دنیا کا میں بگ کنگ بنوں گا اور پھر پوری دنیا پر صرف اور صرف میری حکمرانی ہو گی۔ صرف بگ کنگ کی حکمرانی"...... بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ آپ کی اس کامیابی کے لئے ہم ہر قدم پر آپ کا ساتھ دیں گے"...... ای کنگ نے کہا۔

"تم سب بھی دنیا میں اپنے سیکشن کے انچارج اور کنگز ہو گے

اور تم تینوں بھی ورلڈ کنگز کہلاؤ گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ وہ ہمارے لئے انتہائی خوش قسمت لمحہ ہو گا جب آپ دنیا کے بگ کنگ اور ہم اپنے سیکشنز کے کنگز بن جائیں گے اور پھر دنیا پر حکمرانی کریں گے"...... ای کنگ نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"سمجھ لو ای کنگ کہ وہ وقت آ گیا ہے۔ میں جلد ہی تم تینوں کو تمہارے سیکشنز میں واپس بھیج دوں گا اور پھر تم پہلے تین کنگز کی طرح کام کرو گے جیسے وہ تینوں کرتے آئے تھے۔ تم ای کنگ کے طور پر ارتھ کنٹرول کرو گے۔ ڈی کنگ پھر سے ڈیزرٹس کو سنبھال لے گا اور ایس کنگ اسکائی کنٹرول سنبھال لے گا۔ میں سی کنگ کے طور پر سی ورلڈ کو سنبھالوں گا اور پھر ہم اپنے اپنے حصے کا کام کرتے ہوئے اس پوری دنیا کے حاکم ہوں گے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ"...... ای کنگ نے رٹے رٹائے طوطے کی طرح مسلسل لیس بگ کنگ بولتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ نے اسے چند مزید ہدایات دیں اور پھر اس نے اسکرین آف کر دی اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگا کر اطمینان سے بیٹھ گیا۔

گراس لوئے اور اس کے ساتھی پورے جزیرے کا راؤنڈ لگا رہے تھے۔ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے سروں پر جو گلوبس چڑھائے ہوئے تھے ان گلوبز میں مائیک اور اسپیکر بھی لگے ہوئے تھے جن سے وہ سب ایک دوسرے سے بات چیت کر سکتے تھے اور فری فریکوئنسی کے ساتھ وہ ایک دوسرے کے ساتھ مسلسل رابطے میں بھی رہ سکتے تھے۔

گراس لوئے نے اپنے ساتھیوں کو جزیرے کے چاروں طرف پھیلا دیا تھا تاکہ وہ پھیل کر جزیرے کے چاروں اطراف میں ایک دائرہ بنائیں اور پھر آگے بڑھتے ہوئے اس دائرے کو مسلسل سکیڑتے چلے جائیں۔ جیسے جیسے ان کا دائرہ سکڑتا جائے گا عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کے لئے جزیرہ مسلسل تنگ ہوتا چلا جائے گا اور پھر وہ سب ان کے گھیرے میں آ جاتے۔ گراس لوئے نے اپنے تمام ساتھیوں کو ہدایات دے دی تھیں کہ وہ جزیرے کے

کسی بھی حصے پر نظر آنے والے کسی بھی ذی روح کو زندہ نہ چھوڑیں۔ اگر انہیں جزیرے پر ایک چوہا بھی دکھائی دے تو وہ اسے بھی فوراً ہلاک کر دیں۔ ان ہدایات کا یہی مقصد تھا کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں میں سے اگر کوئی بھی ان کے سامنے آ جائے تو وہ اسے کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دیں۔

گراس لوئے نے پہلے تو سب کو فری فریکوئنسی کے ساتھ آپس میں رابطے میں رکھا تھا لیکن پھر اچانک اس کے اور اس کے ساتھیوں کے ٹرانسمیٹروں میں کوئی خلل آ گیا۔ یہ شاید جزیرے پر پھیلی ہوئی ان گیسز کا اثر تھا کہ وہ ایک دوسرے سے بات ہی نہ کر پا رہے تھے۔ اسپیکرز میں جھینگر بولنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں اس لئے گراس لوئے نے ٹرانسمیٹر آف کرا دیئے تھے۔ اسے اطمینان تھا کہ ان کے پاس جدید اور مہلک اسلحہ ہے۔ دشمن ان کے سامنے آئے تو وہ انہیں آسانی سے زیر کر لیں گے اس لئے وہ ٹولیوں کی شکل میں تیزی سے آگے بڑھے جا رہے تھے۔ کہ اچانک انہیں ایک طرف سے تیز چیخ کی آواز سنائی دی۔ چیخ کی آواز سن کر گراس لوئے اور اس کے ساتھی رک گئے۔ چونکہ ان کے ٹرانسمیٹر آف تھے اس لئے اپنے ساتھیوں سے بات کرنے کے لئے اس نے سر سے گلوب اتار کر بغل میں دبا رکھا تھا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی اپنے سروں سے گلوبز اتارے ہوئے تھے۔

"یہ کیسی چیخ ہے"...... گراس لوئے نے چونک کر کہا۔

"انسانی چیخ ہے۔ جیسے کسی کا گلا کاٹا جا رہا ہو اور وہ آخری مرتبہ چیخا ہو"...... اس کے ایک ساتھی نے کہا۔

"آواز ان پہاڑیوں کی طرف سے آئی تھی"...... اس کے دوسرے ساتھی نے کہا۔

"آؤ۔ دیکھتے ہیں"...... گراس لوئے نے کہا اور پھر وہ تیزی سے اس طرف بڑھتا چلا گیا جس طرف سے چیخ کی آواز سنائی دی تھی۔ سامنے موجود پہاڑیاں ایسی تھیں جیسے ان کے آگے پیچھے اور دائیں بائیں بھی پہاڑیاں ہوں۔ آواز ان پہاڑیوں کے درمیان سے ہی آئی تھی جو لہراتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ ایک اونچی پہاڑی کے قریب پہنچ کر وہ رک گئے۔

"اس پہاڑی کے پیچھے سے آواز آئی تھی"...... گراس لوئے کے ایک ساتھی نے کہا۔

"پہاڑی کے عقب میں جانے کا کوئی راستہ ہے"...... گراس لوئے نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ بظاہر تو نہیں دکھائی دے رہا"...... اس آدمی نے کہا۔

"تو پھر پہاڑی پر چڑھو۔ ایسا کرو چار آدمی اوپر جاؤ اور دیکھو دوسری طرف کیا ہے"...... گراس لوئے نے کہا تو چار آدمی آگے بڑھے اور تیزی سے پہاڑی پر چڑھنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ چوٹی پر پہنچ گئے اور پھر وہ آگے بڑھ کر دوسری طرف دیکھنے لگے اور دوسری طرف دیکھتے ہی وہ بے اختیار اچھل پڑے۔

"باس۔ اوپر آ جائیں"...... ان میں سے ایک نے نیچے دیکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔

"کیوں کیا ہوا۔ کون ہے اس طرف"۔ گراس لوئے نے پوچھا۔

"یہاں لاشیں پڑی ہوئی ہیں"...... اس آدمی نے کہا۔

"لاشیں۔ کس کی لاشیں"...... گراس لوئے نے حیرت سے کہا۔

"پندرہ بیس لاشیں ہیں باس۔ آپ خود آ کر دیکھ لیں"...... اس آدمی نے کہا تو گراس لوئے نے اثبات میں سر ہلایا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب پہاڑی پر چڑھنا شروع ہو گئے۔ پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ کر گراس لوئے نے دوسری طرف دیکھا تو اسے واقعی وہاں پندرہ بیس لاشیں مختلف مقامات پر پڑی ہوئی دکھائی دیں۔

"یہ تو واقعی لاشیں ہیں۔ آؤ۔ نیچے چل کر دیکھتے ہیں"۔ گراس لوئے نے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ پہاڑی کی دوسری طرف اترنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ پہاڑی کی دوسری طرف تھے۔

"ان لاشوں کی حالت دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ان کی آپس میں زبردست فائٹ ہوئی ہو۔ ہاتھ پاؤں کے ساتھ ساتھ ان کی گردنیں بھی ٹوٹی ہوئی ہیں"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس۔ اور یہ سب لوگ ایشیائی لگ رہے ہیں"...... ایک آدمی نے کہا۔

"ایشیائی"...... گراس لوئے نے چونک کر کہا۔

"لیس باس"...... اس آدمی نے کہا۔

"جیمز"...... گراس لوئے نے اپنے ایک ساتھی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"لیس باس"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ویژول چیکنگ مشین سے ان کی تصویریں اتارو اور مشین کے ڈیٹا سے ان کی میچنگ کرو۔ ہوسکتا ہے کہ یہ وہی لوگ ہوں جن کی تلاش میں ہم یہاں آئے ہیں"...... گراس لوئے نے کہا۔

"لیس باس"...... جیمز نے کہا۔ اس نے اپنی سائیڈ پاکٹ میں سے ایک عجیب ساخت کی مشین نکالی۔ اس مشین پر ایک چھوٹی سی اسکرین لگی ہوئی تھی جبکہ دوسری سائیڈ پر ایک کیمرہ دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے مشین پر لگے کیمرے سے وہاں پڑی ہوئی لاشوں کی تصویریں اتارنی شروع کر دیں۔

"کتنی لاشیں ہیں"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"اکیس ہیں باس"...... ایک آدمی نے جواب دیا۔

"ہونہہ۔ اتنی ہی تعداد عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی تھی لیکن یہ یہاں لاشوں کی شکل میں کیوں پڑے ہیں۔ کیا یہ سب آپس میں لڑ پڑے تھے"...... گراس لوئے نے کہا۔

"لیس باس۔ جس طرح ان کی لاشیں بکھری ہوئی ہیں اس سے تو یہی لگ رہا ہے جیسے ان میں زبردست فائٹ ہوئی ہو اور یہ ایک

دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے ہوں اور دو لاشیں تو ایسی ہیں جن کی شکلیں ہی بگڑی ہوئی ہیں جیسے ان میں خوفناک فائٹ ہوئی ہو اور ان دونوں نے ایک دوسرے پر شدت سے حملے کئے ہوں"۔ ایک آدمی نے جواب دیا۔

"کہاں ہیں ان کی لاشیں"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"وہ سامنے چٹان کے پاس پڑی ہیں۔ ان دونوں کے سر کچلے ہوئے ہیں۔ ان کے قریب دو بھاری پتھر بھی پڑے ہوئے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے انہوں نے لڑتے لڑتے ایک دوسرے کے سروں پر پتھر مار دیئے ہوں اور ان پتھروں کی وجہ سے ہی ان کی جان نکلی ہو"...... اس آدمی نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ یہ دونوں گروپس آخر آپس میں کیوں لڑ پڑے تھے۔ یہ دونوں تو یہاں ہمارے خلاف کارروائی کرنے آئے تھے اور خود ہی آپس میں لڑ مر کر ختم ہو گئے"...... گراس لوئے نے کہا۔ اس کے لہجے میں انتہائی حیرت کا عنصر تھا۔

"باس"...... جیمز نے گراس لوئے کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ کیا ہوا۔ ان کے فیس میچ ہوئے"...... گراس لوئے نے پوچھا۔

"لیس باس۔ یہ وہی لوگ ہیں جن کے لئے ہمیں یہاں بھیجا گیا ہے۔ سب کی تصویریں مشین کے ڈیٹا سے میچ ہو گئی ہیں۔ یہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی ہیں اور سب کے سب ہلاک ہو

چکے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"ہونہہ۔ چلو اچھا ہوا کہ یہ سب آپس میں ہی لڑ کر ہلاک ہو گئے ہیں۔ ہمیں ان کی تلاش میں زیادہ بھاگ دوڑ نہیں کرنی پڑی ورنہ جزیرے پر نجانے انہیں کہاں کہاں تلاش کرنا پڑتا"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے کہا۔

"رابرٹ"...... گراس لوئے نے اپنے ایک اور ساتھی کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... اس آدمی نے آگے بڑھ کر کہا۔

"ایسا کرو تم ساتھیوں کے ساتھ مل کر ان کی لاشیں ایک جگہ اکٹھی کرو اور پھر ان سب کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دو۔ بگ کنگ چاہتا ہے کہ ان کا نام و نشان تک مٹا دیا جائے اور یہ کام ان کی لاشیں جلا کر ہی کیا جا سکتا ہے"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس"...... رابرٹ نے کہا۔

"جیمز تم چیک کرو کہ ٹرانسمیٹر ایکٹیو ہوئے ہیں یا نہیں۔ ہم جس مشن پر آئے تھے وہ پورا ہو چکا ہے اس لئے اب سب ساتھیوں کو لے کر ہمیں واپس روانہ ہونا ہے"...... گراس لوئے نے کہا۔

"اوکے باس۔ میں چیک کرتا ہوں"...... جیمز نے کہا اور اس نے اپنا گلوب سیدھا کیا اور اس کے اندر ہاتھ ڈال کر سائیڈ پر لگے ہوئے بٹن پریس کرنے لگا۔ اس کے ساتھی لاشیں جمع کر رہے

تھے۔ سب لاشیں ایک جگہ اکٹھی ہو گئیں تو ایک آدمی نے پاکٹ سے ایک فاسفورس بم نکالا اور اس کے چند بٹن پریس کر کے لاشوں پر پھینک دیا۔ فاسفورس بم سے آگ کے شعلے پیدا ہوتے تھے جو دیر تک سلگتے تھے اور ہر چیز کو جلا کر بھسم کر دیتے تھے۔ بم پھٹا اور اس سے آگ کا الاؤ سا نکلا اور ایک دوسرے پر رکھی ہوئی لاشیں خشک لکڑیوں کی طرح جلنا شروع ہو گئیں۔ ہر طرف انسانی گوشت جلنے کی سرانڈ پھیلنے لگی تو ان سب نے سروں پر گلوبز چڑھا لئے۔

"ٹرانسمیٹر ٹھیک ہو گئے ہیں باس۔ اب یہ کام کر رہے ہیں"...... جیمز نے کہا۔

"اوکے۔ سب کو کال کرو اور کہو کہ وہ سب اپنی لانچوں میں سوار ہو جائیں۔ ہمیں واپس جانا ہے"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس باس"...... جیمز نے کہا۔ اسی لمحے گراس لوئے کے ٹرانسمیٹر کی فری فریکوئنسی بند ہو گئی اور سی ورلڈ کے سپیشل ٹرانسمیٹر کی فریکوئنسی آٹو ایڈجسٹ ہوئی اور ساتھ ہی اسے سی ورلڈ کے ٹرانسمیٹر سے مخصوص آواز سنائی دی۔ یہ آواز ایم سی ٹو کی تھی۔ وہ گراس لوئے سے یہاں کے حالات معلوم کرنا چاہتا تھا۔ گراس لوئے نے ایم سی ٹو کو عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کا بتایا تو ایم سی ٹو نے اسے ان کی لاشوں کی تصویریں سی ورلڈ بھیجنے کی ہدایات دیں اور ساتھ ہی اس نے گراس لوئے کو حکم دیا کہ وہ جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دے۔ ایم سی ٹو سے ہدایات

لینے کے بعد گراس لوئے نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر پر فری فریکوئنسی بحال کر لی۔

"سب سنو۔ چیف کنگ کی ہدایات ہیں کہ ہم اس جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دیں۔ تمہارے پاس جتنے بھی میگا بم ہیں سب واپس جاتے ہوئے جزیرے پر پھیلا دو۔ بموں کے ٹائمر پر دو گھنٹوں کا وقت ایڈجسٹ کر دینا تاکہ اس دوران ہم سب یہاں سے نکل سکیں۔ نائن ون زیرو تمہیں ہدایات دی جاتی ہیں کہ جب سب لوگ اپنی اپنی لانچوں میں سوار ہو جائیں تو تم لانچ میں موجود ون مین گلوب آبدوز لے کر جزیرے کے نیچے جاؤ گے اور جزیرے کے نیچے بھی میگا بم لگا دو گے۔ جزیرے پر موجود بم جیسے ہی بلاسٹ ہوں گے جزیرہ نیچے بیٹھ جائے گا اور جزیرہ کے نیچے موجود بموں کے بلاسٹ ہونے پر اس کے پرخچے اڑ جائیں گے اس طرح سارے کا سارا جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو جائے گا"...... گراس لوئے نے اپنے ساتھیوں کو ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس باس"...... مختلف آوازیں سنائی دیں اور پھر ٹرانسمیٹر پر خاموشی چھا گئی۔ وہ سب واپس جاتے ہوئے راستے میں جگہ جگہ ٹائمر بم پھینک رہے تھے۔ انہیں اپنی لانچوں سے اس جگہ پہنچنے میں ڈیڑھ گھنٹہ لگا تھا۔ واپس جاتے ہوئے بھی انہیں اتنا ہی وقت لگنا تھا اس لئے گراس لوئے نے بموں پر دو گھنٹوں کا وقت لگوایا تھا تاکہ وہ اپنے سارے ساتھیوں کے ساتھ وہاں سے نکل جائے۔ تقریباً

ڈیڑھ گھنٹے بعد وہ اپنی لانچ میں موجود تھا اور پھر سب لانچیں جزیرے کے مختلف اطراف سے ہوتی ہوئیں وہاں سے نکلی جا رہی تھیں۔ گراس لوئے لانچ کے پچھلے حصے کی طرف آ گیا۔ اس کے گلے میں دوربین تھی۔ وہ دوربین آنکھوں سے لگائے جزیرے کی طرف دیکھ رہا تھا۔ آدھا گھنٹہ گزرتے ہی جزیرے پر جیسے یکلخت آتش فشاں پھوٹ پڑے۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ ساتھ ہر طرف آگ کے شعلے اور سیاہ دھواں اٹھتا دکھائی دیا۔ پانی میں شدید لہریں پیدا ہو رہی تھیں اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے جزیرہ یکلخت سمندر برد ہوتا دکھائی دیا۔ میگا بموں نے اس جزیرے پر جیسے قیامت سی ڈھا دی تھی۔ جزیرہ تنکوں کی طرح اڑتا دکھائی دے رہا تھا۔ ابھی جزیرے کا آدھا حصہ ہی سمندر برد ہوا ہو گا کہ یکلخت سمندر میں جیسے بہت بڑا آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ پانی کی لہریں بلند ہوئیں اور سمندر میں جیسے خوفناک طوفان سا آ گیا۔ جزیرے کے اس حصے کے نیچے موجود میگا بم پھٹ گئے تھے اور ان بموں کے پھٹتے ہی وہاں طوفان اٹھ کھڑا ہوا تھا۔

سمندری لہریں اتنی بلند ہو گئیں تھیں جیسے آسمان کو چھو رہی ہوں۔ جس تیزی سے سمندری لہریں بلند ہوئی تھیں اسی تیزی سے نیچے آئیں اور پھر اچانک بڑی بڑی لہریں ایک دائرے کی شکل میں تیزی سے پھیلنے لگیں۔

"اوہ۔ یہ لہریں تو بے حد خطرناک اور تیز ہیں۔ اگر یہ ہم تک

پہنچ گئیں تو ہم میں سے کوئی زندہ نہ بچ سکے گا"...... گراس لوئے نے پریشانی کے عالم میں کہا اور پھر وہ چیخ چیخ کر لانچوں کو تیز کرنے اور لہروں سے دور لے جانے کی ہدایات دینے لگا۔ لانچوں کی رفتار بڑھا دی گئی لیکن اس کے باوجود لہریں تیزی سے ان کی جانب بڑھی آ رہی تھیں لیکن جیسے جیسے لہریں ان کی طرف بڑھ رہی تھیں ان کی شدت میں کمی آتی جا رہی تھی اور ان کی بلندی اور رفتار کم ہوتی جا رہی تھی۔ یہ دیکھ کر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کی جان میں جان آ گئی کہ جس رفتار سے ان کی لانچیں دوڑ رہی تھیں سمندری لہریں ان تک نہ پہنچ سکتی تھیں۔ کچھ ہی دیر میں پھیلتی ہوئی سمندری لہروں نے جیسے دم توڑ دیا۔ گراس لوئے نے دوربین آنکھوں سے لگائی اور اس طرف دیکھنے لگا جس طرف لوکوٹ جزیرہ موجود تھا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ وہاں اب جزیرہ نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔ جزیرے کے اوپر اور نیچے نصب بموں نے جزیرے کو مکمل طور پر تباہ کر دیا تھا اور سارے کا سارا جزیرہ سمندر برد ہو گیا تھا۔

"ختم ہو گیا جزیرہ"...... گراس لوئے نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور پھر وہ دوربین آنکھوں سے ہٹا کر آہستہ آہستہ مڑا اور ریلنگ سے ہٹ کر لانچ کے سنٹر میں موجود سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ یہ سیڑھیاں نیچے بنے ہوئے کیبنوں کی طرف جاتی تھیں جہاں جا کر اب وہ آرام کرنا چاہتا تھا۔

پہاڑی سے آنے والے افراد جس تیزی سے نیچے آئے تھے اسی تیزی سے انہوں نے ان پر حملہ کر دیا تھا۔ جولیا، صفدر، کیپٹن شکیل، تنویر اور باقی افراد سنبھلتے سنبھلتے بھی ان کی زد میں آ گئے۔ آنے والے افراد نے پہاڑی پر سے ہی جیسے ان پر چھلانگیں لگا دی تھیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ سب سنبھلتے ان افراد نے ان پر تابڑ توڑ حملے کرنا شروع کر دیئے۔

جولیا، صفدر اور ان کے ساتھیوں نے ان حملہ آوروں کو پہچان لیا تھا۔ وہ میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی تھے۔ جولیا اور اس کے ساتھیوں نے چونکہ چہروں پر گلوبز چڑھائے ہوئے تھے اس لئے میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے انہیں نہیں پہچانا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے اس طرح حملہ کرنے پر جولیا اور اس کے ساتھیوں کو بھی غصہ آ گیا تھا اس لئے انہوں نے سنبھل کر ان پر بھی جوابی وار کرنے شروع کر دیئے تھے۔ جولیا کے مقابلے پر لیڈی

بلیک تھی۔ کیپٹن شکیل کے ساتھ وائٹ شارک لڑ رہا تھا جبکہ تنویر کے ساتھ کیپٹن توفیق اور صفدر کے مقابل میجر پرمود خود تھا۔ میجر پرمود جس تیزی سے صفدر پر حملے کر رہا تھا ان سے بچاؤ صفدر کے لئے مشکل ہو رہا تھا لیکن وہ نہ صرف اپنا دفاع کر رہا تھا بلکہ میجر پرمود پر جوابی حملے کرنے کی بھی کوشش کر رہا تھا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے یکلخت الٹی قلابازی کھائی اور اپنی دونوں ٹانگیں جوڑ کر صفدر کے سینے پر مارنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے صفدر نے بچتے ہوئے سائیڈ کی طرف چھلانگ لگا دی اور قلابازیاں کھاتا ہوا میجر پرمود سے خاصا پیچھے ہٹ گیا۔ اپنا وار ناکام ہوتے دیکھ کر میجر پرمود یکلخت ٹھٹھک گیا۔ اس نے جمپ لگایا اور فوراً اپنے پیروں پر آ کھڑا ہوا اور حیرت بھری نظروں سے کچھ فاصلے پر کھڑے صفدر کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا ہوا۔ رک کیوں گئے میجر پرمود"...... صفدر نے اس کی طرف بڑھتے ہوئے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہونہہ۔ تو میرا اندازہ درست ہے۔ تم عمران کے ساتھی ہو"۔ صفدر کی آواز سن کر میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم سب عمران صاحب کے ساتھی ہیں"...... صفدر نے کہا اور اس نے اپنے سر سے گلوب اتار لیا۔

"عمران کہاں ہے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"وہ ہمارے ساتھ نہیں ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"وہ ہے کہاں مجھے یہ بتاؤ"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"سوری۔ میں آپ کو نہیں بتا سکتا"...... صفدر نے سپاٹ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ضد نہ کرو اور مجھے عمران کے بارے میں بتاؤ۔ مجھے اس سے ضروری بات کرنی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"نہیں ہم آپ کو عمران کے بارے میں نہیں بتا سکتے۔ یہ ہمارا آخری فیصلہ ہے"...... صفدر کی بجائے تنویر نے غصیلے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا یہ سچ میں تم سب کا آخری فیصلہ ہے"...... میجر پرمود نے انہیں گھورتے ہوئے کہا۔

"ہاں"...... ان سب نے اس بار ایک ساتھ کہا۔

"او کے۔ ان سب کو ہلاک کر دو۔ میں عمران کو خود ڈھونڈ لوں گا۔ مشن صرف ہم نے مکمل کرنا ہے"...... میجر پرمود نے غرا کر اپنے ساتھیوں سے کہا۔ اس کا حکم سنتے ہی لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب کے چہرے کھل اٹھے وہ تیزی سے آگے بڑھے۔

"ایک منٹ میجر پرمود"...... اچانک جولیا نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

"کیا بات ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"عمران کی عدم موجودگی میں ہم ایک دوسرے سے لڑیں یہ

اچھی بات نہیں ہے۔ آپ کو یا آپ کے ساتھیوں کو ہم سے لڑنے کا اتنا ہی شوق ہے تو پھر سب کو ایک ساتھ لڑنے کی بجائے ایک ایک کو آگے آنا چاہئے۔ یہ بات میں اپنے اور اپنے ساتھیوں کے بچاؤ کے لئے نہیں کہہ رہی بلکہ ایک حقیقت کو پیش نظر رکھ کر کہہ رہی ہوں"...... جولیا نے کہا۔

"کیسی حقیقت"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمارے چاروں اطراف دشمن پھیلے ہوئے ہیں اور وہ کبھی بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہم سب یہاں لڑتے رہ جائیں اور ہماری لڑائی کا وہ فائدہ اٹھا لیں۔ اگر ہمیں لڑنا ہی ہے تو پھر کیوں نہ ایک ایک کر کے مقابلہ کریں۔ باقی سب اس بات کا دھیان رکھیں کہ دشمن ہمارے سروں پر نہ پہنچ جائیں"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے میجر پرمود۔ واقعی ہم سب کو ان سے الگ الگ لڑنے کا موقع ملنا چاہئے۔ آپ ہماری فکر نہ کریں۔ ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں ہے جو ہم سے لڑ کر جیت سکے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہو نا"...... میجر پرمود نے جولیا کی طرف دیکھ کر پوچھا۔

"ہاں"...... جولیا نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ تو پھر پہلے تم اور لیڈی بلیک ایک دوسرے کا

مقابلہ کرو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن......" وائٹ شارک نے کہنا چاہا۔

"نہیں وائٹ شارک۔ پہلے ان دو خواتین کو آپس میں فیصلہ کر لینے دو۔ جس طرح یہ لڑکی اپنے ساتھیوں کی ڈپٹی چیف ہے اسی طرح لیڈی بلیک بھی تمہاری ڈپٹی چیف ہے۔ اگر عمران یہاں ہوتا تو میں اس سے پہلے خود ٹکراتا۔ اب وہ یہاں نہیں ہے تو پھر ان دونوں ڈپٹی چیفس کو ہی آمنے سامنے ہونے دو۔ ہمارے پاس بہت وقت ہے۔ ان دونوں کے بعد تم ان میں سے کسی سے مقابلہ کر لینا میجر پرمود نے کہا تو وائٹ شارک ایک طویل سانس لے کر خاموش ہو گیا۔

"کرو گی میرا مقابلہ"...... لیڈی بلیک نے جولیا کے سامنے آتے ہوئے کہا۔

"بصد شوق"...... جولیا نے مسکرا کر کہا۔ دوسرے لمحے جیسے بجلی چمکتی ہے اس طرح لیڈی بلیک حرکت میں آئی اور جولیا کی پسلیوں پر زوردار ضرب لگاتی ہوئی اس کے دائیں ہاتھ جا کھڑی ہوئی۔ جولیا اس خوفناک ضرب سے اچھل کر بائیں ہاتھ جا گری اور پھر اس سے پہلے کہ وہ اٹھتی، لیڈی بلیک نے اس کی کنپٹی پر ایک اور خوفناک ضرب لگا دی۔ لیڈی بلیک واقعی بجلی بنی ہوئی تھی۔ جولیا کو اندازہ نہ تھا کہ لیڈی بلیک اس قدر چستی پھرتی اور مہارت کا مظاہرہ کرے گی۔

کنپٹی پر لگنے والی ضرب نے جولیا کے ذہن میں رنگ برنگی پھلجھڑیاں کھلا دیں اور اسی لمحے لیڈی بلیک نے اچھل کر اس کے پیٹ پر دونوں پیر پوری قوت سے مارے تو جولیا کا سانس رک سا گیا۔ وہ بری طرح سر مارنے لگی۔ لیڈی بلیک واقعی اس پر چھا گئی تھی۔ اس نے جولیا کو معمولی سا ردعمل ظاہر کرنے کے قابل بھی نہ چھوڑا تھا۔ جولیا نے سنبھلتے ہی تیزی سے اپنے نچلے جسم کو اوپر اٹھایا۔ اس طرح سینے کے نچلے حصے پر دباؤ پڑنے سے اس کا رکا ہوا سانس بحال ہو گیا۔ اسی لمحے لیڈی بلیک نے ایک بار پھر اس کی پسلیوں پر بھرپور ضرب لگائی اور جولیا بے اختیار کروٹیں لیتی ہوئی چند گز دور تک لڑکھڑاتی چلی گئی۔ لیڈی بلیک پر تو واقعی وحشت سوار تھی۔ اس نے جولیا کے لڑھکتے ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کا مہرہ توڑنے کے لئے اچھل کر اس کی پشت پر ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن اب جولیا پوری طرح سنبھل گئی تھی۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی اور لیڈی بلیک چونکہ ضرب لگانے کے لئے حرکت میں آ چکی تھی اس لئے وہ جولیا کے ہٹنے پر ایک دھماکے سے کولہوں کے بل زمین پر گری۔

"اب اٹھ کر کھڑی ہو جاؤ لیڈی بلیک۔ تم نے اپنا پورا زور لگا لیا ہے۔ اب سنبھلو"..... جولیا کے لہجے میں بے پناہ غراہٹ تھی اور پھر جیسے ہی لیڈی بلیک اچھل کر کھڑی ہوئی۔ جولیا نے یکلخت اچھل کر قلابازی کھائی لیڈی بلیک اسے قلابازی کھاتا دیکھ کر تیزی سے

اس کی طرف بڑھی تاکہ اسے ہوا میں اچھلتے ہوئے ضرب لگا کر اور زیادہ اچھال کر سائیڈ پر موجود چٹان پر مار دے لیکن جولیا کا قلابازی کھاتا ہوا جسم یکلخت رکا اور وہ ہوا میں ہی لٹو کی طرح گھوم گیا اور اس بار لیڈی بلیک کے حلق سے زوردار چیخ نکلی اور وہ اس طرح اڑتی ہوئی چٹان کے قریب زمین پر جا گری جیسے کسی نے گیند اچھال دی ہو اور پھر جولیا فلائنگ کک مارنے کے لئے اچھل کر اس کی طرف بڑھی لیکن لیڈی بلیک نے یکلخت کروٹ بدلی اور ساتھ ہی اس نے دونوں ٹانگیں اٹھا کر اپنے اوپر آتی ہوئی جولیا کے پیٹ پر اس طرح ضرب لگائی کہ جولیا الٹ کر پشت کے بل زمین پر گری لیکن نیچے گرتے ہی وہ ایک بار پھر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی تو اب لیڈی بلیک بھی اچھل کر کھڑی ہو چکی تھی اور وہ دونوں آمنے سامنے کھڑی تھیں۔

جولیا کو اب پوری طرح احساس ہو گیا تھا کہ لیڈی بلیک مارشل آرٹ میں واقعی بے پناہ مہارت رکھتی ہے اور اس کے ساتھ اس میں بے پناہ پھرتی اور چستی بھی موجود تھی۔ وہ واقعی اب تک یہی سمجھتی رہی تھی کہ لیڈی بلیک صرف نام کی ہی لیڈی بلیک ہو گی لیکن اب وہ پوری طرح سنبھل چکی تھی اور اس نے لیڈی بلیک کو سبق سکھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ اسی لمحے لیڈی بلیک ایک بار پھر اچھلی اور جولیا تیزی سے ایک طرف ہٹی لیکن لیڈی بلیک کا جسم ہوا میں ہی مڑ گیا اور اس کی زوردار فلائنگ کک جولیا کے پہلو پر پڑی

اور جولیا اچھل کر پشت کے بل زمین پر گری۔ لیڈی بلیک ضرب لگا کر قلابازی کھا کر سیدھی ہوئی۔ جولیا نے اچھل کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن لیڈی بلیک تو بجلی بنی ہوئی تھی اور اسے جولیا کو اٹھنے کی کوشش کرتے دیکھتے ہی ایک خوفناک داؤ لگانے کا موقع مل گیا اور وہ تیزی سے گھومی اور پھر جیسے ہی جولیا کی پشت اس کی طرف ہوئی لیڈی بلیک، اس کی پشت پر پوری قوت سے اس انداز میں گری کہ اس نے جولیا کی دونوں ٹانگیں اپنی رانوں میں دبالی تھیں اور اس کے کاندھے جولیا کے سر کے پیچھے زمین سے لگ گئے اور اس کا جسم کمان کی طرح مڑ گیا جبکہ جولیا کا جسم مکمل طور پر دوہرا ہو گیا تھا کیونکہ اس کی دونوں ٹانگیں لیڈی بلیک کی رانوں میں دبی ہونے کی وجہ سے اس کے سر کے پیچھے چلی گئی تھیں۔

اب لیڈی بلیک کو صرف ایک جھٹکا دینے کی ضرورت تھی اور جولیا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے معذور ہو جاتی اور پھر لیڈی بلیک نے یکلخت اپنے جسم کو تیزی سے نیچے کی طرف جھٹکا دے کر اپنا داؤ مکمل کرنے کی کوشش کی لیکن اسی لمحے جولیا کے دونوں ہاتھ جو سائیڈوں میں لٹکے ہوئے تھے۔ بجلی کی سی تیزی سے ہٹے اور کمان کی طرح مڑی ہوئی لیڈی بلیک کے گردن کی دونوں سائیڈوں پر کراٹے کی دو خوفناک ضربیں لگیں تو لیڈی بلیک کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور اس کا اکڑا ہوا جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا اور جولیا یہی وقفہ چاہتی تھی چنانچہ اس نے پوری قوت سے اپنے مڑے ہوئے

جسم کو اوپر کی طرف اچھالا اور لیڈی بلیک اس کی ٹانگوں کی ضرب کھا کر منہ کے بل زمین پر جا گری۔ جولیا گو اس خوفناک داؤ سے اپنی پھرتی کی وجہ سے بچ نکلی تھی لیکن اس کی ریڑھ کی ہڈی میں شدید درد شروع ہو گیا تھا وہ تیزی سے اٹھ کر اپنے قدموں پر کھڑی تو ہو گئی تھی لیکن اسے اپنا توازن برقرار رکھنے میں خاصی دقت محسوس ہو رہی تھی جبکہ لیڈی بلیک منہ کے بل نیچے گرتے ہی ایک بار پھر قلابازی کھا کر اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔ اس کے چہرے پر ہلکی سی تکلیف کے تاثرات ضرور ابھر آئے تھے۔ لیکن وہ بہرحال انتہائی پُر اعتماد نظر آ رہی تھی اور پھر جولیا کے ذہن میں جیسے ایک خیال اچانک گونج اٹھا اور وہ خیال تھا اپنی شکست کا۔ اگر اس طرح لڑائی ہوتی رہی تو بہرحال یہ واضح طور پر نظر آ رہا تھا کہ اس کا نتیجہ جولیا کی شکست کی صورت میں ہی نکل سکتا تھا۔

''تمہارے بس کا روگ نہیں ہے لڑنا۔ اس لئے بہتر یہی ہے کہ اپنے اس ناکام عاشق کو مدد کے لئے بلا لو''...... لیڈی بلیک نے جولیا کا مذاق اڑاتے ہوئے کہا۔

''[illegible] اب یہ عکس۔ میں تو اب تک صرف تمہارے لڑنے کا انداز دیکھ رہی تھی۔ اب دیکھنا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے''...... جولیا نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔ اور پھر فقرہ ختم ہوتے ہی اس کا جسم حرکت میں آ گیا۔ وہ اچھل کر لیڈی بلیک پر حملہ آور ہوئی اور بجلی کی سی تیزی سے اڑتا ہوا اس کا جسم لیڈی بلیک سے آگے نکل گیا۔

لامحالہ لیڈی بلیک کا جسم تیزی سے اس کی طرف مڑا اور جولیا بھی یہی چاہتی تھی۔ جیسے ہی لیڈی بلیک کا جسم تیزی سے اس کی طرف گھوما جولیا یکلخت جھکی اور اس کے دونوں ہاتھ زمین پر پڑے اور اس کی دونوں ٹانگیں بجلی کی سی تیزی سے لیڈی بلیک کی گردن کے گرد قینچی کی طرح فٹ ہو گئیں۔ لیڈی بلیک نے اس کی ٹانگوں کی قینچی کھولنے کے لئے اس کی پنڈلیوں کے نیچے ہاتھ رکھے ہی تھے کہ جولیا زور دار انداز میں چیختی ہوئی فضا میں اچھلتی چلی گئی۔ چیخ اس نے لیڈی بلیک کی توجہ ہٹانے کے لئے ماری تھی اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب رہی اس کی چیخ سن کر لیڈی بلیک کے ہاتھوں کی حرکت ایک لمحے کے لئے رک گئی اور اوپر کو اٹھتا ہوا جولیا کا جسم یکلخت گھوما اور دوسرے لمحے وہ بجلی کی سی تیزی سے لیڈی بلیک کی پشت کی طرف نیچے آیا اور اس نے لیڈی بلیک کی پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑ کر اوپر والے جسم کو یکلخت نیچے کی طرف جھٹکا دیا۔

لیڈی بلیک کا جسم کمان کی طرح پیچھے کو مڑتا چلا گیا۔ اس کے پیر اپنی جگہ موجود رہے جبکہ گردن پیچھے کی طرف جولیا کے جسم کے وزن کی وجہ سے مڑتی چلی گئی اور دوسرے لمحے جولیا کا جسم فضا میں جھول گیا۔ اس کی پشت زمین سے صرف چند انچ اونچی رہ گئی تھی اور لیڈی بلیک اس بار واقعی خوفناک داؤ میں پھنس گئی تھی۔ اس کے حلق سے بے اختیار گھٹی گھٹی چیخیں نکلنے لگیں اس نے اپنے جسم کو آگے کی طرف کھسکانا چاہا لیکن اس کی ٹانگیں جولیا کے ہاتھوں میں

جکڑی ہوئی تھیں اور اس کے جسم کے وزن کی وجہ سے وہ ذرہ برابر بھی حرکت نہ کر سکتی تھی۔ یہ تقریباً وہی داؤ تھا جو اس سے پہلے لیڈی بلیک نے جولیا پر آزمانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کا انداز اب بدل چکا تھا اب لیڈی بلیک کا بچ نکلنا ناممکن ہو گیا تھا اور جولیا کی ذرا سی حرکت سے لیڈی بلیک کی ریڑھ کی ہڈی کے تمام مہرے یقینی طور پر ٹوٹ جانے تھے کہ اچانک سامنے غار سے کوئی چیز اڑتی ہوئی ان کے قریب آ گری۔ اس سے پہلے کہ وہ چونک کر اس چیز کو دیکھتے۔ یکلخت ایک زور دار دھماکہ ہوا اور وہاں ہر طرف دھواں پھیل گیا۔ دھواں اس قدر ثقیل تھا کہ اس نے تیزی سے بادل کی طرح پھیل کر ان سب کو چھپا لیا تھا۔ دھوئیں میں تیز بو تھی۔ کچھ ہی دیر میں دھواں ختم ہو گیا۔ دھواں ختم ہوا تو وہاں میجر پرمود کے سوا سب زمین پر گرے ہوئے تھے۔ دھوئیں کی تیز اور ناقابل برداشت بو نے ان سب کو ایک لمحے میں بے ہوش کر دیا تھا۔ میجر پرمود نے شاید غار سے آتی ہوئی چیز کو دیکھ کر فوراً سانس روک لیا تھا اس لئے وہ اس دھوئیں کا شکار نہ ہوا تھا اور ابھی تک نہ صرف ہوش میں تھا بلکہ اپنے پیروں پر بھی کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ میجر پرمود کی نظریں سامنے موجود اس غار پر لگی ہوئی تھیں جہاں سے وہ بم پھینکا گیا تھا۔ اسی لمحے اس غار سے اسے ایک آدمی نکلتا دکھائی دیا۔ اس آدمی کے جسم پر سرخ رنگ کا ویسا ہی لباس تھا جیسا عمران کے ساتھیوں کے جسم پر تھا۔ اس کے سر پر گلوب چڑھا ہوا تھا۔ وہ آدمی تیزی

سے دوڑتا ہوا آیا اور میجر پرمود کے سامنے آ کر کھڑا ہو گیا۔

''آ گئے تم''...... میجر پرمود نے اس کی طرف دیکھ کر انتہائی طنزیہ لہجے میں کہا۔ اس آدمی نے سر سے گلوب اتار دیا۔ یہ عمران تھا اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ غصے کے تاثرات دکھائی دے رہے تھے۔

''میں تو آ گیا ہوں لیکن یہ تم نے کیا دھینگا مشتی لگا رکھی ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''وہی جو میں نے کہا تھا۔ میں نے تم سے کہا تھا کہ اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ۔ اگر تم اور تمہارے ساتھی میرے سامنے آئے تو میں تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا''۔ میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

''یہ تم نے اچھا نہیں کیا میجر پرمود۔ تم نے میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔ میں سب کچھ برداشت کر سکتا ہوں لیکن کوئی میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچائے یہ میرے لئے ناقابل برداشت ہے''...... عمران نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''مگر تم نے بھی بزدلی کا ثبوت دیا ہے جو غار سے کلاسونیک بم پھینکا تھا۔ تم میرے ساتھیوں سمیت مجھے بے ہوش کرنا چاہتے تھے تاکہ ہم سب کو بے ہوشی کی ہی حالت میں ہلاک کر کے اکیلے مشن مکمل کر لیتے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''میں اتنا کم ظرف نہیں ہوں کہ بے ہوشی کی حالت میں تمہیں

ہلاک کرتا۔ تم اور تمہارے ساتھیوں کے جو ارادے دکھائی دے رہے تھے ان سے بچنے کے لئے میں نے بم پھینکا تھا تاکہ سب اپنے ارادوں سے باز رہیں۔ میں بلا وجہ کا خون خرابہ پسند نہیں کرتا''...... عمران نے سر جھٹک کر کہا۔

''بلا وجہ کا خون خرابہ مجھے بھی پسند نہیں ہے''...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

''اب کیا چاہتے ہو تم''...... عمران نے کہا۔

''وہی جو پہلے چاہتا تھا۔ تمہارے لئے اب بھی چانس ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ اور بلیک ڈائمنڈ کو اپنے دل و دماغ سے ہمیشہ کے لئے نکال دو۔ بلیک ڈائمنڈ صرف اور صرف بلگارنیہ کی ملکیت ہے اور وہیں جائے گا اور یہی میرا مشن ہے''۔ میجر پرمود نے کہا۔

''مشن کا رخ پلٹ گیا ہے میجر پرمود۔ تم ابھی تک بلیک ڈائمنڈ کا رونا رو رہے ہو۔ اب جنگ بلیک ڈائمنڈ کے پاکیشیا یا بلگارنیہ جانے کی نہیں رہ گئی۔ پوری دنیا پر سی ورلڈ کا عذاب نازل ہو چکا ہے۔ ہر ملک پر سی ورلڈ کے روبوٹس قبضہ کر رہے ہیں۔ انسانی زندگی عذاب بن گئی ہے اور ہر طرف افراتفری کا عالم ہے۔ اب میں اور میرے ساتھی صرف اور صرف اس دنیا کی بقاء کی جنگ لڑنے کے لئے آگے بڑھ رہے ہیں اس دنیا کے لئے جس پر بگ کنگ اپنا تسلط قائم کرنا چاہتا ہے۔ تم اگر صرف بلیک ڈائمنڈ کے

حصول کے لئے آئے ہو تو جاؤ۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر واپس چلے جاؤ۔ تمہیں ہاتھ پیر ہلانے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں سی ورلڈ پہنچ کر سب سے پہلے بگ کنگ اور اس کے ماسٹر روبوٹس کا خاتمہ کروں گا اور پھر وہاں سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے تمہیں دے دوں گا۔ جاؤ۔ میں علی عمران تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ جس بلیک ڈائمنڈ کے لئے تمہارا خون سفید ہو گیا ہے میں وہ بلیک ڈائمنڈ لا کر خود تمہارے حوالے کر دوں گا"...... عمران نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں اپنے زور بازو سے اپنا حق حاصل کرتا ہوں۔ دوسرے کے ٹکڑوں پر نہیں پلتا اور نہ ہی دوسروں کی محنت سے حاصل کئے ہوئے تحفے وصول کرتا ہوں۔ سی ورلڈ اور وہاں موجود بگ کنگ سے میں خود لڑوں گا۔ میں بگ کنگ کے سی ورلڈ کا بھی خود خاتمہ کروں گا اور وہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی خود حاصل کروں گا۔ سمجھے تم"...... میجر پرمود نے بھی غصیلے لہجے میں کہا۔

"تو پھر ٹھیک ہے۔ ہماری یہ جنگ ادھار رہی۔ ہم پہلے سی ورلڈ پہنچتے ہیں جہاں تک پہنچنے کے لئے ہم نے اتنے پاپڑ بیلے ہیں۔ وہاں پہنچ کر ماسٹر مائنڈ روبوٹس کا مقابلہ کر کے بگ کنگ کو ختم کر دیں پھر جس کے ہاتھ بلیک ڈائمنڈ آئے گا وہی اسے لے جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ صرف میرے ہاتھ آئے گا"...... میجر پرمود نے

کہا۔

"دیکھتے ہیں۔ ابھی دلی دور است"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ دلی تو واقعی ابھی دور ہے۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ بھول جاؤ سب۔ ہمیں پہلے واقعی سی ورلڈ تک پہنچنا چاہئے۔ سی ورلڈ ایک سائنسی دنیا ہے جہاں شاید میں اکیلا کچھ نہ کر سکوں۔ وہاں تمہارے ساتھ کی مجھے ضرورت پڑ سکتی ہے۔ اس لئے تمہاری یہ بات ماننے میں کوئی حرج نہیں کہ ہماری یہ لڑائی ادھار رہی"...... میجر پرمود نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سوچ لو۔ سنا ہے ادھار محبت کی قینچی ہوتی ہے۔ ایسا نہ ہو کہ یہ قینچی ہماری پرانی دوستی کی بنیاد کاٹ دے"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو میجر پرمود نہ چاہتے ہوئے بھی ہنس پڑا۔

"تم واقعی چالاک آدمی ہو۔ بڑی ہوشیاری سے دوسروں کو قائل کر لیتے ہو"...... میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تمہیں تو میں نے اپنی باتوں میں بہلا لیا ہے لیکن ہمارے ساتھیوں کا کیا ہو گا۔ ہوش میں آتے ہی یہ ایک دوسرے کے دشمن بن جائیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تم فکر نہ کرو۔ اپنے ساتھیوں کو میں سنبھالتا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو سنبھال لینا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"باقی سب کو تو سنبھال لوں گا لیکن اس بھوکی شیرنی نے میری جان کو آ جانا ہے۔ جو فائٹ یہ آپ کی شیرنی سے کرنا چاہتی تھی

اس کا بدلہ یہ پنجہ میرے منہ پر مار کر لے گی"...... عمران نے کہا۔

"تو کھا لینا پنجہ۔ ابھی سے عادت ڈالو گے تو زندگی بھر آرام رہے گا ورنہ چہرے کو خود سے بھی چھپا کر رکھنا پڑے گا"۔ میجر پرمود نے کہا تو عمران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

"اچھا۔ ایک کام کرتے ہیں۔ میں تمہیں ایک غار کا پتہ بتاتا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو وہاں لے جاؤ۔ وہاں میں نے چند افراد کو بے ہوش کر رکھا ہے جنہوں نے ایسے ہی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ تم اور تمہارے ساتھی جا کر وہ لباس پہن لیں اور ان افراد کو اٹھا کر لے آئیں۔ تب تک میں انہیں بھی سمجھا دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہم ان تمام افراد کو یہاں چھوڑ دیں گے اور ان کی جگہ دوسرے افراد میں شامل ہو کر سی ورلڈ پہنچ جائیں گے۔ اب یہی راستہ ہے ہمارے سی ورلڈ پہنچنے کا ورنہ مجھے تو دور دور تک سوائے سمندری کھارے پانی کے کچھ دکھائی نہیں دیتا"...... عمران نے کہا۔

"میرا بھی یہی پروگرام بنا تھا کہ ان افراد کو پکڑ کر ان کے خصوصی لباس حاصل کئے جائیں اور پھر ان میں شامل ہو کر سی ورلڈ پہنچوں بہرحال تم نے اگر کچھ افراد کو ہمارے لئے پہلے ہی بے ہوش کر دیا ہے تو اس کے لئے شکریہ"...... میجر پرمود نے کہا۔

عمران نے جیب سے ایک لمبے منہ والی شیشی نکالی اور پھر اس نے شیشی میجر پرمود کی طرف بڑھا دی۔

"میں یہاں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بے ہوش ہو کر گر جاتا

ہوں۔ تم شیشی میں موجود اینٹی سنگھا کر اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ اور انہیں یہاں سے لے جاؤ۔ تم سب کے جانے کے بعد میں اپنے ساتھیوں کو ہوش میں لاؤں گا اور انہیں سمجھاؤں گا۔ اگر یہ سب مان گئے تو ٹھیک ورنہ میں اور تم اونچی چٹان پر جا کر بیٹھ جائیں گے اور ان کی لڑائی کا تماشہ دیکھیں گے"۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود نے مسکراتے ہوئے اس سے شیشی لے لی۔

"تمہیں بے ہوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں انہیں سمجھا لوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ارے نہیں۔ جوان خون کا کوئی بھروسہ نہیں۔ کب کس کو غصہ آ جائے اور تمہاری بات سنے بغیر مجھ پر کوئی چڑھ دوڑے۔ کسی اور کا تو مجھے ڈر نہیں لیکن تمہاری لیڈی بلیک بڑی خطرناک ہے"۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ہنستا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اطمینان سے ایک چٹان کی طرف بڑھا اور پھر چٹان کے پاس بیٹھ کر اس نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ کر یوں آنکھیں بند کر لیں جیسے وہ واقعی بے ہوش پڑا ہو۔

میجر پرمود نے شیشی کھول کر اپنے ساتھیوں کو اینٹی سنگھایا اور انہیں ہوش میں لے آیا۔ وہ سب بے حد غصے میں تھے لیکن میجر پرمود کے سمجھانے پر وہ سب نارمل ہو گئے۔

"میں نے انہیں سمجھا دیا ہے۔ اب تمہیں ایکٹنگ کرنے کی ضرورت نہیں ہے"...... میجر پرمود نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے

کہا۔

''اللہ تمہارا بھلا کرے۔ یہ بات کہہ کر تم نے میرا سیروں خون بڑھا دیا ہے ورنہ میں کس کس سے اپنی جان ناتواں بچاتا''۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ایک بار پھر ہنس پڑا۔ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب اسے غصے سے دیکھ رہے تھے۔

''لیکن میرا غصہ ابھی ٹھنڈا نہیں ہوا۔ اگر میجر صاحب اجازت دیں تو ایک دو ہاتھ تو میں آپ کو لگا ہی دوں گا''۔ لاٹوش نے کہا۔

''اچھا۔ تو آؤ۔ لگاؤ مجھے ہاتھ''...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نہیں۔ ابھی میرا موڈ نہیں ہے''...... لاٹوش نے کہا۔

''موڈ کا کیا ہے۔ کبھی بھی بن سکتا ہے۔ کچھ دیر رک جاؤ۔ جب موڈ بن جائے تو آ جانا مجھے ہاتھ لگانے۔ کہو تو میں آگے آؤں''...... عمران نے کہا۔

''نہیں۔ رہنے دیں ورنہ خواہ مخواہ مجھے غصہ آ جائے گا''۔ لاٹوش نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

''تمہارا غصہ بس دکھاوے کا ہوتا ہے۔ تم کچھ بھی نہیں کر سکتے''...... لیڈی بلیک نے مسکرا کر کہا۔

''میں بہت کچھ کر سکتا ہوں لیکن مجھے عمران صاحب پر ترس آتا ہے۔ میں نے ان پر ہاتھ اٹھا دیا تو بے چارے کہیں کے نہ رہیں گے۔ یہ بھی میری طرح ابھی کنوارے ہی ہیں''...... لاٹوش نے جواب دیا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''ہم دونوں کنوارے ہیں۔ میں تو کہتا ہوں کہ آؤ ہم آپس میں مقابلہ کر ہی لیتے ہیں ہو سکتا ہے کہ کنواروں کی لڑائی کوئی رنگ لے آئے''...... عمران نے کہا۔

چلیں پہلے سی ورلڈ کا خاتمہ کر کے ہم اپنا مشن پورا کر لیں اور بلیک ڈائمنڈ حاصل کر لیں پھر میں اور آپ ایک دوسرے کے مقابل آ جائیں گے۔ میں جیتا تو بلیک ڈائمنڈ میں لے جاؤں گا۔ آپ جیتے تو بلیک ڈائمنڈ میجر پرمود لے جائیں گے۔ کیا خیال ہے''...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''تمہارا مطلب ہے چت بھی تمہاری اور پٹ بھی''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کنوارا ہوں اس لئے کچھ بھی کہہ سکتا ہوں''...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''اچھا۔ میں ان سب کو لے جا رہا ہوں۔ تم اپنے ساتھیوں کو سمجھا کر رکھنا۔ اگر ان کی طرف سے کوئی حرکت ہوئی تو پھر اس بار میں بھی کسی کو نہیں روک سکوں گا''...... میجر پرمود نے کہا۔

''بالکل تب پھر ہمیں اونچی چٹان پر ہی بیٹھنا پڑے گا''۔ عمران نے کہا تو میجر پرمود ایک بار پھر ہنس پڑا۔ وہ اپنے ساتھیوں کو لے کر اس غار کی طرف بڑھ گیا جہاں سے عمران آیا تھا۔ اس کے جاتے ہی عمران نے جیب سے ویسی ہی ایک اور شیشی نکالی جیسی اس نے میجر پرمود کو دی تھی۔ اس نے شیشی کا ڈھکن کھولا اور جولیا

کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے شیشی کا دہانہ جولیا کی ناک سے لگایا تو
اسی لمحے جولیا کی ناک سکڑی اور پھر اس نے زور دار چھینک ماری۔
چھینک مارتے ہی اسے ہوش آ گیا اور وہ ایک جھٹکے سے اٹھ بیٹھی۔
"کہاں ہے۔ کہاں ہے میجر پرموو اور اس کے ساتھی۔ کہاں
ہیں وہ لیڈی بلیک۔ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گی"...... جولیا نے
ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑی ہوتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ غصے سے
سرخ ہو رہا تھا۔

"وہ جہاں بھی ہے سکھ شانتی سے ہے۔ اب تم بھی سکھ کا اور
شانتی کا سانس لو اور بیٹھ جاؤ۔ ہوش میں آتے ہی اس طرح اٹھ کر
کھڑا ہونا نقصان دہ ہوتا ہے۔ سیدھا دل پر اثر ہوتا ہے اور دل پر
اثر ہو تو وہ کسی بھی ہوش مند آدمی پر آ جاتا ہے اور اس وقت یہاں
میں ہی ہوش میں ہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم تم۔ تم مذاق مت کرو۔ میں لیڈی بلیک کو زندہ نہیں
چھوڑوں گی۔ اس نے مجھ سے لڑنے کی کوشش کی تھی۔ میں آج
اس کے ٹکڑے اڑا دیتی۔ اس کی ہڈیاں توڑ دیتی۔ وہ ہے کہاں۔ تم
بس مجھے یہ بتا دو"۔ جولیا نے غصے سے کھولتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ارے ارے۔ کیوں بے چارے میجر پرموو کو کنوارا مارنے کا
سوچ رہی ہو اگر لیڈی بلیک کو کچھ ہو گیا تو اسے بھی میری طرح
ساری زندگی کنوارا ہی رہنا پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"میں اسے بھی نہیں چھوڑوں گی۔ لیڈی بلیک اور میجر پرموو

دونوں ہی میرے ہاتھوں اپنے انجام کو پہنچیں گے۔ دیکھ لینا تم"۔
جولیا نے کہا۔

"اچھا دیکھ لوں گا۔ تم بیٹھ جاؤ"...... عمران نے کہا تو جولیا چند
لمحے اسے غصے سے گھورتی رہی اور پھر وہ بیٹھ گئی۔ عمران نے شیشی
صفدر کی ناک سے لگائی تو وہ بھی چھینکتا ہوا ہوش میں آ گیا۔ عمران
اور جولیا کو دیکھ کر اور میجر پرموو اور اس کے ساتھیوں کو وہاں موجود
نہ پا کر وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گیا۔

"کہاں گئے ہیں یہ میجر پرموو اور ان کے ساتھی"...... صفدر نے
ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

"بتاتا ہوں۔ پہلے ان سب کو ہوش میں لاؤ"...... عمران نے
شیشی اس کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا تو صفدر نے اس سے شیشی
لے لی۔

"آخر تم بتا کیوں نہیں رہے۔ کہاں غائب ہو گئے ہیں وہ سب
اور کیوں"...... جولیا نے کہا۔

"سب کو ہوش آ جائے پھر بتاتا ہوں"...... عمران نے کہا۔
صفدر نے پہلے کیپٹن شکیل اور پھر تنویر کو اینٹی گیس سنگھائی۔ کیپٹن
شکیل نے تو خاص رسپانس نہیں دیا لیکن ہوش میں آتے ہی تنویر
بھڑک اٹھا تھا اور بری طرح سے چیختا ہوا میجر پرموو اور اس کے
ساتھیوں کو تلاش کرنے کے لئے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔ عمران نے
صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر نے آگے بڑھ کر تنویر کو سمجھانا شروع کر

دیا۔ کچھ ہی دیر میں سب ساتھی ہوش میں آ گئے۔ تنویر کو بھی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں پر غصہ آ رہا تھا۔ عمران نے انہیں ساری بات بتائی۔ باقی سب تو سمجھ کر خاموش ہو گئے لیکن تنویر کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہو رہا تھا۔

"بس کرو تنویر۔ عمران نے ٹھیک کیا ہے۔ ہماری لڑائی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے خلاف نہیں ہے۔ ہم انسانیت کی جنگ لڑنے جا رہے ہیں جو بگ کنگ اور اس کے سی ورلڈ کے خلاف ہے اور ہماری یہ جنگ ہر لڑائی سے بڑھ کر ہے۔ ہمیں اس پر توجہ رکھنی چاہئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی جو بھی کرتے ہیں کرنے دو۔ ہم اپنا کام کریں گے۔ ہمیں دنیا کو بچانا ہے اور اس کے لئے ہمیں ہر حال میں سی ورلڈ کو ختم کرنا ہے۔ یہ کام ہم سی ورلڈ میں پہنچ کر ہی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم یہاں اپنی انا کی جنگ لڑتے رہے تو بگ کنگ پوری دنیا پر قابض ہو جائے گا اور ہمیں اسے ایسا کرنے سے روکنا ہے ہر صورت میں اور ہر قیمت پر سمجھے تم"...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو تنویر خاموش ہو گیا۔

"ٹھیک ہے۔ میں آپ کی بات مان لیتا ہوں۔ اس بار تو میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو چھوڑ دیتا ہوں لیکن اگر ان میں سے کسی نے بھی دوبارہ ہمارے سامنے آنے کی کوشش کی تو ان کے لئے اچھا نہ ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"فی الحال تو ہمیں ایک ہی کشتی میں سوار ہونا ہے اس لئے تم

اپنے غصے پر قابو رکھو۔ جب تک بگ کنگ اور سی ورلڈ ختم نہیں ہو جاتا ہم سب کو مل کر آگے بڑھنا ہو گا اس لئے سب کچھ بھول جاؤ۔ اگر میجر پرمود عمران کی بات سن کر سدھر سکتا ہے اور میجر پرمود کی بات اس کے ساتھی مان سکتے ہیں تو ہم عمران کی بات پر کیوں بحث کر رہے ہیں"...... جولیا نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

"اب وہ ہیں کہاں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں جس غار میں گیا تھا وہاں کچھ اور افراد پہنچ گئے تھے۔ اتفاق سے ان کے گلوبز اترے ہوئے تھے اس لئے میں نے ان سب کو گیس بم سے بے ہوش کر دیا۔ وہ سب وہیں پڑے تھے میں نے میجر پرمود سے کہا ہے کہ وہ اور اس کے ساتھی جا کر ان کے لباس پہن لیں تاکہ ان لباسوں میں چھپ کر ہم دوسرے افراد کے ساتھ سی ورلڈ پہنچ سکیں"...... عمران نے کہا۔

"آپ جس آدمی سے معلومات لینا چاہتے تھے۔ کیا بتایا ہے اس نے آپ کو"...... صفدر نے پوچھا۔

"کچھ نہیں۔ اس کا مائنڈ لاک کیا گیا تھا۔ میں نے جب اس کے بارے میں پوچھا تو اس نے اپنے بارے میں مجھے سب کچھ بتا دیا تھا لیکن جب میں نے اس سے سی ورلڈ کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش کی تو وہ کوئی جواب نہ دے سکا تھا۔ میں نے اس کے مائنڈ کو ٹرانس میں لا کر چیک کیا تو پتہ چلا کہ ان کی مائنڈ میموری لاکڈ کی گئی ہے۔ یہ سب اپنے بارے میں یا اپنے ساتھیوں

کے بارے میں تو جانتے ہیں لیکن سی ورلڈ کہاں ہے اور اس کی ساخت کیسی ہے۔ وہاں حفاظتی انتظامات کیا ہیں اور وہاں جانے کے کون سے راستے ہیں ان کے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتے۔ بگ کنگ نے واقعی اپنے ہر آدمی پر اپنی طاقت کا سکہ جما رکھا ہے"...... عمران نے کہا۔

"تب پھر ہم دوسرے افراد کے ساتھ وہاں جائیں گے کیسے۔ جیسے ہی ہم سی ورلڈ میں داخل ہوں گے۔ ماسٹر کمپیوٹر نے ہماری اسکیننگ کرنی ہے اور اسکیننگ ہوتے ہی ہمارا راز کھل جانا ہے"۔ جولیا نے کہا۔

"میں بھی یہی سوچ رہا ہوں کہ سی ورلڈ تک تو شاید ہم ان سب کے ساتھ پہنچ جائیں لیکن سی ورلڈ میں داخل کیسے ہوں گے یہ مشکل کام ہے لیکن بہرحال ہم سی ورلڈ تک تو پہنچیں پھر دیکھیں گے کہ وہاں کیا ہوتا ہے۔ سی ورلڈ تک پہنچنے کے بعد ہم اندر جانے کا بھی کوئی نہ کوئی راستہ ڈھونڈ ہی لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"تو کیا تم مطمئن ہو کہ ہم سی ورلڈ میں داخل ہو جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"امید تو کی ہی جا سکتی ہے"...... عمران نے مسکرا کر کہا۔

"میرے خیال میں تم میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے جا کر اچھا نہیں کر رہے ہو۔ اب وہ ہمارے دوست نہیں ہیں"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"تنویر درست بات کر رہا ہے۔ واقعی میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ایسے ہی چھوڑ دیا گیا تو وہ آگے چل کر بھی تو ہمیں نقصان پہنچا سکتے ہیں"...... ٹرومین نے کہا۔

"نہیں۔ اب وہ ایسا نہیں کریں گے"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"لیکن پھر بھی مجھے ان کا ساتھ پسند نہیں ہے"...... جولیا نے سر جھٹک کر کہا۔

"تم نے شاید وہ محاورہ نہیں سنا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کون سا محاورہ"...... جولیا نے چونک کر کہا۔

"ضرورت کے وقت گھوڑے کو بھی گدھا بنایا جا سکتا ہے"۔ عمران نے کہا تو نہ چاہتے ہوئے بھی ان کے ہونٹوں پر مسکراہٹیں پھیل گئیں۔

"ضرورت کے وقت گدھے کو باپ بنانے کا محاورہ ہے۔ گھوڑے کو گدھا نہیں"...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

"لیکن میجر پرمود میری طرح سے سنگل کنوارا ہے اور وہ گدھا بھی نہیں ہے اس لئے اس کے لئے یہی محاورہ درست ہے۔ ہم نے ہی اسے گدھا بنانا ہے اگر وہ بن گیا تو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیکن کیسے۔ آپ اسے گدھا کیسے بنا سکتے ہیں"...... صالحہ نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

"کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے۔ مشن مکمل کرنے کے بعد بلیک ڈائمنڈ ہم لے جائیں گے۔ اتنے کشت و خون اور بھاگ دوڑ کے بعد بلیک ڈائمنڈ جب اس کے ہاتھ نہ لگے گا تو وہ اور اس کے ساتھی خود بخود گدھے بن جائیں گے اور اپنا سا منہ لے کر یہاں سے بے نیل و مرام واپس چلے جائیں گے جبکہ کامیابی ہمارا مقدر بنے گی۔ واپس جانے کے بعد جب میجر پرمود کو، خاص طور پر اس کے ساتھیوں کو اس بات کا پتہ چلے گا کہ ان کی ساری محنت بے کار چلی گئی ہے تو وہ خود کو گدھے ہی محسوس کریں گے، گدھوں سے مطلب ایک دو نہیں وہ سب ہیں۔ اب مطلب سمجھنا تمہارا کام ہے"۔ عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

"تمہارے چکروں کا پتہ نہیں چلتا۔ نجانے تم کیا چاہتے ہو"...... جولیا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"جو میں چاہتا ہوں وہ تنویر بھی جانتا ہے اور تم بھی۔ البتہ صفدر کی یادداشت بہت کمزور ہو گئی ہے وہ خطبہ نکاح یاد نہیں کر سکتا۔ اس لئے میں تنویر سے درخواست کروں گا کہ وہی خطبہ نکاح یاد کر لے۔ کیوں بھائی تنویر"...... عمران نے کہا تو جولیا اسے تیز نظروں سے گھور کر رہ گئی۔ تنویر نے بھی ہونٹ بھینچ لئے جبکہ باقی سب ہنس پڑے۔ جولیا نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا لیکن پھر فوراً بند کر لیا۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے اگر کوئی بات کی تو پھر عمران نے شروع ہو

جانا ہے اور اسے ایک بار ایسی باتیں کرنے کا موقع مل جائے تو پھر اسے روکنا واقعی مشکل ہو جاتا تھا اس لئے چپ رہنے میں ہی عافیت تھی۔

عمران کے کہنے پر اس کے ساتھی تیار ہونا شروع ہو گئے۔ ابھی وہ اپنا سامان سمیٹ رہے تھے کہ میجر پرمود اور اس کی پارٹی وہاں پہنچ گئی۔ انہیں دیکھ کر سب کے اعصاب تن گئے لیکن جب میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے کسی ردعمل کا اظہار نہ کیا تو وہ نارمل ہو گئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی سپیشل فورس کے خصوصی لباسوں میں تھے اور انہوں نے جن افراد کے لباس پہنے تھے انہیں اٹھا کر وہ ساتھ لے آئے تھے۔

"میرے ذہن میں ایک منصوبہ ہے"...... میجر پرمود نے عمران کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیسا منصوبہ"...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"تم ان افراد کو بے ہوش کر کے چھوڑ آئے تھے۔ ہم نے ان کی گردنیں توڑ دی ہیں۔ کچھ کے ہاتھ پاؤں بھی توڑ دیے ہیں اور ان کی حالت ایسی بنا دی ہے جیسے یہ ایک دوسرے سے دست و گریبان ہوئے ہوں۔ ان میں دو افراد ایسے ہیں جن کے قد و قامت ہم سے ملتے جلتے ہیں۔ اس لئے میں سوچ رہا ہوں کہ کیوں نہ ہم ان افراد کی لاشوں پر اپنا میک اپ کر دیں اور خود ان کے میک اپ کر لیں۔ ہمیں سی ورلڈ پہنچنا ہے۔ وہاں یقیناً کیمروں

کی مدد سے ہماری شناخت کی جائے گی۔ میں اپنے ساتھ سی ایل وائی میک اپ کٹ لایا ہوں۔ یہ پلاسٹک میک اپ کی جدید تکنیک ہے۔ اگر ہم یہ میک اپ کر لیں تو کوئی بھی کیمرہ آسانی سے ہمارے میک اپ ٹریس نہیں کر سکے گا اور ہمیں اصل افراد سمجھ کر کلیئر کر دے گا اس طرح ہم بغیر کسی کی نظروں میں آئے آسانی سے سی ورلڈ میں داخل ہو جائیں گے''...... میجر پرمود نے کہا۔

''ویری گڈ۔ آئیڈیا تو اچھا ہے۔ اسی لئے میں نے اپنے ساتھیوں کو پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ ضرورت کے وقت میجر پرمود کو گھوڑا بنا لیا جائے تو وہ ہمیں منزل مقصود تک پہنچا سکتا ہے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''گھوڑا۔ کیا مطلب''...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

''میں نے گھوڑا کہا ہے گدھا تو نہیں جو تم اس طرح سے چونکے ہو۔ گھوڑا تیز رفتار ہوتا ہے۔ عقل بھی رکھتا ہے اور وفاداری میں بھی اس کا ثانی نہیں اور......'' عمران کی زبان چل پڑی۔

''اچھا بس بس۔ اگر تمہیں میرا آئیڈیا پسند آیا ہے تو اس پر عمل کرو۔ دشمن ہمارے چاروں اطراف میں موجود ہے۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچ سکتے ہیں۔ ان کے آنے سے پہلے ہمیں نہ صرف اپنا کام پورا کرنا ہے بلکہ ان میں شامل بھی ہونا ہے''...... میجر پرمود نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور اپنے ساتھیوں کو میجر پرمود کی پلاننگ کے بارے میں بتانے لگا۔ پھر وہ سب میجر پرمود

کی پلاننگ پر عمل کرنا شروع ہو گئے۔

انہوں نے لاشوں کے حلیئے بگاڑ دیئے تھے اور انہیں اٹھا کر ادھر ادھر ڈال دیا گیا۔ اب ان لاشوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے یہ سب مرنے سے پہلے ایک دوسرے سے برسر پیکار ہوئے ہوں اور ایک دوسرے کے ہاتھوں مارے گئے ہوں۔ اس کام سے فارغ ہو کر عمران اور میجر پرمود اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک غار میں گھس گئے۔ وہ غار کے راستے یہاں سے نکل کر باہر جانا چاہتے تھے تاکہ جب سپیشل گروپ کے افراد کی واپسی شروع ہو تو وہ سب ان میں شامل ہو سکیں۔ غار کی طرف بڑھتے ہوئے عمران نے اچانک حلق سے ایک دلدوز چیخ نکالی۔ چیخ ایسی تھی جیسے کسی انسان کا نہایت بے دردی سے گلا کاٹا جا رہا ہو۔ چیخ دور تک لہراتی چلی گئی۔

''یہ تم نے کیا کیا ہے''۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''لباس میں ایک چیونٹی گھس گئی تھی اس نے کاٹا تو بے اختیار چیخ نکل گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران نے عقلمندی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس نے جان بوجھ کر چیخ ماری ہے تاکہ پہاڑیوں کے ارد گرد اگر سپیشل فورس کے افراد موجود ہوں تو اس چیخ کو سن کر وہ اس طرف متوجہ ہو جائیں اور ہماری لاشیں انہیں دکھائی دے جائیں۔ لاشیں دیکھ کر وہ یہی سمجھیں گے کہ ہم آپس میں ہی لڑ لڑ کر مر گئے ہیں۔ وہ اسی کام کے لئے یہاں آئے تھے۔ ہماری لاشیں دیکھ کر ان کا یہاں رکنے کا کوئی جواز

ہی نہ رہ جائے گا اس لئے وہ جلد سے جلد واپس روانہ ہو جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"میرا خیال ہے کہ اب کافی وقت گزر چکا ہے۔ ہمیں گلوبز کے ٹرانسمیٹرز کو ٹھیک کر لینا چاہئے۔ میں نے جس آدمی سے معلومات حاصل کی تھیں اس سے پتہ چلا ہے کہ اس گروپ کا لیڈر گراس لوئے ہے۔ گراس لوئے ہی اس گروپ کی کمانڈ کر رہا ہے۔ لاشیں دیکھ کر وہی سب کو واپسی کے احکامات دے گا اور پھر ہمیں اس کے احکامات پر عمل کرنا ہے"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تم نے ٹرانسمیٹر بلاک کیسے کئے تھے"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"گلوبز میں لگے ٹرانسمیٹر کی تاروں کو نکال کر میں نے ان کے نیگیٹو اور پازیٹو پوائنٹس کو بدل دیا تھا اور بس"...... عمران نے مسکرا کر کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کے کہنے پر ان سب نے سروں سے گلوب اتارے اور پھر ٹرانسمیٹر کی تاروں کے پوائنٹ بدلنے لگے جو ایک حصے سے باہر نکلی ہوئی تھیں۔

"اب ہم آپس میں کوئی بات نہیں کریں گے۔ ہمیں خاموشی سے ان کے ساتھ سفر کرنا ہے اور گراس لوئے کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ گراس لوئے یا اس کا کوئی ساتھی ہماری آوازیں سن کر مشکوک ہو جائے اور ایک بات کا اور دھیان رکھنا۔

گروپ میں شامل ہونے کے بعد ہم ایک ساتھ نہیں رہیں گے۔ ہم ایک دوسرے سے الگ رہیں گے تاکہ ہماری جان پہچان والے کم ہی ہمارے قریب آئیں۔ اس کے علاوہ ہمیں اس بات کا بھی دھیان رکھنا ہے کہ کسی کو ہم پر شک نہ ہو اگر ایسا ہو تو شک کرنے والے کا فوراً خاتمہ کرنا ضروری ہے۔ میرے پاس اور میرے ساتھیوں کے پاس ایکس ون رنگز ہیں۔ ان رنگز سے ہم زہریلی نیڈل تھرو کر سکتے ہیں۔ ان نیڈلز پر لگا ہوا زہر ایک لمحے میں انسان کا خاتمہ کر سکتا ہے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ ایسے رنگز تو ہمارے پاس بھی موجود ہیں۔ یہ رنگز ہمیں وائلڈ لائن نے دیئے تھے جو اس مہم میں ہلاک ہو چکا ہے"...... میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"گڈ۔ یہ اچھی بات ہے۔ ورنہ میں سوچ رہا تھا کہ ہم دو دو ٹولیوں میں بٹ جاتے ہیں۔ آپ کے ساتھیوں کے ساتھ میرا ایک ایک ساتھی رہے گا اور ضرورت پڑنے پر ہم ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کی ضرورت نہیں پڑے گی۔ ان رنگز کی ایک اور خصوصیت بھی ہے۔ ان رنگز میں ٹرانسمیٹر بھی لگے ہوئے ہیں۔ اگر ہم سب ان ٹرانسمیٹر کو آن کر کے انہیں فری فریکوئنسی پر ایڈجسٹ کر لیں تو ہم آپس میں مسلسل رابطے میں رہ سکتے ہیں لیکن ہم رنگز کے ٹرانسمیٹر پر تب ہی بات کر سکیں گے جب گلوبز کے اندر لگے

ہوئے ٹرانسمیٹر بند ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"گلوبز پر بٹن لگے ہوئے ہیں۔ ان بٹنوں کو پریس کر کے ہم ٹرانسمیٹر آف کر سکتے ہیں"...... عمران نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

رنگز کے ساتھ دو نگینے ہیں۔ ان میں سے ایک نگینہ آسانی سے الگ ہو جاتا ہے جسے ہم اپنے کان میں لگا سکتے ہیں۔ اس نگینے میں رسیونگ سسٹم موجود ہے جس سے ہم ایک دوسرے کی آوازیں سن سکتے ہیں۔ انگوٹھی میں لگے ہوئے مائیک سے ہم ایک دوسرے کی باتوں کا جواب بھی دے سکتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر وہ رنگز ہمیں پہلے سے پہن لینے چاہئیں اور نگینے نکال کر کانوں میں لگا لینے چاہئیں"...... صفدر نے کہا۔

"ہاں"...... عمران نے کہا اور پھر وہ سب ایسا کرنا شروع ہو گئے۔ مختلف غاروں سے ہوتے ہوئے وہ کھلے حصے میں باہر آ گئے۔ انہوں نے چونکہ گلوبز میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر آن کر لئے تھے اس لئے انہیں بہت سے افراد کے باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں پھر عمران اور میجر پرمود کے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ آ گئی جب انہوں نے سنا کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھی اس پہاڑی حصے میں پہنچ چکے ہیں جہاں لاشیں موجود تھیں۔ ان لاشوں کو دیکھ کر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے اس بات کا یقین کر لیا تھا کہ یہ لاشیں عمران، میجر پرمود اور ان کے

ساتھیوں کی ہی ہیں۔ ان لاشوں کو جلا دیا گیا اور پھر کچھ دیر کے بعد گراس لوئے نے احکامات دیئے کہ بگ کنگ نے جزیرہ لوکوٹ تباہ کرنے کا حکم دیا ہے اس لئے ان کے پاس جو میگا بم ہیں وہ ان بموں پر ٹائمر فکسڈ کر کے جزیرے کے ہر حصے پر پھینکتے ہوئے ساحلوں کی طرف بڑھیں۔ اب انہیں واپس جانا ہے۔ عمران اور میجر پرمود کو بھلا اس بات کی کیا پرواہ ہو سکتی تھی۔ ان سب نے بھی لباسوں سے میگا بم نکالے اور ان پر ٹائمر فکسڈ کر کے انہیں جگہ جگہ پھینکتے ہوئے ساحل کی طرف بڑھ گئے۔ تھوڑی دور جانے کے بعد وہ ایک دوسرے گروپ میں شامل ہو گئے۔ ساحلوں کی طرف مختلف گروپس پہنچ رہے تھے۔ وہ ان گروپس میں شامل ہو کر ایک بڑی لانچ میں آ گئے۔ عمران اور میجر پرمود نے مخصوص اشاروں سے انہیں ایک ہی لانچ میں سوار ہونے کا کہا تھا البتہ لانچ میں وہ ایک دوسرے سے جدا ہو کر ادھر ادھر بکھر گئے تھے۔

تھوڑی دیر کے بعد لانچیں وہاں سے روانہ ہو گئیں اور پھر جزیرے کے مختلف اطراف سے مزید لانچیں بھی نکل کر اس طرف پہنچ گئیں اور ان کا سفر شروع ہو گیا۔ عمران اور میجر پرمود اسی لانچ میں تھے جس میں گروپ کمانڈر گراس لوئے موجود تھا۔ وہ لانچ کے عقبی حصے میں ریلنگ کے پاس کھڑا تھا اور دوربین سے مسلسل جزیرے کی سمت دیکھ رہا تھا۔ جزیرے کی طرف دیکھتے ہوئے وہ بار بار ریسٹ واچ پر بھی نظر ڈال رہا تھا۔

لانچ پر آتے ہی تقریباً سب نے سروں سے گلوب اتار دیئے تھے اس لئے انہوں نے بھی گلوب اتار دیئے تھے۔ اب گلوبز نہ ہونے کی وجہ سے وہ آزاد تھے کہ گلوبز کے اندر لگے ہوئے ٹرانسمیٹرز سے ان کی باتیں کوئی اور سن سکتا ہے اس لئے وہ کانوں کے اندر لگے نگینوں اور انگوٹھیوں میں موجود مائیکس کی مدد سے ایک دوسرے سے بات کر سکتے تھے۔

جزیرے پر جو میگا بم پھینکے گئے تھے وہ مقررہ وقت پر بلاسٹ ہو گئے اور سارا جزیرہ مکمل طور پر تباہ ہو کر سمندر برد ہو گیا۔ عمران میجر پرمود اور ان کے ساتھی مطمئن تھے۔ ان کا سفر جاری تھا۔ عمران اور میجر پرمود ایک دوسرے کے قریب تھے۔ ایک ایک دو دو کر کے ان کے باقی ساتھی بھی ایک دوسرے کے قریب آ گئے تھے۔ وہ سب عرشے کے ایک کونے میں کھڑے تھے۔ چونکہ لانچ میں کافی افراد موجود تھے اور وہ سب ایک دوسرے سے خوش گپیوں میں مصروف تھے اس لئے انہیں گروپ کی شکل میں ایک دوسرے کے ساتھ دیکھ کر کسی کو کوئی اعتراض نہ ہو رہا تھا۔ جزیرے کے تباہ ہوتے ہی گراس لوئے سیڑھیاں اتر کر آرام کرنے کے لئے نیچے کسی کیبن میں چلا گیا تھا۔

"یہ شکر ہے کہ ابھی ہم میں سے کسی کے پاس کوئی جان پہچان والا نہیں آیا ہے ورنہ وہ بات کرتا تو ہماری آوازیں سن کر چونک سکتا تھا"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ایسا ہوا تو ہم دبی آواز میں اور گول مول انداز میں جواب دے کر اسے مطمئن کر سکتے ہو۔ لانچوں میں آتے ہی تقریباً سب نے شراب پینی شروع کر دی ہے۔ شراب کے نشے میں انہیں آوازیں بدلنے کا شبہ کم ہی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے کہا۔

"اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا یہ لانچیں واقعی سی ورلڈ پہنچتی ہیں یا ہمیں کہیں اور لے جاتی ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"میں نے ان کی باتیں سنی ہیں۔ ایک آدمی نے کہا تھا کہ کمانڈر گراس لوئے کی ہدایات کے مطابق ساری لانچیں سی ورلڈ ٹو جائیں گی"...... جولیا نے کہا۔

"سی ورلڈ ٹو۔ کیا مطلب۔ کیا یہاں دو سی ورلڈ موجود ہیں"...... تنویر نے چونک کر کہا۔

"ان کی باتوں سے تو یہی ظاہر ہو رہا ہے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ سی ورلڈ کی وسعت کی وجہ سے اس کے مختلف سیکشن بنائے گئے ہوں جو سی ورلڈ کا ہی حصہ ہوں لیکن انہیں سی ورلڈ ون، سی ورلڈ ٹو اور تھری کے نام دیئے گئے ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ ضروری نہیں ہے کہ سی ورلڈ کے اندر ہی اس کے سیکشن بنائے گئے ہوں"...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

"تو پھر"...... میجر پرمود نے کہا۔

"سی ورلڈ سے ہی پاور روبوٹس دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے بھیجے جا رہے ہیں۔ یہ ایک جدید سائنسی دنیا ہے۔ بہت بڑی دنیا۔ ہو

سکتا ہے کہ ایک کی بجائے یہاں کئی سی ورلڈ بنائے گئے ہوں۔ جو مختلف شعبوں کے تحت کام کرتے ہوں۔ کہیں روبوٹس تیار ہو رہے ہوں۔ کہیں ریڈ کرافٹس اور کہیں جدید اسلحہ"...... عمران نے کہا۔

"تو پھر کیسے پتہ چلے گا کہ یہاں کتنے سی ورلڈز موجود ہیں اور بگ کنگ ان میں سے کس سی ورلڈ میں موجود ہے"...... لاٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"پہلے ہم یہ تو دیکھ لیں کہ ہم جس سی ورلڈ ٹو میں جا رہے ہیں وہ کیسا ہے۔ وہاں کا سیٹ اپ کیا ہے۔ اگر دو سی ورلڈ ہیں تو پھر یہ بھی ممکن ہے کہ دونوں ایک جیسے ہی بنائے گئے ہوں۔ ایک سی ورلڈ میں دنیا پر قبضہ کرنے کا پلان کیا جا رہا ہو اور دوسرے سی ورلڈ میں اسلحہ، روبوٹس اور ریڈ ایئر کرافٹس تیار ہوتے ہوں۔ ہم جہاں بھی جائیں گے وہاں تباہی پھیلانا ضروری ہے۔ ہم جب تک سی ورلڈز کے تمام سیکشن، لیبارٹریاں اور فیکٹریاں تباہ نہیں کریں گے اس وقت تک دنیا پر خطرہ منڈلاتا رہے گا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں۔ ہمارے لئے سی ورلڈ کے حفاظتی سسٹم اور خاص طور پر ان روبوٹس کے بارے میں معلومات حاصل کرنا ضروری ہے جو سی ورلڈز کے سیٹ اپ کو کنٹرول کرتے ہیں۔ جس آدمی سے میں نے معلومات حاصل کی ہیں۔ اس نے بھی سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو کا تو بتایا تھا لیکن اس بارے میں مزید کچھ نہیں بتایا تھا البتہ اس کے دماغ کو ٹرانس میں لینے کے بعد مجھے یہ پتہ چل گیا ہے کہ دو سی

ورلڈز میں جو ماسٹر کمپیوٹرز کام کرتے ہیں وہ ایم سی ون اور ایم سی ٹو ہیں۔ دونوں ہی ایک جیسا کام کرتے ہیں اور ان دونوں کے ذریعے ہی سی ورلڈز کو کنٹرول کیا جاتا ہے۔ دونوں کمپیوٹروں کو روبوٹس میں ڈھالا گیا ہے۔ مخصوص لباسوں میں وہ روبوٹس ہی ہر طرف گھومتے پھرتے رہتے ہیں۔ ہمیں سب سے پہلے ان کمپیوٹروں کو اپنی گرفت میں لینا ہوگا۔ ان کا فنکشن چیک کرنا ہوگا اور ان کے میموری سسٹم کے ساتھ ساتھ ہمیں ان کے آل فنکشنز کو بھی چیک کرنا ہوگا اور انہیں اپنے کنٹرول میں کرنا ہوگا۔ ان میں سے ایک ماسٹر کمپیوٹر بھی اگر ہمارے کنٹرول میں آ گیا تو سارا مسئلہ ہی حل ہو جائے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیا یہ کام اتنا آسان ہوگا"...... فرومین نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"دنیا میں کون سا کام آسان ہے میرے بھائی۔ سب سے مشکل کام اس دور میں جینا ہے۔ اگر ہم زندہ رہ سکتے ہیں تو پھر کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ہم ہمت، لگن اور جدوجہد سے کام لیں تو ہر مشکل آسان ہو جاتی ہے اور بڑے سے بڑا کام اپنے انجام تک پہنچ جاتا ہے۔ جب تک ہم زندہ ہیں ہم اپنی کوشش جاری رکھیں گے۔ بگ کنگ کے ارادے خطرناک ہیں۔ اس کے ارادوں کو خاک میں ملانے کے لئے ہی ہم یہاں پہنچے ہیں اور دیکھا جائے تو یہ لڑائی حق اور باطل کی ہے جس میں جیت ہمیشہ حق کی ہی ہوتی ہے"...... عمران

نے کہا۔ اس سے پہلے کہ ان میں مزید کوئی بات ہوتی انہوں نے لانچوں کی رفتار میں نمایاں کمی ہوتی ہوئی محسوس کی۔ انہوں نے چونک کر سامنے کی طرف دیکھا تو یہ دیکھ کر چونک پڑے کہ سامنے سمندر کا پانی ابل رہا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے پانی کے اندر کوئی آتش فشاں پہاڑ ہو جس کے ابلنے سے پانی کھول کھول کر پہاڑی کی شکل میں اوپر کی طرف اٹھ رہا ہو۔

"یہ کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"خاموشی سے دیکھتی جاؤ"...... عمران نے سرسراتے ہوئے لہجے میں کہا تو جولیا خاموش ہو گئی۔ دس کی دس لانچیں رک گئی تھیں اور ان کے سامنے پانی کا پہاڑ سا بنتا چلا جا رہا تھا اور پھر اچانک پانی کے پہاڑ جیسی بلند ہوتی ہوئی لہروں میں ایک مشینی باکس نمودار ہوا۔ یہ باکس بہت بڑا تھا جو کسی کنٹینر جیسا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر کے اس حصے میں کوئی شپ ڈوب گیا ہو اور اس شپ کے کسی حصے سے خالی کنٹینر پانی سے ابھر کر باہر آ گیا ہو۔ یہ کنٹینر دوسرے کنٹینروں سے بیس گنا زیادہ بڑا تھا۔ کچھ ہی دیر میں کنٹینر نما باکس پوری طرح سے ابھر کر سمندر سے باہر آ گیا اور سمندر پر تیرنے لگا۔ اسی لمحے اس کنٹینر نما باکس کا ایک حصہ کھلتا چلا گیا۔ کنٹینر نما باکس اندر سے خالی تھا۔

ابھی وہ یہ سب دیکھ ہی رہے تھے کہ گروپ کمانڈر ان کے قریب آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں جدید ساخت کا ایک ٹرانسمیٹر تھا۔

گراس لوئے کو دیکھ کر وہ خاموش ہو گئے اور ایک دوسرے سے لاتعلق دکھائی دینے لگے۔

"یس ایم سی ٹو۔ میں ابھی پندرہ افراد کو سی ورلڈ ون میں بھیج دیتا ہوں۔ ہمارے سامنے سی ورلڈ ٹو لے جانے والا اسپیشل سی رزر ابھر چکا ہے۔ میں ایک لانچ میں پندرہ افراد یہاں چھوڑ جاتا ہوں۔ ہمارے جانے کے بعد سی ورلڈ ون جانے والا سی رزر آئے گا اور انہیں لے جائے گا۔ اس کے بعد تم انہیں اپنے کنٹرول میں لے لینا۔ اوور"...... گراس لوئے نے ٹرانسمیٹر پر کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"ٹھیک ہے۔ میں سی ورلڈ ون سے دوسرا سی رزر بھیج رہا ہوں۔ اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک مشینی آواز ابھری۔

"اوکے۔ ایم سی ٹو۔ اوور"...... گراس لوئے نے کہا اور ایم سی ٹو نے اوور اینڈ آل کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا۔

"کمانڈر۔ کیا ہم سی رزر میں داخل ہو جائیں"...... سامنے موجود ایک آدمی نے چیختے ہوئے گراس لوئے سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ ابھی رکو"...... گراس لوئے نے جواباً چیخ کر کہا اور پھر وہ مڑا اور لانچ پر موجود افراد کی طرف دیکھنے لگا۔ پھر اس کی نظریں عمران پر جم گئیں۔

"ناسٹن۔ یہاں آؤ"...... گراس لوئے نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا تو عمران نے ایک طویل سانس لیا اور تیز تیز چلتا

ہوا گراس لوئے کی طرف بڑھ گیا۔

"یس کمانڈر"...... عمران نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہم سی ورلڈ ٹو جا رہے ہیں۔ سی ورلڈ ون میں ایم سی ٹو کو چند افراد کی ضرورت ہے اس لئے تم اپنے ساتھ چودہ افراد لو اور ایک الگ لانچ میں چلے جاؤ۔ تھوڑی دیر بعد یہاں سی ورلڈ ون سے سی رز آئے گا۔ تم لانچ لے کر اس میں چلے جانا۔ سی رز تمہیں سی ورلڈ ون میں پہنچا دے گا اور پھر تمہیں وہاں ایم سی ون یا ایم سی ٹو کی ہدایات پر عمل کرنا ہے۔ سمجھ گئے تم"...... گراس لوئے نے کہا۔

"یس کمانڈر"...... عمران نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اپنے ساتھ جن افراد کو لے جانا ہے انہیں ایک طرف کر لو۔ میں ایک لانچ خالی کراتا ہوں۔ پھر تم اپنے ساتھیوں کو لے کر اس لانچ میں چلے جانا"...... گراس لوئے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ مڑ کر آہستہ آہستہ چلتا ہوا اپنے ساتھیوں کی طرف بڑھنے لگا۔ گراس لوئے ٹرانسمیٹر پر لانچوں کے پائلٹس کو ہدایات دینا شروع ہو گیا تھا۔

"کیا ہوا۔ کیا کہا ہے اس نے"...... قریب آنے پر جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ باقی سب بھی عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

"یہاں واقعی دو سی ورلڈز ہیں"۔ عمران نے آہستہ آواز میں کہا

"دو سی ورلڈز"...... میجر پرمود نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو۔ اب ان میں سے اصل سی ورلڈ کون سا ہے اور بگ کنگ کہاں ہے یہ میں نہیں جانتا۔ گراس لوئے کے کہنے کے مطابق سب لانچیں سی ورلڈ ٹو میں جائیں گی لیکن ایک لانچ کو سی ورلڈ ون میں بھیجا جا رہا ہے۔ وہاں چند افراد کی ضرورت ہے اس لئے گراس لوئے نے کہا ہے کہ میں اپنے ساتھ چودہ افراد کو لوں اور ایک لانچ میں یہاں رک جاؤں۔ ساری لانچیں اس کنٹینر جسے یہ سی رز کہتے ہیں میں داخل ہو جائیں گی اور یہ سی رز ان لانچوں کو لے کر سی ورلڈ ٹو کی طرف چلا جائے گا۔ اس کے جانے کے یہاں ایسا ہی ایک اور سی رز آئے گا اور ہم اپنی لانچ اس میں لے جائیں گے اور یہ سی رز ہمیں سی ورلڈ ون میں پہنچا دے گا"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تو پھر کیا سوچا ہے تم نے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمیں ان کی ہدایات پر عمل کرنا پڑے گا۔ اگر یہاں دو سی ورلڈز ہیں تو پھر ہمیں دونوں سی ورلڈز کو ہی تباہ کرنا پڑے گا۔ یہ تو اچھا ہوا کہ ہمیں اس بات کا علم ہو گیا ہے اور گراس لوئے نے ہمیں خود ہی موقع بھی دے دیا ہے کہ ہم سب ایک سی ورلڈ میں جانے کی بجائے الگ الگ جائیں۔ آپ اپنی ٹیم کے ساتھ سی ورلڈ ٹو چلے جائیں اور میں اپنے ساتھیوں کو لے کر سی ورلڈ ون روانہ ہو جاتا ہوں۔ اس طرح ہم جلد ان دونوں سی ورلڈز کو تباہ کر دیں گے۔ بگ کنگ کہاں ہے اس کا پتہ تو ہمیں سی ورلڈ پہنچنے کے بعد

ہی چل سکتا ہے۔ بگ کنگ کہیں بھی ہو جس طرح دو سی ورلڈز ہیں اسی طرح دو ماسٹر کمپیوٹر بھی ہیں۔ ایک ایم سی ون کہلاتا ہے اور دوسرا ایم سی ٹو۔ اب کون کس کے مقابلے پر آتا ہے اس بات کا پتہ بھی ہمیں بعد میں ہی چلے گا۔ بہرحال ہمیں اب الگ ہونا ہی پڑے گا"...... عمران نے کہا۔

"بگ کنگ سی ورلڈ ون میں ہو یا سی ورلڈ ٹو میں، یہ بات طے ہے کہ بلیک ڈائمنڈ اسی کے پاس ہے۔ اگر وہ سی ورلڈ ون میں موجود ہے تو تم اس کا خاتمہ کرو گے اور اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے تم مجھے دو گے۔ اس بات کا تمہیں ابھی اور اسی وقت مجھ سے وعدہ کرنا ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ کیا بات ہوئی۔ دکھ سہے بی فاختہ اور انڈے کوے کھا جائیں"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب ہوا اس بات کا"۔ میجر پرمود نے چونک کر کہا۔

"یہی کہ ساری محنت میں کروں۔ بگ کنگ کو میں پکڑوں اور اس سے زبردستی بلیک ڈائمنڈ حاصل کروں اور اسے لا کر تمہاری جھولی میں ڈال دوں یہ کیسے ہو سکتا ہے"۔ عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"بلیک ڈائمنڈ تو تمہیں بہرحال مجھے دینا ہی پڑے گا۔ ایسے نہ سہی ویسے سہی۔ یہ یاد رکھو اگر تم نے مجھے چکر دینے یا بلیک ڈائمنڈ لے کر بھاگنے کی کوشش کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔ میں پاکیشیا تو کیا قبر تک تمہارا پیچھا نہیں چھوڑوں گا۔ بلیک ڈائمنڈ حاصل

کرنے کے لئے مجھے اگر پاکیشیا پہنچ کر تمہیں قبر سے بھی نکالنا پڑے تو میں نکالوں گا اور تم سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کر کے ہی رہوں گا"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"اور اگر یہی بات میں کہوں تو"...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا مطلب۔ کون سی بات"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مطلب یہ کہ بگ کنگ اگر سی ورلڈ ٹو میں ہوا اور تم نے اس سے بلیک ڈائمنڈ حاصل کیا تو وہ بلیک ڈائمنڈ مجھے دینا ہو گا"۔ عمران نے کہا۔

"کیا تمہیں مجھ سے ایسی حماقت کی توقع ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو میں بھی صرف نام کا ہی احمق ہوں۔ تم نے کیسے سوچ لیا کہ میں بلیک ڈائمنڈ تمہیں دے دوں گا"...... عمران نے کہا۔

"میرا خیال ہے کہ آپ دونوں کی بلیک ڈائمنڈ کے لئے ابھی سے لڑائی فضول ہے۔ بگ کنگ کس سی ورلڈ میں ہے اس کا ہی پتہ نہیں ہے اور ممکن ہے کہ بلیک ڈائمنڈ اس کے پاس موجود ہی نہ ہو اور اس نے اسے کسی ایسی جگہ پہنچا دیا ہو جہاں سے اسے حاصل کرنے کے لئے آپ دونوں کو نئے سرے سے جدوجہد کرنا پڑے۔ اس وقت آپ دونوں اگر بلیک ڈائمنڈ کو بھول کر سی ورلڈ کی تباہی پر توجہ دیں تو بہتر ہو گا"...... تنویر نے کہا۔

"تو ہم کون سا سیریس ہیں بھائی۔ وقت گزارنے کے لئے

باتیں کر رہے ہیں بلکہ دل کی بھڑاس نکال رہے ہیں تاکہ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کو بھی لگے کہ میں یہ طے کر رہا ہوں کہ کس کس کو اپنے ساتھ سی ورلڈ ون میں لے جانا چاہتا ہوں کیوں میجر پرموز"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو میجر پرمود نے ایک طویل سانس لے کر اثبات میں سر ہلا دیا۔

"آپ کہہ رہے ہیں کہ گراس لوئے نے آپ کو چودہ افراد ساتھ لے جانے کا کہا ہے مطلب آپ سمیت پندرہ افراد ہو گئے۔ آپ سمیت آپ کے ساتھیوں کی تعداد بارہ ہے پھر باقی کن افراد کو ساتھ لے جائیں گے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"گندم کے ساتھ گیہوں بھی پس جاتا ہے۔ ہم اپنے ساتھ ان کے ہی تین ساتھی لے جائیں گے تاکہ ضرورت پڑنے پر ان کی قربانی دی جا سکے"...... عمران نے کہا تو وائٹ شارک نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس دوران گراس لوئے کے حکم پر ایک لانچ ان کی لانچ کے ساتھ آ کر رک گئی تھی اور اس میں موجود افراد اس لانچ میں منتقل ہو رہے تھے۔

"ناسٹن۔ لانچ تمہارے لئے خالی کر دی گئی ہے۔ تم اپنے ساتھیوں کو لے کر دوسری لانچ میں چلے جاؤ"...... گراس لوئے نے دور سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس کمانڈر"...... عمران نے جواب دیا۔

"آؤ۔ اب ہماری رخصتی کا وقت آ گیا ہے"...... عمران نے کہا

تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے اپنے ساتھیوں اور باقی کے تین افراد کو ساتھ لیا اور پھر لانچ کے ریلنگ کے اوپر سے کودتا ہوا دوسری لانچ کی ریلنگ کو پکڑ کر دوسری لانچ میں پہنچ گیا۔ اس کے ساتھی بھی اسی انداز میں دوسری لانچ میں چلے گئے۔ جیسے ہی وہ سب دوسری لانچ میں منتقل ہوئے لانچ گھومی اور پھر تیزی سے پیچھے ہٹتی چلی گئی۔ اس لانچ کے ہٹتے ہی باقی لانچیں حرکت میں آ گئیں اور پھر سامنے موجود کنٹینر نما باکس کے کھلے ہوئے حصے کی طرف بڑھتی چلی گئیں۔ کچھ ہی دیر میں ایک ایک کر کے ساری لانچیں اس کنٹینر نما باکس میں داخل ہو گئیں اور پھر جیسے ہی آخری لانچ اس کنٹینر نما باکس میں داخل ہوئی اسی لمحے کنٹینر کے گیٹ نما دروازے خود بخود بند ہوتے چلے گئے۔ گیٹ بند ہوتے ہی کنٹینر نما باکس کو جھٹکا لگا اور وہ سمندر میں ڈوبنا شروع ہو گیا۔ باکس کے گرد لہروں کا جال سا بنتا جا رہا تھا اور باکس پانی میں ڈوبتا چلا جا رہا تھا۔ کچھ ہی دیر میں کنٹینر نما باکس مکمل طور پر پانی میں اتر گیا اور پانی کی سطح برابر ہو گئی۔

"یہ اچھا ہوا ہے کہ میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہم سے الگ ہو گئے ہیں۔ مجھے تو وہ ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے"...... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"چلو۔ اب چلے گئے نا وہ"...... خاور نے کہا۔

"تو کیا اب ہم سی ورلڈ ون جائیں گے"...... جولیا نے کہا۔

"گراس لوئے نے تو یہی کہا تھا"...... عمران نے جواب دیا۔

"حیرت ہے۔ نجانے یہ سی ورلڈ ہے کہاں جہاں لے جانے کے لئے بگ کنگ نے اس قدر عجیب و غریب طریقہ کار اختیار کر رکھا ہے۔ سمندر سے ایک کنٹینر نما باکس ابھرتا ہے اور ساری لانچیں اس باکس میں چلی جاتی ہیں اور باکس انہیں لے کر سمندر میں اتر جاتا ہے۔ کیا نام بتایا تھا تم نے اس باکس کا"...... جولیا نے کہا۔

"سی رزر"...... عمران کی بجائے صفدر نے جواب دیا۔

"ہاں۔ سی رزر۔ کیا یہ سی رزر سمندر میں صرف نیچے ہی اترتا ہے یا پھر کسی آبدوز کی طرح سمندر کے اندر تیرتا بھی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"اس بارے میں مجھے تو کیا شاید میرے رقیب کو بھی کچھ معلوم نہ ہو"...... عمران نے کہا۔ ابھی تھوڑا ہی وقت گزرا ہو گا کہ انہوں نے کچھ فاصلے پر سمندر کا پانی ایک بار پھر ابھرتے دیکھا اور وہ سب اس طرف متوجہ ہو گئے۔ تھوڑی دیر بعد سمندر میں ایک اور ویسا ہی کنٹینر نما باکس ابھر آیا جیسا انہوں نے پہلے دیکھا تھا۔

"تم نے کہا تھا کہ گراس لوئے نے تمہیں اپنے ساتھ چودہ افراد کو لے جانے کا کہا تھا۔ اس لانچ کا کیپٹن بھی ہمارے ساتھ ہے۔ اس طرح تو ہماری تعداد سولہ یا شاید اس سے زیادہ ہو گی ہے"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ لانچ ہمیں سی ورلڈ ون میں ڈراپ کرنے کے

بعد واپس چلی جائے"...... عمران نے کہا۔

"کہاں"...... جولیا نے پوچھا۔

"مجھے کیا معلوم۔ ایسا کرتے ہیں کہ ہم سی ورلڈ ون میں ڈراپ ہو جائیں گے۔ تم لانچ میں ہی رہنا۔ پھر یہ جہاں جائے گی تو تمہیں خود ہی اس کا پتہ چل جائے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا ایک طویل سانس لے کر رہ گئی۔ سی رزر کا گیٹ نما دروازہ کھل گیا تھا۔ اس دروازے کے کھلتے ہی لانچ حرکت میں آئی اور آہستہ آہستہ سی رزر کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"ہم نے یہاں جتنی باتیں کرنی تھیں کر لیں۔ ہمارے ساتھ اب اور افراد بھی موجود ہیں اس لئے لانچ جیسے ہی اس باکس میں جائے گی ہم میں سے کوئی آپس میں بات نہیں کرے گا۔ خاص طور پر ہمیں اس بات کا دھیان رکھنا ہے کہ ہم جب بھی بولیں ہماری زبانوں پر سی ورلڈ کی مخالفت کا کوئی لفظ نہ آئے اور نہ ہی ہم پاکیشیا کا یا اپنا نام زبان پر لائیں گے"...... عمران نے انہیں ہدایات دیتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

سی رزر اندر سے خالی تھا۔ اس کے اندر کے آدھے حصے میں سمندری پانی تھا۔ لانچ کنٹینر نما باکس کے اندر آ کر رک گئی۔ جیسے ہی لانچ اندر آئی اسی لمحے اس کا گیٹ بند ہوتا چلا گیا۔ گیٹ کے بند ہوتے ہی اندر گھپ اندھیرا پھیل گیا۔ اندھیرے کے ساتھ وہاں خاموشی مسلط ہو گئی تھی البتہ پانی کی آواز انہیں بدستور سنائی دے

رہی تھی۔ پھر انہیں ایسا محسوس ہوا جیسے سی رز کے اندر موجود پانی باہر نکل رہا ہو۔ انہیں لانچ نیچے بیٹھتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔ کچھ دیر کے بعد لانچ جیسے کنٹینر نما باکس میں موجود کسی اسٹینڈ پر ایڈجسٹ ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی اسٹینڈ کے ساتھ لگے ہوئے کلپس کٹاک کٹاک کی آواز کے ساتھ بند ہوئے اور لانچ ان میں پھنس گئی۔ ابھی چند لمحے ہی گزرے ہوں گے کہ اسی لمحے کنٹینر نما باکس کے اندر یکلخت تیز روشنی پھیل گئی۔ تیز روشنی چونکہ اچانک پھیلی تھی اس لئے ان کی آنکھیں چندھیا گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد ان کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کے قابل ہوئیں تو وہ اسی طرح لانچ میں ریلنگ کے پاس کھڑے تھے۔ کنٹینر نما باکس اندر سے مکمل طور پر سیلڈ تھا۔ انہوں نے نیچے جھانک کر دیکھا تو واقعی کنٹینر نما باکس کے اندر سے پانی غائب ہو چکا تھا اور لانچ کنٹینر کے سنٹر میں نصب فولادی اسٹینڈز پر رکی ہوئی تھی جس کے کلپس نے اسے ایک جگہ ساکت کر رکھا تھا۔

کنٹینر کی چھت کے پاس کناروں پر کئی طاقتور بلب لگے ہوئے تھے جو جل رہے تھے اور ان تیز بلبوں کی روشنی سے ان کی آنکھیں خیرہ ہوئی تھیں۔ کنٹینر نما باکس سی رز ساکت تھا پھر اچانک انہیں ایک ہلکا سا جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی انہیں یوں محسوس ہوا جیسے سی رز باکس نیچے سمندر میں اتر رہا ہو۔

بگ کنگ اپنے آفس میں موجود تھا۔ اسے اس بات کی بے حد خوشی تھی کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ لوکوٹ پر عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا تھا اور ان کی لاشیں جلا کر راکھ بنا دی تھیں۔ ایم سی لو نے اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ اس کے حکم پر گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے جزیرہ لاکوٹ کو ہی تباہ کر دیا ہے۔ جن افراد کی لاشیں گراس لوئے نے جلائی تھیں اس کے کہنے کے مطابق وہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہی تھے اور اگر بالفرض محال ان میں سے کوئی بچ گیا تھا اور جزیرے میں کہیں چھپ گیا تھا تو اب جزیرے کی تباہی کے بعد اس کا بھی زندہ رہنا ناممکن تھا۔ جزیرہ تباہ ہو کر مکمل طور پر سمندر برد ہو گیا تھا۔ اس طرح عمران، میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کا نام و نشان تک ختم ہو گیا تھا۔

عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کی ہلاکت کی خبر سن کر

بگ کنگ بے حد خوش تھا۔ اس کے پاس وقت نہیں تھا ورنہ ان سب کی ہلاکت پر وہ سی ورلڈ میں باقاعدہ جشن مناتا۔ بگ کنگ کی میز پر ایک طرف ایک پورٹیبل مشین پڑی تھی جو بند تھی۔ اچانک مشین میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں سنائی دیں تو بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر اس کا سوئچ آن کر دیا۔ مشین کے ساتھ اسکرین لگی ہوئی تھی۔ اسکرین آن ہوتے ہی اس پر ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

"ایم سی ون آن دی لائن بگ کنگ"...... ایم سی ون نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"یس ایم سی ون۔ بولو۔ کس لئے آن لائن ہوئے ہو"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"بگ کنگ۔ میں نے یہ بتانے کے لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ کی ہدایات کے مطابق ایم سی ٹو کو سی ورلڈ ٹو بھیج دیا گیا ہے تاکہ وہ سی ورلڈ ٹو کا باقاعدہ انتظامی اور اموری انتظام سنبھال سکے۔ آپ کی ہدایات کے مطابق سی ورلڈ ٹو بھی سی ورلڈ ون کی طرح مکمل طور پر فعال کر دیا گیا ہے تاکہ اسے سی ورلڈ ون کی طرح مسلسل ایکٹیو رکھا جا سکے۔ سی ورلڈ ٹو میں روبوٹس پروڈکشن کے ساتھ وہ تمام کام ہوں گے جو سی ورلڈ ون میں ہوتے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"گڈ شو۔ اور کوئی رپورٹ"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اس کے علاوہ ایم سی ٹو نے گراس لوبے کے پندرہ ساتھیوں کو سی ورلڈ کی طرف بھیج دیا ہے بگ کنگ۔ ان افراد کی ڈیوٹی سی ورلڈ ون کے اس حصے میں لگائی جائے گی جس کے بارے میں ای کنگ نے نشاندہی کی تھی کہ وہ سی ورلڈ ون کا کمزور ترین حصہ ہے اور وہاں سیکورٹی کا کوئی انتظام موجود نہیں ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ ان سے کہنا کہ وہ اس حصے میں مسلسل گشت رکھیں اور سمندر سے کسی بھی جاندار کو سی ورلڈ میں داخل نہ ہونے دیں چاہے وہ کوئی سمندری جانور ہی کیوں نہ ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا۔

"جب وہ آ جائیں تو تم انہیں سٹور سے ڈبل ریز گن دے دینا۔ ڈبل ریز گن سے وہ کسی بھی جاندار کو لمحوں میں جلا کر بھسم کر سکیں گے اس طرح سی ورلڈ کا یہ حصہ بھی مکمل طور پر محفوظ ہو جائے گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"اوکے"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین کا سوئچ آف کر دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات گہرے ہو گئے تھے۔ اسی لمحے میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین پر ہلکی سی گھنٹی کی آواز سنائی دی تو بگ کنگ نے چونک کر اس

مشین کی طرف دیکھا۔ مشین پر ایک ہندسہ تیزی سے سپارک کر رہا تھا۔ اس ہندسے کو دیکھ کر بگ کنگ کے چہرے پر حیرت ابھر آئی۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر مشین اٹھائی اور اس کا ایک بٹن پریس کر دیا۔ بٹن پریس کرتے ہی اس نے مشین واپس میز پر رکھی اور پھر میز کی دراز کھولی اور اس میں سے ایک چھوٹا سا باکس نما آلہ نکال لیا۔ اس باکس پر وہی ہندسہ سرخ رنگ میں لکھا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے باکس کے کونے میں موجود بٹن کو پریس کر دیا۔ باکس کے ایک حصے میں چھوٹے چھوٹے سینکڑوں سوراخ سے بنے ہوئے تھے۔

"ہیلو ہیلو۔ ون ڈاؤن پوائنٹ سے ہمسل بول رہا ہوں بگ کنگ۔ ون ڈاؤن سے سی میں ایک سی رزر بھیجا گیا تھا۔ اس سی رزر میں ایک لانچ موجود ہے جس پر سترہ افراد موجود ہیں۔ پندرہ لانچ کے اندر موجود ہیں اور دو افراد انجن روم میں ہیں"...... دوسری طرف سے ایک بھاری سی آواز سنائی دی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔ ان پندرہ افراد کو میری ہی اجازت سے یہاں لایا گیا ہے۔ سی رزر کو اندر آنے دو"...... بگ کنگ نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

"لیس بگ کنگ۔ سی رزر کو کس راستے سے اندر لانا ہے"۔ دوسری طرف موجود ہمسل نے پوچھا۔

"سی رزر کی آمد کی اطلاع ایم سی ون کو دے دو۔ وہ پہلے سی رزر میں موجود افراد کی چیکنگ کرے گا اور پھر وہ خود ہی فیصلہ کرے گا

کہ سی رزر کو کس وے سے اندر لانا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ہمسل نے جواب دیا۔

"رکو۔ ایک منٹ میری بات سنو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"لیس بگ کنگ"...... ہمسل نے کہا۔

"تم لانچ کے لئے فرسٹ گیٹ کھول دو اور اسے اندر آنے دو۔ میں وہاں خود آ رہا ہوں۔ ایک بار میں خود انہیں چیک کرنا چاہتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ہمسل نے کہا تو بگ کنگ نے مزید کچھ کہے بغیر باکس کو آف کر کے میز کی دراز میں رکھا اور دراز بند کر دی اور پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ مختلف راہداریوں سے گزر کر وہ ایک چھوٹے سے کمرے میں داخل ہوا۔ وہ جیسے ہی اندر آیا کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے کا فرش کسی خودکار لفٹ کی طرح نیچے اترتا چلا گیا۔ کمرہ جب ساکت ہوا تو دروازہ خودکار طریقے سے کھل گیا۔ یہ ایک طویل راہداری تھی جس کے اختتام پر ایک فولادی دروازہ تھا۔ دروازے کے باہر سرخ رنگ کا بلب جل رہا تھا۔ بگ کنگ نے دروازے پر اپنا ہاتھ رکھا تو بلب بجھ گیا اور دروازہ ہلکی سی سرر کی آواز کے ساتھ کھلتا چلا گیا۔ اس سارے سی ورلڈ میں بگ کنگ نے ایسا سسٹم لگایا ہوا تھا کہ ویسے تو دروازے مخصوص کوڈ کے بغیر کسی صورت میں نہ کھل سکتے تھے اور یہ کوڈ بھی متعلقہ آدمی کی آواز میں جب تک دوہرایا نہ جاتا کمپیوٹر دروازہ نہ کھولتا تھا۔

لیکن بگ کنگ کے لئے یہ سب کرنے کی ضرورت نہ تھی۔ وہ اپنا ہاتھ جس دروازے پر رکھ دیتا تھا وہ دروازہ خود بخود کھل جاتا تھا۔ دروازہ کھلتے ہی بگ کنگ اندر داخل ہوا۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جہاں سامنے ایک بڑا سا تالاب دکھائی دے رہا تھا۔ اس تالاب میں سمندری پانی بھرا ہوا تھا۔ یہی سی ورلڈ ون کا سپیشل گیٹ وے تھا۔ سی رزر اسی راستے سے اندر داخل ہونے والی تھی۔ کمرے کی ایک سائیڈ میں دیوار کے ساتھ ایک لمبی چوڑی مشین تھی۔ اس مشین کے سامنے ایک نوجوان سرخ رنگ کا کوٹ پہنے بیٹھا ہوا تھا۔ یہ ون ڈاؤن کا انچارج ہسل تھا جس نے ابھی کچھ دیر قبل بگ کنگ سے سپیشل مشین پر بات کی تھی۔ بگ کنگ کو آتے دیکھ کر وہ فوراً اس کے احترام میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے نہایت مؤدبانہ انداز میں بگ کنگ کے لئے اپنی گردن جھکا دی۔ بگ کنگ تیز تیز چلتا ہوا مشین کی طرف بڑھا اور پھر وہ مشین کے پاس پڑی ہوئی کرسی پر بیٹھ گیا جبکہ ہسل اس کی کرسی کے پیچھے کھڑا ہو گیا۔

مشین کے درمیان موجود ایک بڑی سی اسکرین پر سمندر کے اندر کا منظر واضح دکھائی دے رہا تھا جس میں ایک بڑا سا کنٹینر نما باکس کسی بڑی اور تیز رفتار آبدوز کی طرح تیرتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہ سی رزر تھا جو سی ورلڈ کی طرف بڑھا آ رہا تھا۔ بگ کنگ نے مشین کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن پریس کیا تو سی رزر کا باکس سکرین پر پھیلتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ پوری طرح اسکرین پر پھیل گیا۔

بگ کنگ نے ایک اور بٹن پریس کیا تو سی رزر کا اندرونی منظر اسکرین پر ابھر آیا۔ سی رزر کے اندر تیز روشنی ہو رہی تھی اور اسٹینڈز پر ایک بڑی سی لانچ کھڑی دکھائی دے رہی تھی لانچ کے عرشے پر مخصوص لباس پہنے پندرہ افراد موجود تھے۔ اسکرین پر شیڈوز کی شکل میں دو مزید افراد دکھائی دے رہے تھے جو کہ انجن روم میں کرسیوں پر اطمینان سے بیٹھے ہوئے تھے۔ بگ کنگ نے مشین کا ایک ہینڈل پکڑا اور باری باری ان افراد کو اسکرین پر کلوز کر کے غور سے ان کے چہرے دیکھنے لگا۔ ان افراد کے چہرے دیکھ کر اس کے چہرے پر کوئی تعجب دکھائی نہ دیا تھا۔ اس نے سب افراد کے چہرے دیکھ لئے تو اس کے چہرے کا اطمینان اور بڑھ گیا۔

"میں نے پہلے ہی چیک کر لیا تھا بگ کنگ۔ یہ تمام افراد کلیئر ہیں۔ ان کے چہروں پر میک اپ نہیں ہے"...... ہسل نے کہا۔

"کس کیمرے سے چیک کیا ہے انہیں"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"ایم ڈی ہنڈرڈ سے"...... ہسل نے جواب دیا۔

"کیمرے سے چیک کرنے کے لئے تم نے مارک ڈاؤن آن کیا تھا"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"مارک ڈاؤن۔ اوہ نو کنگ۔ میں مارک ڈاؤن آن کرنا بھول گیا تھا"...... ہسل نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو بگ کنگ اسے کھا جانے والی نظروں سے گھورنے لگا۔

"سانس لینا تو نہیں بھولتے نانسنس۔ پھر مارک ڈاؤن آن کرنا کیسے بھول گئے تھے"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"سوری بگ کنگ۔ رئیلی ویری سوری"...... ہسل نے شرمندگی سے کہا۔

"میں ان کے چہرے مارک کرتا ہوں۔ تم مارک ڈاؤن کرو۔ ابھی"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... ہسل نے کہا اور بگ کنگ مشین کے مختلف بٹن پریس کرنا شروع ہو گیا۔ جیسے جیسے وہ بٹن پریس کرتا گیا سی رز میں موجود تمام افراد کے چہروں کے گرد سرخ رنگ کا دائرہ سا بنتا چلا گیا۔ یہ دیکھ کر ہسل آگے بڑھا اور اسکرین کے ان حصوں پر تیزی سے انگلی پھیرنی شروع کر دی جہاں دائرے بنے ہوئے تھے۔ دائروں میں سرخ رنگ سا ابھرتا چلا گیا۔ جب سب کے چہرے سرخ رنگ کے دائروں میں چھپ گئے تو بگ کنگ نے ایک بار پھر تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ ہسل تیزی سے مشین کے دوسرے حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سائیڈ پر لگا ہوا ایک ہینڈل زور سے نیچے کھینچا۔ تو اسکرین پر سرخ رنگ کی تیز روشنی پھیل گئی اور ساری اسکرین جیسے سرخ رنگ میں چھپ گئی۔

"کچھ دیر اسے ایسا ہی رہنے دو تاکہ ریڈ لائٹ ان کے چہروں کی ڈیپ چیکنگ کرے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے جواب دیا۔ تقریباً پانچ منٹ تک ان سب کے چہرے سرخ روشنی میں چھپے رہے پھر بگ کنگ نے مشین کا ایک بٹن پریس کیا تو اسکرین یکلخت تاریک ہو گئی لیکن اگلے ہی لمحے اسکرین دوبارہ روشن ہوئی اور اسکرین پر پہلے والا منظر ابھر آیا تو اسی لمحے بگ کنگ اس بری طرح سے اچھل پڑا کہ مشکل سے کرسی سمیت الٹتا الٹتا بچا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیا۔ یہ تو وہی لوگ ہیں۔ وہی دس مرد اور دو عورتیں"...... بگ کنگ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بری طرح سے بگڑ کر رہ گیا تھا۔

"کون لوگ بگ کنگ"...... ہسل نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس"...... بگ کنگ الٹا اسی پر چڑھ دوڑا اور ہسل سہم کر خاموش ہو گیا۔ بگ کنگ کی حالت اس وقت خراب ہو رہی تھی۔ اس کا رنگ زرد ہو رہا تھا اور اس کی آنکھوں میں جیسے وحشت سی دکھائی دے رہی تھی اور وہ اسکرین پر نظر آنے والے افراد کو یوں آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہا تھا جیسے وہ انسان نہ ہوں بلکہ قوم جنات سے ہوں۔ اسکرین پر اب ان افراد کے اصل چہرے دکھائی دے رہے تھے اور یہ چہرے علی عمران اور اس کے ساتھیوں کے چہرے تھے۔ ان چہروں کو ہی دیکھ کر بگ کنگ کی حالت خراب ہوئی تھی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ یہ سب تو ہلاک ہو گئے تھے۔ ایم سی ٹو نے کہا تھا کہ گراس لوئے نے ان سب کی جلی ہوئی لاشیں اسے دکھائی تھیں اور ایم سی ٹو نے اپنے میموری ڈیٹا سے اس کی تصدیق بھی کی تھی کہ ہلاک ہونے والے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہیں پھر یہ۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی یہاں کیا کر رہے ہیں"...... بگ کنگ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ اس کا لہجہ تھرتھرا رہا تھا۔ کچھ دیر وہ آنکھیں پھاڑے ان سب کو دیکھتا رہا پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر تیزی سے مشین کے چند بٹن پریس کئے اور پھر اس نے سائیڈ سے ایک مائیک نکال کر ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے مشین کا بٹن پریس کیا تو مشین کی اسکرین سے سی رز کا منظر غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

"ہیلو ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ۔ ہیلو۔ اوور"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ ایم سی ون اٹنڈنگ یو۔ اوور"...... ایم سی ون کی آواز سنائی دی۔

"یہ سب کیا ہے ایم سی ون۔ تم نے تو کہا تھا کہ تم نے سی رز میں آنے والے افراد کو چیک کیا تھا اور سب افراد او کے ہیں۔ لیکن جانتے ہو یہ کون لوگ ہیں۔ اوور"...... بگ کنگ نے اسی طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ میں نے جب ان کی چیکنگ کی تھی تو مجھے

ان کے چہرے اصل دکھائی دیئے تھے لیکن اب آپ نے ایم ایم ون مشین آن کی ہے تو مجھے بھی ان کے اصل چہرے دکھائی دے گئے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ ان میں تین ہمارے ساتھی ہیں۔ اوور"...... ایم سی ون نے کہا۔

"اگر تمہیں معلوم ہو گیا ہے کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں تو پھر تم سی رز کو روکنے کی کوشش کیوں نہیں کر رہے ہو نانسنس۔ روکو سی رز کو اور اسے واپس سمندر میں دھکیل کر تمام افراد کو ہلاک کر دو۔ ان میں سے ایک بھی زندہ نہیں بچنا چاہئے۔ اوور"...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"اس وقت میں اس پوزیشن میں نہیں ہوں بگ کنگ کی سی رز کو واپس بھیج سکوں یا سی رز میں موجود افراد کو ہلاک کر سکوں۔ سی رز ایم سی ٹو کی وائس کمانڈر پر یہاں آ رہی ہے۔ جب تک وہ خود یہاں آ کر سی رز کو نہیں روکتا سی رز کو سی ورلڈ میں داخل ہونے سے نہیں روکا جا سکتا۔ اوور"...... ایم سی ون نے جواب دیتے ہوئے کہا تو بگ کنگ کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا۔

"کیوں۔ کیا ایم سی ٹو یہاں سے جاتے ہوئے تمہیں تمام اختیارات دے کر نہیں گیا ہے جو تم اس سی رز کو نہیں روک سکتے۔ اوور"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اس نے مجھے تمام اختیارات دے دیئے ہیں بگ کنگ لیکن اس نے سی رز کو اپنی وائس کے تحت کنٹرول کیا تھا اور جب تک وہ

یہاں کے سسٹم کے تحت سی رز کو اپنی واٹس میں آرڈر نہیں دے گا
سی رز کو میں نہیں روک سکوں گا۔ اوور''...... ایم سی ون نے کہا۔

''تو تم بیک پاور سسٹم آن کرو اور کسی بھی طرح اسے سی ورلڈ
سے دور لے جاؤ۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو کسی بھی حال میں
سی ورلڈ میں داخل نہیں ہونا چاہئے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے
کہ گراس لوئے نے ایم سی ٹو کو بتایا تھا کہ اس نے عمران، میجر
پرمود اور ان کے تمام ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں
بھی جلا دی ہیں۔ اگر وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں اور ان کی لاشیں
بھی جل چکی ہیں تو پھر یہ اب تک زندہ کیسے ہیں اور سی رز میں سفر
کر رہے ہیں۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں۔ میجر پرمود اور اس
کے ساتھی کہاں ہیں۔ اوور''...... بگ کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے
کہا۔

''اس بارے میں مجھے کچھ بھی علم نہیں ہے بگ کنگ۔ یہ سارا
کنٹرول ایم سی ٹو کے پاس تھا۔ اسی نے مجھے بریف کیا تھا کہ
گراس لوئے نے ان تمام افراد کی لاشوں کی تصویریں بھیجی تھیں۔
ایم سی ٹو نے اپنی میموری میں موجود ان افراد کا ڈیٹا چیک کیا تھا اور
سب لاشوں کی تصویریں عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں سے
میچ کر رہی تھیں۔ ایم سی ٹو کے مطابق تو واقعی یہ سب ہلاک ہو چکے
ہیں لیکن اس کے باوجود اب یہ سی رز میں زندہ دکھائی دے رہے
ہیں۔ اوور''...... ایم سی ون نے کہا۔

''یہ زندہ کیوں ہیں اور سی رز میں کیسے پہنچے ہیں۔ یہ سب بعد
میں دیکھا جائے گا۔ فی الحال تو ہمیں انہیں سی ورلڈ میں داخل
ہونے سے روکنا ہے اور وہ بھی ہر حال میں۔ اگر یہ سی ورلڈ میں
داخل ہو گئے تو میں نے انہیں جو چیلنج دیا تھا یہ مجھ سے چیلنج جیت
جائیں گے اور میں بگ کنگ ہوں۔ کوئی مجھے چیلنج میں ہرا دے یہ
میں کسی بھی صورت میں برداشت نہیں کر سکتا۔ انہیں ہلاک کر دو۔
جیسے بھی ہو سب کے سب ہلاک ہو جانے چاہئیں۔ سمجھے تم۔
اوور''...... بگ کنگ نے اسی طرح مسلسل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا
غصہ پورے عروج پر پہنچا ہوا تھا۔

''انہیں ہلاک تو نہیں کیا جا سکتا ہے بگ کنگ لیکن آپ چاہیں
تو یہ بے ہوش ہو سکتے ہیں۔ انہیں سی رز میں طویل مدت کے لئے
بے ہوش کر دیا جائے اور پھر یہ جیسے ہی سی ورلڈ میں پہنچیں انہیں
اسی وقت گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے یا انہیں بے ہوشی کی
حالت میں ہی اٹھا کر برقی بھٹی میں پھینک دیا جائے تاکہ ان کی
لاشیں واقعی راکھ بن جائیں۔ اوور''...... ایم سی ون کہا۔

''لیکن انہیں بے ہوش کیسے کیا جا سکتا ہے۔ کیا کوئی ایسا سسٹم
ہے کہ انہیں سی رز کے اندر ہی بے ہوش کیا جا سکے اور طویل مدت
کے لئے تاکہ سی ورلڈ میں آنے اور برقی بھٹی کے اندر جل جانے
تک انہیں ہوش ہی نہ آ سکے۔ اوور''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ۔ آپ جس ایم ایم کلیئر مشین پر بیٹھے ہیں۔

اس میں سائیک ٹوئن سسٹم موجود ہے۔ اس سسٹم سے آپ سی رز کی آر سی بیٹریوں کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ آپ اگر چاہیں تو مشین کے ساتھ سی رز کی کسی بھی بیٹری کو ریموو کر کے اسے لیک کر سکتے ہیں۔ سی رز میں آر آر ون کی ڈبل پاور بیٹریاں لگی ہوئی ہیں جو زہریلے مواد سے بھری ہوئی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک بھی بیٹری لیک ہو جائے تو سی رز کے اندر نیلے رنگ کا زہریلا دھواں بھر جائے گا اور اس دھویں کو یہ لوگ زیادہ دیر برداشت نہ کر سکیں گے۔ اس دھویں کا اثر بے حد تیز ہے۔ اس سے یا تو یہ ہلاک ہو جائیں گے یا پھر طویل مدت کے لئے بے ہوش۔ جب تک انہیں سی سی ون ہنڈرڈ کے انجکشن نہ لگائے جائیں گے اس وقت تک انہیں کسی بھی صورت میں ہوش نہیں آئے گا اور ہم انہیں اسی حالت میں اٹھا کر برقی بھٹیوں میں پھینک سکتے ہیں۔ اوور''...... ایم سی ون نے جواب میں پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''کیا تم سائیک ٹوئن سسٹم آن کرنا جانتے ہو''...... بگ کنگ نے ساتھ کھڑے ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہسل نے اثبات میں سر ہلا کر مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''تو کیا تم اس سسٹم کے تحت سی رز کی کوئی زہریلی بیٹری لیک کر سکتے ہو تاکہ سی رز میں زہریلا نیلا دھواں بھر جائے اور یہ ہلاک یا بے ہوش ہو جائیں''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ میں ایم ایم کلیئر مشین کا ایک ایک پوائنٹ سمجھتا ہوں۔ اسے کیسے کنٹرول کیا جاتا ہے اور اس سے کیا کام لیا جا سکتا ہے مجھے اس میں پوری مہارت حاصل ہے''...... ہسل نے کہا۔

''گڈ شو۔ جلدی کرو اور سسٹم آن کرو۔ جب بیٹری لیک ہونے کے لئے تیار ہو جائے تو مجھے بتانا''...... بگ کنگ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

''بیٹھو اور فوراً اپنا کام شروع کرو''...... بگ کنگ نے کہا تو ہسل فوراً کرسی پر بیٹھ گیا اور اس کے ہاتھ تیزی سے مشین پر چلنا شروع ہو گئے۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اطمینان بھرے انداز میں اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

''کام ہو گیا ہے بگ کنگ۔ میں نے ایک بیٹری کو لنک کر لیا ہے اور اس کے ساتھ لگے ریڈ بلاسٹر کو ڈی پوائنٹ پر ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ اب آپ ایک بٹن پریس کریں گے تو ڈی پوائنٹ ہیٹ اپ ہو جائے گا اور اس کے ہیٹ اپ ہوتے ہی بیٹری کا ایک حصہ جل جائے گا اور بیٹری لیک ہو جائے گی۔ یہ سسٹم خراب ہونے والی بیٹری کو ڈسٹرائے کرنے کے لئے لگایا گیا ہے تاکہ اس کے اثرات دوسری بیٹریوں پر نہ پڑ سکیں۔ کسی بھی بیٹری کو ڈسٹرائے کرنے کے لئے بیٹری روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا جاتا ہے تاکہ اس کا زہریلا دھواں باہر نہ آ سکے لیکن میں نے بیٹری روم کے تمام

دروازے اور کھڑکیاں کھول دی ہیں تاکہ بیٹری سے لیک ہونے والا زہریلا دھواں پورے سی رز میں پھیل جائے۔ اب سی رز میں اگر ایک چیونٹی بھی رینگ رہی ہو گی تو وہ بھی اس زہریلے دھوئیں کے اثرات سے نہیں بچ سکے گی''...... ہمسل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''گڈ شو۔ کون سا بٹن ہے۔ مجھے بتاؤ''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یہ سرخ بٹن''...... ہمسل نے مشین پر لگے ایک سرخ رنگ کے بٹن پر انگلی رکھتے ہوئے کہا تو بگ کنگ کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے سرخ بٹن پریس کرنے کی بجائے مشین کے چند اور بٹن پریس کئے تو اسکرین پر ایک بار پھر سی رز کا منظر ابھر آیا۔ اسکرین پر عمران اور اس کے ساتھی اسی پوزیشن میں کھڑے دکھائی دے رہے تھے۔

''ناسٹن کیا تم میری آواز سن رہے ہو''...... بگ کنگ نے سائیڈ سے مائیک اٹھا کر اس میں بولتے ہوئے کہا تو سی رز میں موجود تمام افراد بری طرح سے چونک پڑے اور حیرت سے ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ بگ کنگ کی آواز پورے سی رز میں گونجی تھی۔

''ہاں۔ میں سن رہا ہوں۔ کون ہو تم''...... ان میں سے ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ یہ عمران تھا۔ جسے بگ کنگ بخوبی پہچان چکا تھا۔

''بگ کنگ''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ بگ کنگ آپ۔ حکم''...... اس بار عمران نے بڑے

مودبانہ لہجے میں کہا تو بگ کنگ کے ہونٹوں پر زہر انگیز مسکراہٹ آ گئی۔

''یہ بتاؤ کہ اصل ناسٹن کہاں ہے''...... بگ کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''اصل ناسٹن۔ کیا مطلب بگ کنگ۔ اصل ناسٹن تو میں ہوں''...... عمران نے چونکتے ہوئے کہا۔

''میں تمہاری اصل شکل یہاں اسکرین پر دیکھ رہا ہوں عمران تم کیا سمجھتے ہو کہ تم سی ورلڈ میں اس طرح داخل ہو جاؤ گے اور مجھے اس کا علم ہی نہ ہو گا''...... بگ کنگ نے اسی طرح طنزیہ مگر انتہائی گونجدار اور فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یہ۔ یہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بگ کنگ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''وہی جو تم سن رہے ہو ناسنس۔ اب تم اپنے ساتھیوں کے ساتھ مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ''...... بگ کنگ نے کہا۔

''آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے بگ کنگ۔ میں اصل ناسٹن ہوں۔ آپ میری بات کا یقین کریں''...... عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا۔

''مجھے کوئی غلط فہمی نہیں ہوئی ہے ناسنس۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے میک اپ کر رکھا ہے جو عام کیمروں سے چیک نہیں ہوا تھا لیکن اب میں نے ایم ایم کلیئر مشین کا استعمال کیا اور میں

نے جب تم سب کے چہروں کو مارک ڈاؤن آن کر کے ریڈ لائٹ سے ڈیپ چیکنگ کی تو تم سب کے اصل چہرے میرے سامنے آ گئے۔ تم جس سی رز میں موجود ہو یہ خودکار سسٹم کے تحت چلتی ہے۔ اب تم اس سے نہیں نکل سکتے اور نہ ہی سی رز میں تم خود کو بچانے کے لئے کچھ کر سکتے ہو البتہ یہ سی رز اب تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کا مدفن ضرور بننے والا ہے۔ میں تم سب پر موت نازل کرنے والا ہوں۔ بھیانک اور انتہائی دردناک موت۔ میں نے سی رز کی آر سی بیٹری کو لیک کرنے کا سارا انتظام کر لیا ہے۔ اب ایک بٹن پریس کرنے کی دیر ہے۔ بیٹری کے لیک ہوتے ہی اس سے انتہائی زہریلا دھواں خارج ہو گا جو پورے سی رز میں پھیل جائے گا۔ تم لاکھ سانس روک لینا لیکن تم اس زہریلے دھویں سے خود کو نہ بچا سکو گے۔ کچھ ہی دیر میں آر سی کا زہریلا دھواں تمہارے پھیپھڑوں اور دماغ میں پہنچ جائے گا اور تم ابدی نیند سو جاؤ گے۔ پھر تمہاری لاشیں سی ورلڈ میں لائی جائیں گی اور یہاں لاتے ہی برقی بھٹی میں ڈال دی جائیں گی۔ اس طرح تمہارا اور تمہارے ساتھیوں کے وجود تک غائب ہو جائیں گے“...... بگ کنگ نے فاخرانہ انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ کی بات سن کر عمران تیزی سے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا۔ اس نے اپنے ایک ساتھی کو کوئی اشارہ کیا تو وہ سر ہلا کر ایک تھیلا اٹھا کر عمران کی طرف بڑھ آیا۔ عمران نے اس تھیلے کو کھولا اور اس میں ہاتھ ڈال

کر کچھ تلاش کرنے لگا۔

”تم کچھ بھی کر لو عمران۔ بھیانک موت سے اب تم نہیں بچ سکو گے۔ تم یہاں حقیر چوہے کی طرح مارے جاؤ گے۔ موت کا گھیرا تمہارے گرد لمحہ بہ لمحہ تنگ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ میں تمہیں دس سیکنڈ کا وقت دیتا ہوں۔ دس سیکنڈ تک تم اپنی اور اپنے ساتھیوں کی جانیں بچانے کے لئے جو چاہو کر سکتے ہو۔ ٹھیک دس سیکنڈ کے بعد میں بٹن پریس کر دوں گا اور اس بٹن کے پریس ہوتے ہی تمہارے گرد موت کا گھیرا تنگ ہونا شروع ہو جائے گا“...... بگ کنگ نے سرد اور فاتحانہ لہجے میں کہا۔

”یہ تم کیا کر رہے ہو عمران۔ بگ کنگ پر ہماری اصلیت کھل چکی ہے۔ کچھ کرو ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے“۔ ایک لڑکی نے چیختے ہوئے کہا۔

”لگتا ہے اس بار واقعی موت نے ہمارے گرد گھیرا تنگ کر دیا ہے۔ کوئی ترکیب سجھائی نہیں دے رہی ہے کہ ہم زہریلی گیس سے کیسے بچیں گے“...... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اس نے تھیلے سے ایک چھوٹی سی مشین لے کر ہاتھ میں پکڑ لی تھی اور تھیلا ایک طرف اچھال دیا تھا۔

”تمہارے دس سیکنڈ شروع ہو چکے ہیں عمران۔ یہ کاؤنٹ ڈاؤن ہے۔ دس، نو، آٹھ، سات“...... بگ کنگ نے رک رک کر گنتی شروع کر دی۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے انداز میں

انتہائی بے چینی دکھائی دے رہی تھی۔

"عمران عمران"...... اس کے ایک اور ساتھی نے چیختے ہوئے کہا۔

"خاموش رہو صفدر۔ مجھے کچھ سوچنے دو"...... عمران نے غرا کر کہا اور وہ پریشان نظروں سے چاروں طرف دیکھنے لگا۔

"چھ، پانچ، چار، تین"...... بگ کنگ نے کاؤنٹ ڈاؤن کرتے ہوئے کہا۔

"عمران۔ ہم بے موت نہیں مرنا چاہتے"...... ایک اور آدمی نے کہا۔

"اب موت سے تمہیں کوئی نہیں بچا سکتا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"رکو۔ میری بات سنو"...... عمران نے بگ کنگ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"نہیں۔ اب تمہاری کوئی بات نہیں سنی جا سکتی۔ دو ایک اینڈ گڈ بائی"...... بگ کنگ نے مشین پر لگے سرخ بٹن کی طرف ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے یکلخت بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی اس نے بٹن پریس کیا اسی لمحے اسکرین پر تاریکی چھا گئی۔ اسکرین کو اس طرح تاریک ہوتے دیکھ کر بگ کنگ بری طرح سے چونک پڑا۔

"یہ۔ یہ کیا ہوا۔ یہ اسکرین کیوں آف ہو گئی ہے"...... بگ

کنگ نے ہسل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مشین کی فل پاور بیٹری کو لیک کرنے پر یوز ہوئی ہے بگ کنگ۔ اسی وجہ سے مشین ری سٹارٹ پوزیشن پر آ گئی ہے۔ ابھی چند لمحوں میں یہ دوبارہ آن ہو جائے گی"...... ہسل نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو بگ کنگ کے چہرے پر سکون آ گیا۔

"اس وقت تک گیس وہاں ہر طرف پھیل چکی ہو گی اور عمران اور اس کے ساتھی یقیناً اس گیس کے شکار بن چکے ہوں گے"۔ بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے کہا۔ بگ کنگ انتظار کرنے لگا اور پھر واقعی چند منٹ بعد اسکرین خود بخود آن ہو گئی۔ اسکرین آن ہوئی تو اسکرین پر ہر طرف نیلا رنگ پھیلا ہوا دکھائی دیا۔ دھویں جیسا رنگ جو ہر طرف لہریں کھا رہا تھا۔

"گڈ شو۔ گیس مکمل طور پر سی رز کے اندر پھیل گئی ہے۔ اب ان میں سے کوئی زندہ نہیں بچے گا۔ سب کے سب مارے جائیں گے"...... بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے کہا۔

"کیا اس دھویں کو ختم کرنے کا کوئی سسٹم ہے"...... تقریباً دس منٹ کے بعد بگ کنگ نے ہسل سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ سی رز میں ہیوی ڈیوٹی ایگزاسٹ فین لگے ہوئے ہیں۔ اگر انہیں فل سپیڈ سے چلا دیا جائے تو پانچ منٹ کے

اندر اندر سی رزز سے ساری آر سی گیس نکل جائے گی"...... ہسل نے کہا۔

"اوکے۔ پانچ منٹ مزید رکو تاکہ گیس اور زیادہ ان کے پھیپھڑوں میں چلی جائے اور یہ اسی گیس سے ہی ہلاک ہو جائیں پھر تم ایگزاسٹ فین چلا دینا۔ میں ایک بار ان کی لاشیں دیکھ کر ہی یہاں سے جاؤں گا"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔ بگ کنگ کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس کے کہنے پر ہسل نے ایک بار پھر اپنی کرسی سنبھال لی۔ پانچ منٹ گزرنے کے بعد بگ کنگ نے ہسل کو اشارہ کیا تو ہسل نے تیزی سے مشین پر کام کرنا شروع کر دیا۔

"میں نے تمام ایگزاسٹ فین آن کر دیئے ہیں بگ کنگ۔ اب بس چند ہی منٹوں میں سی رزز سے سارا نیلا دھواں ختم ہو جائے گا"...... ہسل نے کہا تو بگ کنگ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد اسکرین سے نیلا رنگ صاف ہونے لگا۔ جیسے جیسے نیلا دھواں ختم ہوتا جا رہا تھا اسکرین پر منظر واضح ہوتا جا رہا تھا۔ پھر اسکرین پر بگ کنگ کو عمران اور اس کے ساتھی گرے ہوئے دکھائی دینے لگے۔ وہ سب بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ بگ کنگ کے کہنے پر ہسل ان سب کے چہرے کلوز کر کے انہیں غور سے دیکھنے لگا۔

"ان کے جسموں میں کوئی حرکت نہیں ہے بگ کنگ۔ مجھے تو یہ سانس لیتے ہوئے بھی دکھائی نہیں دے رہے ہیں۔ لگتا ہے آر سی گیس سے یہ واقعی ہلاک ہو چکے ہیں"...... ہسل نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار زور زور سے قہقہے لگانے شروع کر دیئے۔

"گڈ شو۔ رئیلی گڈ شو۔ میں نے اپنے ہاتھوں سے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے۔ آخر کار میں اپنے مقصد میں کامیاب ہو گیا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیا ہوا میرا چیلنج پورا ہو گیا۔ بگ کنگ بالآخر کامیاب رہا اور بگ کنگ ہمیشہ ہی فاتح رہنے کے لئے ہے"...... بگ کنگ نے فاتحانہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ فتح و کامرانی سے سرخ ہو گیا تھا۔

"یس بگ کنگ"...... ہسل نے بگ کنگ کو اس قدر خوش دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ بگ کنگ کی یہ حالت تھی جیسے اس کا بس نہ چل رہا ہو کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت پر دیوانہ وار ناچنا شروع کر دے۔

"عمران اور اس کے ساتھی تو ہلاک ہو چکے ہیں۔ اب یہ دیکھنا باقی ہے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی کہاں ہیں۔ یہ لوگ تو ایم سی ٹو کے کہنے پر یہاں آئے تھے۔ اگر یہ زندہ ہیں تو پھر یقیناً میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی ابھی زندہ ہوں گے اور وہ سی ورلڈ ٹو کی طرف چلے گئے ہوں گے۔ جس طرح میرے لئے سی ورلڈ ون اہم

ہے اسی طرح سی ورلڈ ٹو کی اہمیت بھی اسی جیسی ہے اس لئے میں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو بھی سی ورلڈ ٹو میں نہیں جانے دوں گا۔ ایم سی ٹو سے رابطہ ملاؤ فوراً''...... بگ کنگ نے کچھ دیر فاخرانہ انداز میں قہقہے لگانے کے بعد ہمسل سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یس بگ کنگ''...... ہمسل نے کہا اور اس کے ہاتھ تیزی سے مشین پر چلنے لگے۔ کچھ ہی دیر میں اسکرین پر ایم سی ٹو کی تصویر ابھر آئی۔

''یس بگ کنگ''...... ایم سی ٹو نے بگ کنگ سے مخاطب ہو کر نہایت مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ایم سی ٹو یہ بتاؤ کہ گراس لوئے اور اس کے ساتھی سی ورلڈ ٹو میں پہنچ چکے ہیں''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ۔ وہ ابھی ابھی یہاں پہنچے ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا تو بگ کنگ نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

''کہاں ہے وہ سب''...... بگ کنگ نے پوچھا۔

''آپ کے حکم پر انہیں لباس بدلنے کے بعد ہارڈ روم میں بھیجا گیا ہے۔ وہاں ان کی باقاعدہ اسکیننگ ہو گی بگ کنگ''۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

''سنو۔ میری بات دھیان سے سنو۔ گراس لوئے نے تمہیں اس بات کی غلط اطلاع دی تھی کہ اس نے عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ یہ سب ابھی ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔

تم جانتے ہو کہ جو افراد سی رز میں یہاں آ رہے تھے وہ کون تھے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''نو بگ کنگ۔ میں نہیں جانتا''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''وہ عمران اور اس کے ساتھی تھے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''عمران اور اس کے ساتھی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے بگ کنگ۔ وہ تو جزیرہ لوکوٹ پر ہلاک ہو چکے ہیں''...... ایم سی ٹو نے کہا۔

''تو کیا میں جھوٹ بول رہا ہوں نانسنس۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہلاک نہیں ہوئے ہیں۔ وہ سب زندہ ہیں۔ جو افراد ہلاک ہوئے ہیں وہ ہمارے آدمی تھے۔ عمران اور میجر پرمود نے ان کی لاشوں پر اپنے میک اپ کر دیئے تھے اور خود ان کے میک اپ میں وہ سب یہاں پہنچ گئے ہیں۔ انہوں نے ایسے جدید میک اپ کر رکھے ہیں کہ انہیں کسی کیمرے کی آنکھ چیک نہیں کر سکتی۔ اسی لئے تم بھی دھوکہ کھا گئے تھے۔ یہ تو اتفاق ہی ہے کہ میں نے انہیں ایم ایم کلیئر مشین سے خود چیک کر لیا ہے ورنہ وہ سی رز کے ذریعے اب تک سی ورلڈ میں داخل ہو چکے ہوتے۔ میں نے ان سب کو آر سی زہریلی گیس سے ہلاک کر دیا ہے۔ سی رز میں ان کی لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ اب تم نے یہ چیک کرنا ہے کہ سی ورلڈ ٹو میں گراس لوئے کے ساتھ جو افراد آئے ہیں ان میں میجر پرمود اور اس کے ساتھی کون سے ہیں۔ اگر وہ ہارڈ روم میں ہیں تو ہارڈ روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دو۔

ابھی اسی وقت اور پھر ہارڈ روم میں جتنے بھی افراد ہیں ان سب کو ہلاک کر دو۔ گراس لوئے کو بھی زندہ نہیں رہنا چاہئے۔ اس نے تمہیں غلط رپورٹ دی تھی۔ اس نے اپنا کام نہیں کیا تھا اس لئے اسے بھی زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ۔ میں ابھی ہارڈ روم سیلڈ کر دیتا ہوں۔ ہارڈ روم کی دیواروں میں آٹو مشین گنیں نصب ہیں۔ میں ان مشین گنوں سے ان سب کو ہلاک کر دیتا ہوں۔ میں ان پر اتنی فائرنگ کروں گا کہ ان کی لاشوں کے چیتھڑے اڑ جائیں گے“...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ جلدی کرو۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہارڈ روم سے باہر آ جائیں۔ انہیں ہلاک کر کے مجھے فوراً اطلاع دو“...... بگ کنگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مشین کا ایک بٹن پریس کر کے رابطہ ختم کر دیا۔

سی رزر میں لرزش تھی لیکن اتنی نہیں کہ وہ باقاعدہ ڈول رہی ہو۔ اس لرزش سے ہی انہیں اندازہ ہو رہا تھا کہ سی رزر سمندر کی گہرائی میں اتر کر کسی تیز رفتار آبدوز کی مانند آگے بڑھ رہی ہے۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کے جانے کے بعد میجر پرمود اور اس کے ساتھی خاموش ہو گئے تھے۔ گراس لوئے ان کے ارد گرد ہی گھومتا پھر رہا تھا اس لئے میجر پرمود کے اشارے پر ان سب نے چپ سادھ لی تھی۔ جب وہ سی رزر میں داخل ہوئے تھے تو اس وقت سی رزر کے اندر تاریکی تھی لیکن کچھ ہی دیر بعد اندر تیز روشنی ہو گئی تھی۔ سی رزر کے اندر سے سارا پانی نکل گیا تھا اور تمام لانچیں سی رزر کی سطح پر ابھرنے والے اسٹینڈز پر جم گئی تھیں۔ ان کا یہ سفر کئی گھنٹوں تک جاری رہا تھا پھر اچانک انہیں محسوس ہوا کہ سی رزر کی رفتار میں کمی آ رہی ہے۔ وہ سب مستعد ہو گئے۔ انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اب منزل پر پہنچنے ہی والے ہیں اور ان کی منزل ظاہر

ہے سی ورلڈ نو ہی تھی۔ وہ سب ایک بار پھر ایک دوسرے کے قریب آ گئے اور لانچ کی ریلنگ کے پاس کھڑے ہو گئے۔ اس وقت انہیں گراس لوئے کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ وہ شاید آرام کرنے کے لئے دوبارہ نیچے اپنے کیبن میں چلا گیا تھا۔

"شاید ہم پہنچنے والے ہیں"...... لیڈی بلیک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں"...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے انہوں نے سامنے والی دیوار میں ایک بڑی سی اسکرین روشن ہوتے دیکھی۔ اسکرین پر کوئی منظر نہ تھا۔ اسکرین کا ڈسپلے نیلے رنگ کا تھا۔ کچھ دیر تک اسکرین پر نیلا رنگ چھایا رہا پھر اچانک اسکرین پر سمندر کے اندر کے حصے کا منظر ابھر آیا۔ وہ سب غور سے اسکرین کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اسکرین پر سمندر کا شفاف پانی دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف سمندری حیات نظر آ رہی تھی۔ سمندری حیات میں چھوٹی بڑی مچھلیوں سمیت بڑی بڑی شارکس بھی دکھائی دے رہی تھیں جو تیزی سے ہر طرف گھوم رہی تھیں۔ سی رز شاید سمندری گہرائی میں زمینی سطح کے ساتھ ساتھ دوڑ رہی تھی کیونکہ انہیں ہر طرف سمندری چٹانیں اور سمندری پودے اور جھاڑیاں دکھائی دے رہی تھیں۔ سی رز مسلسل ایک سیدھ میں دوڑ رہی تھی۔ شارکس بار بار سی رز کے قریب آ رہی تھیں لیکن شاید سی رز کی تیز وائبریشن کی وجہ سے وہ سی رز سے مخصوص فاصلے سے گزر رہی تھیں۔ شارکس کو دیکھ کر

صاف محسوس ہو رہا تھا کہ وہ بڑی ہونے کے ساتھ ساتھ انتہائی طاقتور اور خونخوار ہیں۔

"یہ شاید فرنٹ کا منظر ہے"...... وائٹ شارک نے اسکرین کا منظر دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ فرنٹ کا ہی منظر ہے۔ یہ شاید سی رز میں موجود افراد کو جان بوجھ کر دکھایا جا رہا ہے کہ سی ورلڈ نو کی طرف جانے والا سمندری راستہ کس قدر خوفناک اور پر خطر ہے"...... میجر پرمود نے جواب دیا۔

"شارکس بار بار سی رز پر جھپٹنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن جیسے ہی قریب آتی ہیں یکلخت بوکھلائے ہوئے انداز میں پلٹ جاتی ہیں۔ شاید سی رز کے باہر کوئی ریز سرکل پھیلا ہوا ہے یا پھر سی رز سے ایسی وائبریشن ہو رہی ہے جس کی گونج سے شارکس پلٹ جاتی ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"سی رز کے گرد پانی میں تھرتھراہٹ ہے اور ایسی تھرتھراہٹ وائبریشن کی وجہ سے ہوتی ہے۔ شارکس سے سی رز کو بچانے کے لئے خصوصی سسٹم لگایا گیا ہے تاکہ شارکس سی رز کو نقصان نہ پہنچا سکیں ورنہ یہ شارکس اس قدر طاقتور ہیں کہ ان کی ٹکروں سے ہی بڑے سے بڑا شپ بھی تباہ ہو کر ڈوب سکتا ہے۔ اس طرف آنے والی آبدوز کو بھی ان شارکس سے نہیں بچایا جا سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تب تو ہم نے اچھا کیا ہے جو ان افراد کے میک اپ میں سی رز کے ذریعے سی ورلڈ پہنچ رہے ہیں اگر ہم کوئی دوسرا طریقہ اختیار کرتے تو انسانوں سے زیادہ ہمیں سمندری حیات کا سامنا کرنا پڑتا اور ان سے بچنا شاید ہی ہمارے لئے ممکن ہوتا اور یہ اب تک ہماری تکہ بوٹیاں بنا کر ڈکار بھی مار چکی ہوتیں"...... لاٹوش نے کہا۔

"یہاں کم سے کم باتیں کرنے کی کوشش کرو۔ اگر کسی نے ہماری باتیں سن لیں تو ہمارے لئے مسئلہ ہو جائے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہم آہستہ آواز میں باتیں کر رہے ہیں۔ کون سا گلا پھاڑ رہے ہیں جو کوئی ہماری باتیں سن سکے"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"احتیاط اچھی ہوتی ہے۔ میں اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا۔ مجھے ہر حال میں سی ورلڈ تو میں داخل ہونا ہے۔ سمجھے تم"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا تو لاٹوش اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گیا۔

"یہ کیا"...... کچھ دیر کی خاموشی کے بعد لیڈی بلیک نے چونک کر کہا۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔ سب نے چونک کر دیکھا اور پھر یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ سمندر کی تہہ میں دور تک پھیلی ہوئی ایک بہت بڑی قلعہ نما عمارت دکھائی دے رہی تھی۔ یہ عمارت کسی خاص میٹل سے بنی ہوئی تھی۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے سمندر کے اس حصے میں میٹل پگھلا کر اسے بڑی عمارت کی شکل

دے دی گئی ہو۔ عمارت تاحد نگاہ پھیلی ہوئی تھی اور اتنی ہی اونچی دکھائی دے رہی تھی۔ اس عمارت کی باقاعدہ قلعے کی طرح فصیلیں اور بڑے بڑے برج بھی دکھائی دے رہے تھے۔ بہت سے حصے ایسے تھے جہاں ہر طرف چھوٹے بڑے گنبد بنے ہوئے تھے۔ یہی نہیں۔ اس عمارت کے گرد سینکڑوں کی تعداد میں چھوٹی بڑی آبدوزیں ایک دائرے کی شکل میں گھومتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔

فصیلوں اور برجوں پر بڑی بڑی توپیں نما گنوں کی نالیں دکھائی دے رہی تھیں اور جگہ جگہ میزائل لانچر بھی نصب تھے جن میں میزائل لوڈڈ دکھائی دے رہے تھے۔ آبدوزیں بھی جدید اور جنگی تھیں۔ ان آبدوزوں کے ساتھ ساتھ بے شمار شارکس بھی گھوم رہی تھیں اور سمندر کے جس حصے میں یہ عمارت تھی وہاں ایک بڑا سا پھاٹک بنا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"خدا کی پناہ۔ اتنی بڑی عمارت۔ یہ عمارت تو کسی بڑے شہر جیسی دکھائی دے رہی ہے۔ وہ بھی سمندر کے نیچے"...... لاٹوش نے آنکھیں پھاڑتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے دنیا پر قبضہ کرنے والوں کا سی ورلڈ معمولی تو نہیں ہو سکتا تھا۔ فور کنگز نے سوچ سمجھ کر ہی پوری دنیا پر قبضہ کرنے کا پروگرام بنایا ہے اور یہاں کے انتظامات دیکھ کر واقعی ایسا لگ رہا ہے کہ یہ دنیا پر اپنی طاقت کا سکہ جمانے کے لئے بہت کچھ کر سکتے

ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"شارکس کے ساتھ عمارت کے گرد چھوٹی مگر کانٹوں والی زہریلی مچھلیاں بھی ہیں۔ ان مچھلیوں کا ایک بھی کانٹا کسی انسان کو چبھ جائے تو وہ دوسرا سانس نہیں لے سکتا۔ بلیک کارٹ فش کہتے ہیں ان مچھلیوں کو"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"تم خود جو شارک ہو اس لئے تمہیں مچھلیوں کی نسل کا علم نہیں ہوگا تو اور کسے ہوگا"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔ سی رز مزید نیچے ہوگئی تھی اور اب اس کے ساتھ ساتھ دو دو جنگی آبدوزیں بھی تیر رہی تھیں۔ سامنے عمارت کا بڑا سا پھاٹک دکھائی دے رہا تھا جو بند تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں سی رز اس عمارت کے گیٹ کے قریب پہنچ گیا۔ گیٹ کے پاس پہنچتے ہی سی رز رک گیا۔ اسی لمحے سی رز کے اندر تمام روشنیاں بجھ گئیں۔

"یہ کیا ہوا"...... لاٹوش کی آواز سنائی دی۔

"خاموش رہو۔ ہمیں چیک کیا جا رہا ہے"...... میجر پرمود کی سرسراتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اسی لمحے وہاں ہلکے نیلے رنگ کی روشنی پھیل گئی۔ اس روشنی کے پھیلتے ہی انہیں یوں محسوس جیسے یکلخت ان کے جسموں سے کسی نے روح کھینچ لی ہو۔ انہیں اپنے جسم سے جان سی نکلتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"یہ الٹرا مائنس ریز ہیں۔ ان سے ہمارے میک اپ چیک کئے جا رہے ہیں"...... میجر پرمود نے انہیں تسلی دینے والے انداز

میں کہا تاکہ اس حالت میں وہ ایسا ری ایکٹ نہ کریں جو ان کے لئے مسئلے کا باعث بن جائے۔ چند لمحوں تک نیلی روشنی رہی پھر یہ روشنی بھی ختم ہوگئی۔ سامنے اسکرین بدستور روشن تھی اور عمارت کا گیٹ بھی دکھائی دے رہا تھا۔ اچانک انہوں نے گیٹ کے بڑے پٹ کھلتے دیکھے۔ جیسے ہی گیٹ کے پٹ کھلے اسی لمحے سی رز ایک بار پھر حرکت میں آیا اور عمارت کی طرف بڑھنے لگا۔

"ہم سی ورلڈ میں داخل ہو رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو ایک لمحے کے لئے ان کے دل دھڑک اٹھے۔ جس سی ورلڈ پہنچنے کے لئے انہوں نے اس قدر بھاگ دوڑ اور مصائب کا سامنا کیا تھا آخرکار وہ وہاں پہنچنے میں کامیاب ہوگئے تھے اور سی ورلڈ کے مجرم خود ہی انہیں سی ورلڈ میں لے کر داخل ہو رہے تھے۔ تھوڑی ہی دیر میں سی رز عمارت میں داخل ہوگیا۔ اسی لمحے اسکرین کا منظر تبدیل ہوا اور اب اسکرین پر ایک بہت بڑے تالاب کا منظر ابھر آیا۔ تالاب کے گرد بے شمار روبوٹس کھڑے تھے۔ سامنے اونچا سا چبوترا بنا ہوا تھا۔ اس چبوترے پر ایک کمرے کا بڑا سا دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔ چبوترے پر جانے کے لئے باقاعدہ سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔

تالاب کے گرد فولادی دیواریں تھیں۔ منظر بدل رہا تھا اور منظر میں تالاب کا درمیانی حصہ دکھائی دے رہا تھا پھر اچانک انہوں نے تالاب میں کنٹینر نما باکس کا عکس دیکھا جو آہستہ آہستہ تالاب پر

ابھر رہا تھا۔ اس کنٹینر نما باکس کو دیکھ کر وہ سمجھ گئے کہ یہ وہی سی رزر ہے جس میں وہ موجود ہیں۔ کچھ ہی دیر میں سی رزر تالاب پر ابھر آیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا تالاب کے ایک کنارے سے آکر لگ گیا۔ جیسے ہی سی رزر کنارے کے ساتھ لگ کر رکا اسی لمحے اسکرین تاریک ہو گئی اور سی رزر کا عقبی دروازہ کھلتا چلا گیا۔

"چلو۔ باہر سب"...... انہوں نے یکلخت گراس لوئے کی تیز آواز سنی اور اس کے ساتھ ہی لانچوں پر موجود افراد سیڑھیاں اترتے ہوئے دروازے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔

"چلو"...... میجر پرمود نے کہا اور خود بھی نیچے جانے والی سیڑھی کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں اتر کر وہ نیچے آیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا سی رزر کے دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی اس کے ساتھ تھے۔ سی رزر سے باہر آئے تو انہیں وہی تالاب اور وہی منظر دکھائی دیا جو انہوں نے اندر اسکرین پر دیکھا تھا۔ سب افراد روبوٹس کے پاس سے گزرتے ہوئے ان سیڑھیوں کی طرف بڑھتے جا رہے تھے جو چبوترے پر جا رہی تھیں۔ چبوترے پر موجود کمرے کا دروازہ کھل گیا تھا اور وہ سب قطار بنائے اس دروازے میں داخل ہو رہے تھے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی سیڑھیاں چڑھ کر چبوترے پر آئے اور پھر وہ اس کمرے کے کھلے ہوئے دروازے میں داخل ہو گئے۔ وہاں عجیب سی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ اس خاموشی میں انہیں صرف قدموں کی آوازیں ہی سنائی

دے رہی تھیں۔

دروازے کی دوسری طرف ایک طویل اور چوڑی راہداری تھی وہ سب اس راہداری سے گزرتے ہوئے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے۔

"تم سب ہارڈ روم میں جا کر اپنے لباس تبدیل کر لو۔ اس کے بعد گراس لوئے تمہیں واپس ان جگہوں پر بھیج دے گا جہاں سے تمہیں لایا گیا تھا"...... اچانک وہاں ایک تیز اور گرجدار مشینی آواز سنائی دی۔

"اس طرف چلو"...... گراس لوئے نے کہا جو قطار سے ہٹ کر ان کے ساتھ ساتھ چل رہا تھا۔ اس نے راہداری کے دائیں طرف مڑنے کا کہا تھا۔ وہ سب اس طرف مڑ گئے۔ اس راہداری کا خاتمہ ایک اور دروازے پر ہوا۔ وہ جیسے ہی اس دروازے کے نزدیک پہنچے اسی لمحے دروازے پر لگا ہوا ایک سرخ بلب جل اٹھا اور اس بلب کی روشنی کی تیز دھار دروازے کے سامنے زمین پر پڑنے لگی۔ ساتھ ہی دروازہ کھل گیا۔

"چلو اندر"...... گراس لوئے نے کہا اور وہ سب اس دروازے کی طرف بڑھے اور زمین پر پڑنے والی سرخ روشنی میں نہاتے ہوئے اندر جانے لگے۔ یہ ایک ہال نما کمرہ تھا جس کے درمیانی حصے میں ایک بڑا سا گول حوض بنا ہوا تھا۔ حوض بالکل خالی تھا۔ سائیڈوں پر چھوٹے چھوٹے چبوترے بنے ہوئے تھے اور دیواروں

کے ساتھ کیبن سے بنے ہوئے تھے۔

"سب اپنے اپنے کیبنوں میں جاؤ اور لباس بدل کر باہر آ جاؤ"...... گراس لوئے نے کہا اور خود بھی ایک کیبن کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے سب ساتھی پھیل کر سائیڈوں میں بنے ہوئے کیبنوں کی طرف بڑھ گئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے آگے بڑھنے کی رفتار کم کر لی تھی کیونکہ وہ نہیں جانتے تھے کہ ان کے حصے میں کون سا کیبن ہے۔

"اب ہم کیا کریں"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ہم یہ لباس نہیں اتاریں گے"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب چونک پڑے۔

"یہ لباس نہیں اتاریں گے لیکن کیوں"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ان لباسوں پر نہ تو گولی اثر کرتی ہے نہ کوئی بم۔ میں چاہتا ہوں کہ اب جبکہ ہم سی ورلڈ میں داخل ہو چکے ہیں تو ہمیں رکنا نہیں چاہئے ابھی سے ان ایکشن ہو جانا چاہئے۔ ہمارے پاس طاقتور اسلحہ ہے۔ یہ لوگ جیسے ہی حفاظتی لباس اتار کر کیبنوں سے باہر آئیں گے ہم ان پر حملہ کر دیں گے اور ان سب کو ہلاک کر دیں گے۔ ہم یہاں جتنے افراد کی تعداد کم کرتے جائیں گے سی ورلڈ کے راستے ہمارے لئے اتنے ہی کھلتے جائیں گے اور ہم سی ورلڈ کے ہر حصے میں اپنا تسلط قائم کرتے چلے جائیں گے"...... میجر

پرمود نے کہا۔

"اوہ تو آپ چاہتے ہیں کہ سی ورلڈ کی تباہی کا آغاز یہیں سے کر دیا جائے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ یہی بہتر ہے"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ گراس لوئے اور اس کے تمام ساتھی جب کیبنوں میں چلے گئے تو میجر پرمود نے حفاظتی لباس سے ایک سفید رنگ کی گن نکال لی۔ یہ ریز گن تھی اور میجر پرمود جانتا تھا کہ اس گن سے بلاسٹر ریز نکلتی ہے جو طاقتور بم کی طرح بلاسٹ ہو کر اپنے سامنے آنے والے ہر چیز کے ٹکڑے اُڑا دیتی ہے۔ اس گن سے بڑی بڑی فولادی دیواروں کے ساتھ ساتھ مضبوط اور بھاری چٹانوں کو بھی ریزہ ریزہ کیا جا سکتا تھا۔ میجر پرمود کو ریز گن نکالتے دیکھ کر ان سب نے بھی ریز گنیں نکال کر ہاتھوں میں لے لیں۔

"سب اس خالی حوض میں اتر جاؤ اور چاروں طرف پھیل جاؤ۔ جو بھی کیبن سے باہر نکلے اسے نشانہ بناؤ"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب تیزی سے حوض کی طرف بڑھے۔

"اپنے سروں پر گلوب چڑھا لو۔ وہ جوابی حملہ کر سکتے ہیں"۔ میجر پرمود نے کہا اور اس نے اپنے لباس کے ساتھ جڑا ہوا گلوب اتارا اور اسے اپنے سر پر چڑھا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی گلوبز سروں پر چڑھا لئے۔ حوض میں اترتے ہی وہ چاروں طرف پھیل گئے اور حوض کی دیواروں کے ساتھ لگ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کی

نظریں کیبنوں کی طرف لگی ہوئی تھیں جو بند تھے۔ وہ سب شاید حفاظتی لباس اتار کر عام لباس پہن رہے تھے۔

ابھی ان میں سے کوئی ایک بھی باہر نہیں آیا تھا کہ اچانک انہوں نے کمرے کا دروازہ تیزی سے بند ہوتے دیکھا۔ دروازہ بند ہوتے ہی کمرے میں یکلخت اندھیرا چھا گیا۔

"یہ کیا ہوا۔ یہ اندھیرا کیوں چھا گیا ہے"...... لارڈش نے چونک کر کہا۔

"گراس لوئے۔ تمہیں تمہارے ساتھیوں سمیت ہارڈ روم میں بند کیا گیا ہے۔ تم سب کیبنوں سے نکل کر فوراً روم لفٹنگ پوائنٹ میں آ جاؤ۔ مجھے تمہیں نیچے لانا ہے اور تم سے ضروری باتیں کرنی ہیں"...... اچانک کمرے میں مشینی آواز سنائی دی تو وہ چونک پڑے۔

"اوکے ایم سی ٹو۔ ہم حوض میں آ رہے ہیں"...... گراس لوئے کی آواز سنائی دی۔ اس کے ساتھ ہی مختلف کیبنوں کے دروازے کھلنے کی آوازیں سنائی دیں۔

"رکو۔ جب تک میں نہ کہوں تم میں سے کوئی فائر نہیں کرے گا"...... میجر پرمود نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا۔ قدموں کی آوازیں سنائی دیں اور پھر انہیں محسوس ہوا کہ کیبن میں جانے والے افراد کیبنوں سے نکل نکل کر حوض کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ وہ سب ست گئے۔ کچھ ہی دیر میں انہیں اپنے گرد بے شمار افراد کی

موجودگی کا احساس ہوا۔

"کیا سب لوگ لفٹنگ پوائنٹ پر ہیں"...... گراس لوئے نے اونچی آواز میں کہا تو سب نے ایک ساتھ ہاں ہاں کہنا شروع کر دیا۔

"فرش کو ابھی ایک ہلکا سا جھٹکا لگے گا اور فرش لفٹ کی طرح نیچے اترنا شروع ہو جائے گا۔ جب تک لفٹ رک نہ جائے کوئی اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرے گا۔ سمجھ گئے تم سب"...... گراس لوئے نے کہا تو سب ایک بار پھر ہاں اور اوکے کہنا شروع ہو گئے۔ ابھی دو منٹ ہی گزرے ہوں گے کہ اچانک دیواروں کے پاس انہیں تیز کھٹکوں کی آوازیں سنائی دیں۔ اس سے پہلے کہ ان میں سے کوئی کچھ سمجھتا اچانک کمرہ تیز ریٹ ریٹ کی آوازوں سے گونج اٹھا۔ دیواروں میں شعلے چمک رہے تھے اور کمرہ تیز اور انتہائی دردناک چیخوں سے گونجنا شروع ہو گیا تھا۔ دیواروں میں شاید مشین گنیں لگی ہوئی تھیں جو خودکار طریقے سے چل رہی تھیں اور ان سے گولیاں نکل نکل کر حوض میں جمع افراد پر پڑ رہی تھیں اور ان لوگوں کو چھلنی کر رہی تھیں جس کے نتیجے میں وہ چیختے چلاتے ہوئے اچھل اچھل کر گر رہے تھے۔ تیز اور دردناک چیخوں نے جیسے ان سب کو دہلا کر رکھ دیا تھا۔

عمران بگ کنگ کی یہ بات سنتے ہی بے چین سا ہو گیا کہ وہ
سی رز میں آر سی زہریلی گیس پھیلا رہا ہے۔ اس نے تھیلے سے
ایک مشین نما آلہ نکالا اور فوراً اس آلے کا ایک بٹن پریس کر کے
اسے پوری قوت سے ایک طرف پھینک دیا۔ آلہ دور فرش پر گرا اور
اس پر یکلخت بے شمار رنگ برنگے بلب جلنا بجھنا شروع ہو گئے۔
ان بلبوں کے جلنے کے ساتھ ہی مشین سے دھواں نکلنے لگا۔ دھواں
زیادہ گہرا نہیں تھا لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے مشین میں سپارک ہو رہا
ہو اور تاریں جلنے کی وجہ سے دھواں اٹھ رہا ہو۔

"گھبراؤ نہیں۔ میں نے ایل ڈیرن مشین آن کر دی ہے۔ ہمارا
بگ کنگ سے رابطہ منقطع ہو گیا ہے۔ اب وہ یہ نہیں دیکھ سکتا کہ ہم
کیا کر رہے ہیں اور کہاں ہیں"...... عمران نے تیز آواز میں کہا۔

"کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو"...... ایک آدمی نے کہا جو
گراس لوئے کا ساتھی تھا۔ عمران نے مڑ کر اس کی طرف دیکھا اور

پھر اس نے فوراً لباس کی جیب سے ریز گن نکال لی۔ اس سے
پہلے کہ وہ آدمی کچھ سمجھتا عمران نے گن کا رخ اس کی طرف کرتے
ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر
اس آدمی کے سر سے ٹکرائی۔ دوسرے لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا
اور اس آدمی کا سر اس کی گردن سے غائب ہو گیا۔ بلاسٹر ریز نے
ایک لمحے میں اس کے سر کے پرخچے اڑا دیئے تھے۔ اس آدمی کی
گردن سے خون فوارے کی طرح نکلا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔
اس سے پہلے کہ گراس لوئے کے دوسرے ساتھی کچھ سمجھتے عمران
نے ریز گن سے انہیں بھی نشانہ بنایا اور وہ سب بھی الٹ الٹ کر
گرتے نظر آئے۔

"یہ تم نے کیا کیا ہے"...... جولیا نے کہا۔

"یہ ہمارے لئے سر کا درد بن سکتے تھے اس لئے ان کا خاتمہ
ضروری تھا۔ تنویر۔ تم فوراً انجن روم میں جاؤ اور وہاں موجود افراد کو
بھی ہلاک کر دو"...... عمران نے کہا تو تنویر نے اثبات میں سر ہلایا
اور تیزی سے ایک طرف دوڑتا چلا گیا۔ اسی لمحے انہوں نے ہر
طرف نیلے رنگ کا دھواں پھیلتے دیکھا۔

"زہریلا دھواں پھیل رہا ہے سانس روک لو"...... جولیا نے
دھواں دیکھ کر کہا۔

"ضرورت نہیں ہے سانس روکنے کی۔ ہم نے پہلے ہی ہر قسم
کے زہریلے دھویں اور گیس سے بچنے کے لئے انجکشن لگا رکھے

ہیں۔ یہ دھواں ہمارے پھیپھڑوں میں جائے گا لیکن اس کا ہم پر اثر نہیں ہو گا۔ یہ دھواں زہریلا ہے اس لئے اس کا اثر صرف اس حد تک ہو گا کہ یہ ہمارے رنگ نیلے کر دے گا۔ یہ اثر کچھ دیر تک رہے گا اور پھر ہم نارمل ہو جائیں گے۔ میں نے جو ایل ڈیرن مشین پھینکی ہے اس کی وجہ سے سی رز کے تمام سگنل ڈراپ ہو چکے ہیں۔ نہ تو کوئی ہماری آواز سن سکتا ہے اور نہ ہی ہمیں مانیٹر کر سکتا ہے۔ تم سب زمین پر اس طرح سے گر جاؤ جیسے تم پر زہریلے دھویں نے اثر دکھایا ہو اور تم سب ہلاک ہو چکے ہو۔ کچھ ہی دیر میں ایل ڈیرن مشین کی چھوٹی بیٹری ڈاؤن ہو جائے گی اور مشین خود بخود آف ہو جائے گی۔ مشین کے آف ہوتے ہی تمام سگنلز آن ہو جائیں گے اور بگ کنگ کو یہاں کا منظر پھر سے دکھائی دینا شروع ہو جائے گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اسے یہاں ہم سب کی لاشیں ہی دکھائی دینی چاہئیں تاکہ وہ سی رز کو سی ورلڈ کے اندر لے جانے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس نے کہا ہے کہ وہ ہماری لاشیں سی ورلڈ لا کر برقی بھٹی میں جلانا چاہتا ہے اور میں اسے یہ موقع ضرور دینا چاہتا ہوں"...... عمران نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔ اس کی اور بگ کنگ کی ساری باتیں ان سب نے سنی تھیں اس لئے وہ عمران کی بات سن کر سمجھ گئے تھے کہ عمران بگ کنگ کو ڈاج دینا چاہتا ہے اور اس پر یہی ظاہر کرنا چاہتا ہے کہ وہ آر سی زہریلی گیس کا شکار ہو کر ہلاک یا پھر طویل مدت کے لئے بے ہوش ہو چکے

ہیں۔

"تو کیا اس زہریلے دھویں کا ہم پر کوئی بھی اثر نہیں ہو گا"...... جولیا نے پوچھا۔

"نہیں۔ اگر ہم نے زہریلی گیسوں سے بچنے کے انجکشن نہ لگائے ہوتے تو یہ گیس ہمارے لئے خطرناک ہو سکتی تھی۔ اس گیس کے اثر سے ہم ہلاک تو نہ ہوتے لیکن بے ہوش ضرور ہو جاتے اور بے ہوشی بھی طویل مدت کے لئے ہوتی۔ پھر ہم بے ہوشی کی حالت میں جیسے ہی سی ورلڈ پہنچتے۔ روبوٹس ہمیں اٹھا کر برقی بھٹی میں ڈال دیتے۔ اس کے بعد کیا ہونا تھا یہ شاید بتانے کی ضرورت نہیں ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا یہ ضروری ہے کہ وہ ہمیں اس طرح ہلاک یا بے ہوش کرنے کے بعد لازمی طور پر سی ورلڈ لے جائے۔ وہ ہمیں ہلاک کرنے کے لئے سی رز پر میزائل فائر کر کے اسے تباہ بھی تو کر سکتے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"اگر یہ سی رز کسی میزائل یا بم سے تباہ ہو سکتا تو پھر بگ کنگ ہمیں اس طرح ایک بیٹری لیک کر کے اس کی زہریلی گیس سے ہلاک یا بے ہوش کرنے کی کوشش نہ کرتا۔ یہ خصوصی طور پر بنایا گیا سی رز ہے جسے کسی میزائل یا بم سے تباہ نہیں کیا جا سکتا ہے اور چونکہ یہ لوگ اسی سی رز سے ہی سی ورلڈ میں آتے جاتے ہیں اس لئے اس کی حفاظت کا انہوں نے بہترین انتظام کر رکھا ہے"۔

عمران نے کہا۔

"لیکن وہ مشینی کنٹرول سے سی رزکوسی ورلڈ میں داخل ہونے سے تو روک ہی سکتے ہیں"...... جولیا نے کہا۔ اسی لمحے وہاں ہلکا نیلے رنگ کا دھواں پھیلنا شروع ہو گیا۔ دھواں تیزی سے پھیل رہا تھا یہاں تک کہ ان سب کے جسم اس نیلے دھویں میں چھپ گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی کچھ دیر تک خاموش رہے پھر عمران کو اپنی ناک میں چبھن کا احساس ہوا۔

"عمران۔ میری ناک میں سوزش ہونا شروع ہو گئی ہے اور میرے دماغ میں بھی چبھن سی محسوس ہو رہی ہے"...... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد جولیا نے کہا۔

"مجھے بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا ہے"...... صفدر نے کہا اور پھر باقی سب بھی یہی سب کہنے لگے۔ خود عمران کو بھی چبھن کا احساس تیز ہوتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"ہم نے جو انجکشن لگائے ہیں شاید ان کا اثر کم ہو گیا ہے۔ لیکن تم فکر نہ کرو۔ ہمارے خون میں انجکشن کا اتنا اثر ضرور باقی ہے کہ یہ زہریلا دھواں ہمیں کوئی نقصان نہ پہنچا سکے۔ ہم ہلاک تو نہیں ہوں گے لیکن اب مجھے احساس ہو رہا ہے کہ اس دھویں کے اثر سے شاید ہم بے ہوش ہو جائیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ اگر ایسا ہوا تو بگ کنگ سی رزکوسی ورلڈ بلا لے گا اور پھر ہم جیسے ہی وہاں پہنچیں گے وہ ہمیں ہوش میں لائے بغیر اٹھا کر

برقی بھٹیوں میں ڈال دے گا"...... ٹرومین نے کہا۔

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تم فکر نہ کرو"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہم سانس روک لیں"...... کیپٹن شکیل نے پوچھا۔

"نہیں۔ گیس ہمارے دماغ اور پھیپھڑوں کو متاثر کر چکی ہے۔ اب سانس روکنے کا کوئی فائدہ نہیں ہو گا"...... عمران نے کہا۔ اس کے دماغ میں دھماکے ہونا شروع ہو گئے تھے۔ وہ دماغ نارمل رکھنے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا لیکن لا حاصل۔ کچھ ہی دیر میں اس کے دماغ میں اندھیرے نے یلغار کر دی اور دوسرے لمحے وہ لہرایا اور لانچ کے فرش پر گرتا چلا گیا۔ بے ہوش ہونے سے پہلے اس نے اپنے ساتھیوں کے بھی گرنے کی آوازیں سنی تھیں۔

سی ورلڈ کے فرسٹ وے میں اس وقت انتہائی مسرت کا سا سماں تھا۔ بگ کنگ نے وہاں تینوں کنگز کو بلا لیا تھا۔ ان سب کے چہرے مسرت سے کھلے پڑ رہے تھے۔ خاص طور پر بگ کنگ کی مسرت قابل دید تھی۔ سیکشن کا انچارج ہسل سی رز کو سی ورلڈ میں لے آنے کے لئے خصوصی نظام آن کر چکا تھا اور سی رز عمران اور اس کے ساتھیوں کی نیلی لاشیں لئے خاصی تیز رفتاری سے سی ورلڈ کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ اس کی رفتار خاصی تیز تھی اور اسے اب باقاعدہ خصوصی نظام کے تحت سی ورلڈ سے کنٹرول کیا جا رہا تھا۔

''یہ لوگ حد سے زیادہ عیار، شاطر اور ذہین تھے۔ سی ورلڈ کی بے شمار تنظیمیں ان کے مقابلے میں ناکام ہو گئیں۔ لیکن جب ان کا ٹکراؤ مجھ سے ہوا تو پھر موت نے انہیں اس طرح گھیر لیا کہ یہ حقیر کینچوؤں کی طرح مارے گئے''...... بگ کنگ نے بڑے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ لیکن کیا یہ ضروری تھا کہ ان کی لاشیں سی ورلڈ میں لائی جائیں۔ انہیں کیوں نہ سمندر میں ہی پھینک دیا جائے''...... ای کنگ نے دبے لفظوں میں کہا۔

''نہیں۔ ان لوگوں نے مجھے کو اس قدر پریشان کیا ہے کہ اب جب تک میں ان کی لاشوں کے خود ٹکڑے نہ اڑاؤں گا مجھے چین نہ آئے گا۔ خاص طور پر اس علی عمران کی لاش کے ہزاروں ٹکڑے کئے جائیں گے''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ ان کی لاشوں کا ایسا حشر کیا جانا ضروری ہے'' ایس کنگ نے خوشامدانہ لہجے میں کہا۔

''میرا خیال ہے بگ کنگ ان کی مسخ شدہ لاشوں کو عبرت کے لئے سی ورلڈ کی ہر ذیلی تنظیم میں بھیجا جائے تاکہ سب کو معلوم ہو جائے کہ سی ورلڈ ناقابل تسخیر ہے۔ ان کی لاشیں دیکھ کر سب ہی عبرت حاصل کریں گے اور کسی کے دل میں سی ورلڈ کے لئے بغاوت کا تصور بھی ابھر نہ سکے گا''...... ڈی کنگ نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ ایسا ہی ہو گا۔ یقیناً ایسا ہی ہو گا''...... بگ کنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز گونج اٹھی۔ یہ آواز اس بات کی نشاندہی کر رہی تھی کہ سی رز مخصوص سسٹم کے تحت یہاں آ گئی ہے۔ اسکرین پر اب صرف جھماکے سے ہو رہے تھے۔ سی رز غائب ہو چکی تھی۔ بگ کنگ باقی

گنگز سمیت اس تالاب کے گرد اکٹھے تھے جب کہ ہسل اکیلا کنٹرولنگ مشین کے ساتھ مصروف تھا۔ اس کی تالاب کی طرف پشت تھی۔ وہ مسلسل مختلف بٹنوں کو آف آن کر رہا تھا۔

اب وہاں خاموشی طاری تھی۔ صرف سیٹی کی تیز آواز سنائی دے رہی تھی اور پھر اچانک اس آواز میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز شامل ہوئی اور آہستہ آہستہ بڑھتی گئی۔ یہ فرسٹ وے گیٹ کھلنے والے سسٹم کی مخصوص آواز تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو لے کر آنے والا سی رزری ورلڈ میں داخل ہو رہا ہے۔ عمران اور اس کے ساتھی طویل اور خوفناک سفر طے کرنے کے بعد آخر کار سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب تو ہو گئے تھے لیکن لاشوں کی صورت میں۔

بگ کنگ سمیت سب کی نظریں اس تالاب پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد تالاب کے پانی میں بھنور سے پیدا ہوئے اور اس کے بعد جیسے شدید بھونچال آ جاتا ہے۔ اس طرح پانی اچھل چھل ہونے لگا اور پھر آہستہ آہستہ پانی کی سطح کم ہونی شروع ہو گئی اور اس کے ساتھ ہی تالاب میں سی رزر کا اوپر والا حصہ نمودار ہو گیا۔ سی رزر جیسے جیسے اوپر کو اٹھ رہا تھا پانی اسی طرح غائب ہوتا جا رہا تھا۔

چند لمحوں بعد سی رزر مکمل طور پر باہر آ گیا۔ اب وسیع و عریض تالاب میں سی رزر اس طرح کھڑا تھا جیسے گاڑی پلیٹ فارم پر رکی ہوئی ہوتی ہے۔

بگ کنگ نے آگے بڑھ کر اپنا ہاتھ سی رزر کے ایک مخصوص حصے پر رکھا تو سی رزر کا دروازہ خود بخود کھل گیا اور بگ کنگ اچھل کر سی رزر کے اندر داخل ہو گیا۔ دوسرے کنگز بھی اس کے پیچھے اندر داخل ہوئے۔ ایک چھوٹی راہداری سے گزر کر وہ اس بڑے کمرے میں پہنچے جہاں لانچ کے عرشے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کی نیلی لاشیں پڑی تھیں۔ ان سب کے چہرے نیلے ہو چکے تھے۔

"یہ ہے وہ عمران جس نے یہ دعویٰ کیا تھا کہ وہ سی ورلڈ کو تباہ کرے گا"...... بگ کنگ نے بڑے نفرت بھرے انداز میں عمران کی لاش کو پیر سے ٹھوکر مارتے ہوئے کہا۔

"واقعی ان کا انجام عبرتناک ہے۔ انتہائی عبرتناک"...... ایس کنگ نے جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

"ان کا ایسا ہی انجام ہونا چاہئے بلکہ اس سے بھی بدتر۔ اب میں ان لاشوں کی نمائش کروں گا۔ تاکہ پوری دنیا کو پتہ چل سکے کہ سی ورلڈ کیا ہے۔ وہ کتنی طاقتور ہے۔ دنیا کی کوئی طاقت یہودیوں کا راستہ نہیں روک سکتی۔ عظیم یہودی سلطنت ضرور وجود میں آئے گی اور یہ مسلم حکومتیں نیست و نابود کر دی جائیں گی اور بہت جلد پوری دنیا کا اقتدار ہمارے قبضے میں ہو گا۔ یہودی عظیم ہیں اور عظیم ہی رہیں گے"...... بگ کنگ نے کڑک دار لہجے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے ایک اور زور دار ٹھوکر عمران کے پہلو میں

ماری اور پھر باہر کی طرف مڑ گیا اور اس کے باقی ساتھیوں نے بھی خاموشی سے اس کی پیروی کی۔

"ہسل۔ ان کی لاشیں لائٹ روم میں پہنچا دو۔ تاکہ انہیں اسی حالت میں برقی بھٹی میں ڈال کر بھسم کر دیا جائے حالانکہ میرا تو یہ ارادہ بن رہا ہے کہ ان کی لاشوں کو اپنے پاس حنوط کر کے محفوظ رکھوں اور بعد میں ان لاشوں کی نمائش لگواؤں تاکہ دنیا کو بھی علم ہو جائے کہ سی ورلڈ کتنی طاقتور اور باوسائل تنظیم ہے"...... بگ کنگ نے سخت اور کھردرے لہجے میں ہسل سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو ایک طرف بڑے مؤدبانہ انداز میں کھڑا ہوا تھا۔

"یس بگ کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... ہسل نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بگ کنگ۔ ان کی لاشوں کی نمائش سے کیا سی ورلڈ دنیا کے سامنے نہ آجائے گی"...... ای کنگ نے دبے لہجے میں کہا۔

"ہاں ضرور آجائے گی اور اب اسے آجانا چاہئے۔ اب ہم اس قدر طاقتور ہو چکے ہیں کہ دنیا کے سامنے آجائیں۔ اب پوری دنیا مل کر بھی ہمارا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"...... بگ کنگ نے اونچی آواز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہسل فی الحال میں تھکا ہوا ہوں اور کچھ دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں اٹھا کر بلیک روم میں پہنچا دو۔ ان کی لاشیں بھاگ نہیں جائیں گی۔ میں تھوڑا سا آرام کر لوں اس

کے بعد میں اپنی نگرانی میں ان کی لاشیں برقی بھٹی میں پھنکواؤں گا۔ میں اپنی آنکھوں سے ان کی لاشیں جلتی ہوئی دیکھنا چاہتا ہوں۔ تم آدمی بلا لو جو ان کی لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے"...... بگ کنگ نے کہا۔ وہ بار بار اپنا فیصلہ بدل رہا تھا جو اس کی ذہنی بے چینی کو ظاہر کر رہا تھا۔

"یس بگ کنگ۔ جیسا آپ کا حکم"...... ہسل نے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"اور تم سب واپس سی ورلڈ ٹو چلے جاؤ۔ ضرورت ہوئی تو میں تمہیں پھر یہاں بلا لوں گا۔ وہاں کا کنٹرول ایم سی ٹو کے ہاتھوں میں ہے لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ وہاں کے انتظامات فی الحال آپ تینوں کنگز سنبھالیں۔ جس طرح یہاں عمران اور اس کے ساتھی پہنچے ہیں۔ اسی طرح میجر پرمود اور اس کے ساتھی یقیناً سی ورلڈ ٹو پہنچ چکے ہوں گے۔ میں نے ایم سی ٹو کو میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرانے کے لئے گراس لوئے سمیت اس کے تمام افراد کو بھی ہلاک کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی نجانے کس میک اپ میں ہوں۔ پورے گروپ میں انہیں تلاش کرنے کی کوشش ہم پر بھاری پڑ سکتی ہے۔ اس لئے میں کوئی رسک نہیں لینا چاہتا اور اسی لئے میں نے ایم سی ٹو کو حکم دیا ہے کہ وہ گراس لوئے اور اس کے ساتھ واپس آنے والے تمام افراد کو ہلاک کر دے۔

اب تک وہ یہ کام کر چکا ہو گا۔ آپ تینوں جا کر ایم سی ٹو کے ساتھ ان لاشوں کی چیکنگ کریں اور ان میں جو بھی میجر پرمود اور ان کے ساتھی ہوں انہیں الگ کریں اور ان کی بھی لاشیں برقی بھٹیوں میں ڈال کر بھسم کر دیں"...... بگ کنگ نے ایس کنگ، ای کنگ اور ڈی کنگ سے مخاطب ہو کر کہا تو ان تینوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ بگ کنگ نے ہسل کو چند مزید ہدایات دیں اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا فرسٹ وے کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چلنے کا انداز بھی اب فاتحانہ ہو چکا تھا۔ وہ اپنے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں وہ کام کرنے کے بعد آرام کیا کرتا تھا۔ وہ چونکہ اپنے آپ کو تھکا ہوا محسوس کر رہا تھا۔ اس لئے اس نے سوچا کہ اب دل بھر کر آرام کرے گا۔ کیونکہ عمران اور میجر پرمود کی وجہ سے گزشتہ کئی راتوں سے وہ ایک لمحے کے لئے بھی نہ سو سکا تھا۔

یہ کمرہ بگ کنگ نے خاص طور پر بنوایا تھا۔ جس میں کوئی اور شخص کسی بھی صورت میں داخل نہ ہو سکتا تھا۔ بگ کنگ نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو دروازہ تیزی سے ایک طرف کو کھسک گیا اور بگ کنگ اندر داخل ہوا۔ اس کے اندر داخل ہوتے ہی دروازہ اس کے پیچھے بند ہو گیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ آرام دہ بستر پر لیٹ گیا۔ چونکہ وہ بے حد تھکا ہوا تھا اس لئے بستر پر لیٹتے ہی اسے نیند آ گئی۔ لیکن کچھ دیر بعد ہی سائرن کی تیز آواز سے اس کی

آنکھیں کھل گئیں۔ اور پھر وہ یوں اپنے بیڈ سے اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ حیرت سے اس کی چمکدار آنکھیں دھندلا سی گئیں اور اس کا دل بری طرح سے دھڑکنا شروع ہو گیا جیسے ابھی سینہ توڑ کر باہر آ گرے گا۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے جسموں سے بھی گولیاں ٹکرا رہی تھیں لیکن وہ چونکہ مخصوص حفاظتی لباسوں میں تھے اور انہوں نے سروں پر گلوبز چڑھا رکھے تھے اس لئے گولیاں ان پر کوئی اثر نہ کر رہی تھیں جبکہ ان کے ارد گرد موجود افراد گولیوں کا شکار ہو کر چیختے ہوئے گر رہے تھے۔

کافی دیر تک گولیوں کا سلسلہ جاری رہا پھر جب انسانی چیخیں بند ہو گئیں تو گولیاں بھی چلنا بند ہو گئیں۔ وہاں ہر طرف یکلخت گہرا سکوت چھا گیا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی بھی خاموش تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہاں ایک بار پھر روشنی پھیل گئی۔ جیسے ہی روشنی پھیلی وہ سب یہ دیکھ کر دہل کر رہ گئے کہ ان کے گرد انسانی لاشیں ہی لاشیں پڑی ہوئی تھیں اور جو حوض کچھ دیر قبل خالی تھا وہ اب خون سے بھرا ہوا تھا۔ حوض میں موجود انسانوں پر اس قدر گولیاں برسائی گئی تھیں کہ لاشیں بری طرح سے چھلنی ہو چکی تھیں۔ میجر پرمود اور

اس کے ساتھی حوض کی دیواروں کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔ ان کے سرخ لباس ہلاک ہونے والے انسانوں کے خون سے تر ہو چکے تھے۔ خون ان کے لباسوں سے ٹپکتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔ یہاں تک کہ ان کے سروں پر چڑھے ہوئے گلوب بھی خون سے تر ہو چکے تھے۔

"یہ۔ یہ تو انتہائی ظلم ہے۔ انہیں اس قدر بے دردی اور بے رحمی سے ہلاک کر دیا جائے گا یہ تو میں نے سوچا ہی نہ تھا"۔ وائٹ شارک نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

"لیکن انہوں نے ان سب کو کیوں ہلاک کیا ہے۔ یہ تو ان کے اپنے آدمی تھے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"شاید انہیں پتہ چل گیا ہے کہ ان کے ساتھ ہم بھی سی ورلڈ پہنچ چکے ہیں۔ ہمیں ان افراد میں تلاش کر کے الگ ہلاک کرنے کی بجائے انہوں نے ان سب کو ہی ہلاک کر دیا ہے تاکہ ہم ان میں سے کسی کے بھی میک اپ میں ہوں تو نہ بچ سکیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہمیں ہلاک کرنے کے لئے انہوں نے اپنے سب آدمیوں کو بھی ہلاک کر دیا ہے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہی تو ان کی بربریت ہے۔ انسانی جان کی ان کی نظر میں کوئی قیمت نہیں ہے"...... میجر پرمود نے سرد لہجے میں کہا۔

"تو کیا وہ اب ہمیں دیکھ رہے ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہاں۔ نہ صرف وہ ہمیں دیکھ رہے ہیں بلکہ ہماری باتیں بھی سن رہے ہیں۔ دیکھو کمرے میں ریڈ اور بلیو لائٹس بھی روشن ہیں۔ ریڈ لائٹس سے ان تک ہماری آوازیں پہنچ رہی ہیں اور بلیو لائٹ سے وہ ہمیں لائیو مانیٹر کر رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا تو ان سب نے چونک کر دیکھا۔ واقعی اس بار کمرے میں دوسری لائٹس کے ساتھ سرخ اور نیلی لائٹس بھی جل رہی تھیں۔ چونکہ کمرہ مکمل روشن تھا اس لئے انہیں سائیڈ کی دیواروں میں کھلے ہوئے خانے اور ان میں موجود آٹو میٹک مشین گنیں صاف دکھائی دے رہی تھیں جن سے گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا گیا تھا۔ گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں میں سے اب وہاں کوئی ایک انسان بھی زندہ نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی مزید بات کرتے اسی لمحے اچانک مشین گنوں کے دہانے ایک بار پھر کھل گئے۔ مشین گنوں سے ایک بار پھر گولیاں چلنا شروع ہو گئی تھیں اور یہ گولیاں میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں پر برسائی جا رہی تھیں۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے لباسوں سے گولیاں ٹکرا ٹکرا کر اچٹ رہی تھیں۔

"حوض سے نکلو باہر"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ حوض کے کنارے پر دونوں ہاتھ رکھ کر اچکا اور اچھل کر حوض سے باہر آ

گیا۔ اس کے ساتھی بھی کنارے پکڑتے ہوئے حوض سے باہر آ گئے۔ دیوار میں موجود مشین گنوں کی نالیں موو کر رہی تھیں وہ جس جس طرف بڑھ رہے تھے مشین گنوں کی نالوں کا رخ ان کی طرف ہو رہا تھا اور تواتر کے ساتھ ان پر گولیوں کی بوچھاڑیں پڑ رہی تھیں۔ اگر وہ مخصوص حفاظتی لباسوں میں نہ ہوتے تو اب تک ان کی لاشوں کے بھی پرخچے اڑ چکے ہوتے۔

میجر پرمود نے لائٹس آف ہوتے ہی بلاسٹر ریز گن اپنی جیب میں رکھ لی تھی۔ حوض سے باہر آتے ہی اس نے گن نکالی اور پھر اس نے ایک دیوار کی طرف گن کا رخ کرتے ہوئے بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ رنگ کی شعاع سی نکل کر دیوار پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور دیوار میں موجود کئی گنوں کے ٹکڑے اڑتے چلے گئے۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود کے ساتھیوں نے بھی بلاسٹر ریز گنیں نکالیں اور انہوں نے دیواروں کے خانوں سے نکلی ہوئی مشین گنوں کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ کچھ ہی دیر میں تمام مشین گنیں خاموش ہو گئیں۔

"تم چھ افراد کو میں نے پہچان لیا ہے۔ تم میجر پرمود ہو اور باقی سب تمہارے ساتھی"...... اچانک کمرے میں ایک تیز اور گونجدار آواز سنائی دی۔ یہ آواز مشینی تھی اور چونکہ وہ گراس لوئے کو اس آواز کے ساتھ باتیں کرتے سن چکے تھے اس لئے وہ سمجھ گئے کہ ان سے مخاطب ہونے والی آواز سی ورلڈ ٹو کے ماسٹر کمپیوٹر ٹو کی ہے

جس کا کوڈ ایم سی ٹو تھا۔

"کیا تم ماسٹر کمپیوٹر بول رہے ہو"...... میجر پرمود نے اونچی آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔ میں ایم سی ٹو ہوں"...... جواباً آواز سنائی دی۔

"ماسٹر کمپیوٹر ہونے کے باوجود تم حماقت کیوں کر رہے ہو۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ہم مخصوص لباسوں میں ملبوس ہیں اس کے باوجود تم ہم پر فائرنگ کر رہے ہو۔ کیوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میں تم سب کو ہلاک کرنا چاہتا ہوں میجر پرمود۔ تم اس وقت ہارڈ روم میں ہو اور میں نے ہارڈ روم کو مکمل طور پر سیلڈ کر دیا ہے۔ تم کچھ بھی کر لو لیکن تم زندہ اس روم سے باہر نہیں نکل سکو گے۔ تم سب نے حفاظتی لباس پہن رکھے ہیں جن پر بم اور گولیاں اثر نہیں کر سکتیں لیکن تم شاید بھول رہے ہو کہ تم سب اس وقت سی ورلڈ ٹو میں موجود ہو اور یہاں میرا کنٹرول ہے۔ میری اجازت کے بغیر یہاں ایک مکھی بھی پر نہیں مار سکتی ہے۔ تمہیں کیسے ہلاک کرنا ہے یہ میں بخوبی جانتا ہوں"...... ماسٹر کمپیوٹر کی آواز سنائی دی۔

"اچھی بات ہے۔ تو پھر تم اپنی کوشش کرو۔ ہم اپنی کوشش کریں گے۔ دیکھتے ہیں انسان کے مقابلے میں کمپیوٹر کس قدر طاقتور اور ذہین ہے"...... میجر پرمود نے غرا کر کہا۔

"تو پھر مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میں تم پر کرانٹ ریز فائر کرنے لگا ہوں۔ اس ریز سے تم ان لباسوں سمیت جل کر راکھ بن

جاؤ گے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔ اسی لمحے ان سب نے کٹاک کی آواز سنی۔ کٹاک کی آواز سنتے ہی ان سب کی نظریں کمرے کی چھت کے ایک کونے کی طرف اٹھ گئیں۔ چھت کے کونے میں ایک خانہ سا کھل گیا تھا اور اس سے ایک گن کا دہانہ نکل کر باہر آ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ گن کا دہانہ خانے سے نکل کر باہر آتا میجر پرمود نے بلاسٹر ریز گن کا رخ اس خانے کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ گن سے سرخ شعاع نکل کر اس خانے میں موجود گن پر پڑی۔ ایک زور دار دھماکہ ہوا اور خانے سے نکلنے والی گن کے ساتھ خانے کے بھی پرخچے اڑتے چلے گئے۔ اسی لمحے چھت کے دوسرے کونے سے بھی کھٹکے کی آواز سنائی دی۔ اس بار لیڈی بلیک تیزی سے مڑی اور اس نے اپنی بلاسٹر گن سے اس کھلنے والے خانے پر ریز فائر کر دی۔ اس خانے میں موجود گن کا انجام بھی پہلی گن جیسا ہوا تھا۔ اسی لمحے یکے بعد دیگرے دو مزید کھٹکے ہوئے اور چھت کے دوسرے دو کونوں میں خانے کھل گئے۔ خانے کھلتے ہی گنوں کی نالیں نکلیں اور ساتھ ہی سرخ رنگ کی دو لہریں سی نکل کر ان کی طرف بڑھیں۔

"بچو"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تیزی سے دائیں طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی فوراً سائیڈوں میں کود گئے۔ نیچے کودتے ہی وائٹ شارک اور کیپٹن توفیق کی گنوں سے سرخ شعاعیں نکل کر ان گنوں پر پڑیں اور

دونوں گنیں ایک ساتھ تباہ ہو گئیں۔

"ہونہہ۔ تم نے ان ریز گنوں کو تو تباہ کر دیا ہے لیکن اس بار میں تم پر جو اٹیک کرنے جا رہا ہوں اس سے بچنا تمہارے لئے ممکن نہیں ہو گا"...... ایم سی ٹو کی کڑکدار آواز سنائی دی۔

"دیکھتے ہیں"...... میجر پرمود جواباً غرایا۔ اسی لمحے کمرے کا دروازہ کھلا اور چار روبوٹس سفید رنگ کی بڑی بڑی ریز گنیں لئے کر اندر داخل ہوئے۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی تیار تھے۔ ابھی روبوٹس اندر آئے ہی تھے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی ریز گنوں سے ایک ساتھ فائرنگ ہوئی اور یکے بعد چار دھماکے ہوئے اور ان روبوٹس کے پرخچے اُڑتے چلے گئے۔ حوض کے پاس موجود چبوتروں کی آڑ لے لو۔ اب یہاں روبوٹس کی یلغار ہونے والی ہے۔ جو بھی اندر آئے اسے اُڑا دینا"...... میجر پرمود نے چیخ کر مقامی زبان میں کہا۔

"یہ تم نے کون سی زبان بولی ہے"...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"تم صرف مشینی زبان بولنا جانتے ہو۔ ہم مقامی زبان میں بات کر رہے ہیں جو تمہارے پلے نہیں پڑے گی"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا۔ میجر پرمود کا حکم سنتے ہی وہ سب تیزی سے حوض کے کناروں پر بنے ہوئے چبوتروں کی آڑ میں چلے گئے۔ اسی لمحے انہوں نے بے شمار روبوٹس کو ایک دوسرے کے پیچھے کمرے

میں داخل ہوتے دیکھا۔ اندر آنے والے پہلے دو روبوٹس نے ہاتھوں میں پکڑی ہوئی گنوں کے بٹن اندر داخل ہوتے ہی پریس کر دیئے تھے۔ ان کی گنوں سے سرخ رنگ کی شعاعیں نکلی تھیں اور سامنے موجود کیبنوں کے دروازوں پر پڑیں۔ یکے بعد کئی دھماکے ہوئے اور کیبنوں کے دروازوں کے ساتھ کیبنوں کی دیواریں بھی بکھرتی چلی گئیں۔

"فائر"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ان سب نے ایک ساتھ دروازے سے اندر داخل ہونے والے روبوٹس پر بلاسٹر ریز فائر کرنا شروع کر دی۔ کمرہ یکلخت تیز اور زور دار دھماکوں سے گونج اٹھا اور دروازے کے پاس تباہ ہونے والے روبوٹس کے پرزے اُڑ اُڑ کر کمرے کے مختلف حصوں میں گرنے لگے۔

"اس طرح تو یہ کھیل کبھی ختم نہیں ہو گا اور ہم اسی کمرے تک محدود ہو کر رہ جائیں گے۔ تم ان روبوٹس کو نشانہ بناؤ۔ میں دروازے کے ارد گرد دیوار کو تباہ کرتا ہوں تاکہ راستہ کھل جائے اور ہم یہاں سے نکل سکیں"...... میجر پرمود نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ میجر پرمود نے دروازے کے ارد گرد دیوار پر ریز فائر کرنی شروع کر دی۔ زور دار دھماکوں کے ساتھ میٹل کی بنی ہوئی دیوار میں گڑھے سے بنتے چلے گئے۔

دروازے کے پاس روبوٹس مسلسل تباہ ہوتے جا رہے تھے اور وہاں مشینی پرزوں کا ڈھیر سا بنتا جا رہا تھا۔ کچھ دیر تک یہ سلسلہ

جاری رہا پھر دروازے کے پاس موجود روبوٹس اندر داخل ہونے سے رک گئے۔

"میجر پرمود۔ تم نے میرے بے شمار روبوٹس تباہ کر دیئے ہیں۔ تمہارے لئے بہتر ہو گا کہ خود کو اپنے ساتھیوں سمیت سرنڈر کر دو ورنہ اس بار میں اس کمرے کو تباہ کر دوں گا"...... ایم کلاتھ کی آواز سنائی دی۔

"کر دو۔ ہمیں کوئی پرواہ نہیں ہے"...... میجر پرمود نے جواباً چیخ کر کہا۔

"چلو۔ روبوٹس دروازے سے ہٹ گئے ہیں۔ ہمیں جلد سے جلد اس کمرے سے نکلنا ہے"...... میجر پرمود نے ایک بار پھر مقامی زبان میں چیختے ہوئے کہا اور چبوترے کے پیچھے سے نکل کر دروازے کی طرف مسلسل بلاسٹر ریز فائر کرتا ہوا دوڑتا چلا گیا۔ اس کے ساتھی بھی چبوتروں کے پیچھے سے نکلے اور دروازے کی طرف لپکے۔ دروازے سے مسلسل سرخ شعاعیں باہر جا رہی تھیں اس لئے باہر سائیڈوں میں موجود روبوٹس کو موقع ہی نہ مل رہا تھا کہ وہ دروازے کے سامنے آ کر ان پر جوابی حملے کر سکیں۔ دروازے کے قریب پہنچتے ہی میجر پرمود نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور تقریباً اڑتا ہوا دروازے سے نکلتا چلا گیا۔ وہ جیسے ہی باہر آیا۔ دائیں طرف راہداری میں کھڑے روبوٹس نے چونک کر سیدھے ہوتے ہی تھے کہ میجر پرمود نے ہوا میں قلابازی کھاتے ہوئے بلاسٹر ریز گن کا

رخ ان کی جانب کیا اور مسلسل بٹن پریس کرتا چلا گیا۔ روبوٹس دھماکوں سے تباہ ہوتے چلے گئے۔ باقی روبوٹس نے سائیڈوں پر ہوتے ہوئے میجر پرمود پر ریز فائر کی ہی تھی کہ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھی کمرے سے نکل آئے اور انہوں نے کمرے سے باہر آتے ہی سائیڈوں پر کھڑے روبوٹس کو نشانہ بنانا شروع کر دیا۔ جواب میں روبوٹس نے بھی ان پر ریز فائر کرنی شروع کر دی۔

"تم انہیں سنبھالو میں آگے جا کر راستہ کلیئر کرتا ہوں"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور پھر وہ مڑ کر تیزی سے ایک راہداری کی طرف دوڑتا چلا گیا۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گیا تھا کہ اس لمحے سامنے راہداری سے دو روبوٹس نکل کر اس کے سامنے آ گئے۔ میجر پرمود پر نظر پڑتے ہی انہوں نے گنوں سے فائر کئے۔ سرخ شعاعیں سی نکل کر میجر پرمود کی طرف بڑھیں۔ چونکہ روبوٹس نے اچانک فائر کئے تھے اس لئے میجر پرمود کے پاس اتنا وقت نہ تھا کہ وہ دائیں بائیں جمپ لگا سکے اس لئے جیسے ہی روبوٹس نے فائر کئے میجر پرمود تیزی سے پیچھے کی طرف کمان کی طرح جھکتا چلا گیا۔ شعاعیں اس کے عین سینے کے اوپر سے گزرتی چلی گئیں۔ اس سے پہلے کہ روبوٹس اس پر دوبارہ شعاعیں پھینکتے میجر پرمود نے اپنا جسم پلٹایا اور پھر زمین پر گرتے ہی اس نے دو بار گن کا بٹن پریس کر دیا۔ گن سے شعاعیں نکل کر روبوٹس سے ٹکرائیں۔ یکے بعد دیگرے دو دھماکے ہوئے اور دونوں روبوٹس بکھرتے چلے گئے۔ ان

دونوں روبوٹس کو تباہ کرتے ہی میجر پرمود سیدھا ہوا اور فوراً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

اس نے راہداری کے موڑ کی طرف دیکھا لیکن اب وہاں کوئی روبوٹ نہ تھا۔ میجر پرمود دیوار کے ساتھ لگ کر جھکے جھکے انداز میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کی نظریں راہداری کے موڑ پر جمی ہوئی تھیں۔

اچانک دوسری طرف سے اسے تیز دھمک کی آوازیں سنائی دیں۔ یہ ایسی آوازیں تھیں جیسے روبوٹ بھاری قدم زمین پر مارتا ہوا اس طرف دوڑا چلا آ رہا ہو۔ میجر پرمود وہیں ٹھٹھک گیا۔ اسی لمحے ایک روبوٹ مڑ کر اس طرف آیا ہی تھا کہ میجر پرمود نے اس کا شکار کر لیا۔ شعاع نے ایک لمحے میں روبوٹ کے ٹکڑے اُڑا دیئے تھے۔

اب دوسری طرف دھمک کی کوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی۔

میجر پرمود چند لمحے سن گن لیتا رہا لیکن جب اسے دوسری طرف سے کوئی آواز نہ سنائی دی تو وہ ایک بار پھر آگے بڑھنے لگا۔ ابھی وہ چند قدم ہی آگے بڑھا ہو گا کہ اچانک میجر پرمود کو ایک زور دار جھٹکا لگا۔ اس سے پہلے کہ وہ سنبھلتا اچانک اس کے پیروں کے نیچے سے زمین نکلتی چلی گئی۔ میجر پرمود نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکتا۔ دوسرے لمحے میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ تیزی سے کسی اندھی اور گہری کھائی میں گرتا چلا جا رہا ہو۔

اچانک عمران کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ اس کی آنکھیں کھلیں تو بے اختیار اس کے منہ سے کراہ سی نکل گئی۔ اس کے ذہن میں نیلے دھوئیں کی تیز چبھن کا منظر دوبارہ ابھر آیا تھا اور پھر ادھر ادھر دیکھتے ہوئے وہ تیزی سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ ایک بڑے سے کمرے میں تھا۔ جس میں ہر طرف دیواروں کے ساتھ الماریاں بنی ہوئی تھیں۔

درمیان میں خالی جگہ پر وہ اور اس کے ساتھی پڑے تھے۔ عمران نے دیکھا کہ اس کے ہاتھوں اور چہرے کی جلد کا رنگ ہلکا نیلا تھا۔ یہی حال اس کے ساتھیوں کا تھا ان سب کے رنگ نیلے ہو رہے تھے۔ یہ آر سی گیس کا اثر تھا جس نے انجکشن لگا ہونے کے باوجود بھی اپنا اثر دکھا دیا تھا اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ عمران نے آخری لمحات میں دماغ کو کنٹرول کرنے کی اور خود کو ہوش میں رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی تھی لیکن کامیاب نہ ہو سکا تھا اور اسے اب

ہوش آیا تھا۔

عمران چند لمحے ماحول کا جائزہ لیتا رہا اور پھر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ وہ اپنے آپ کو بالکل نارمل محسوس کر رہا تھا۔ وہ جلدی سے الماریوں کی طرف بڑھا۔ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے جسموں پر ان کے اپنے لباس تھے۔ ان کے جسموں پر چڑھے ہوئے خصوصی لباس اتار لئے گئے تھے۔ اس نے ایک الماری کھولی تو اس میں ڈانگری نما لباس اور ایسا ہی دوسرا سامان بھرا ہوا تھا۔ شاید یہ کمرہ سی ورلڈ میں کام کرنے والے انسانوں کے لئے تھا۔ اس نے دوسری الماری کھولی۔ اس الماری میں بھی ضرورت کا مختلف سامان بھرا ہوا تھا اور پھر اسے ایک الماری کے نچلے خانے میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کے بیگ نظر آگئے تو وہ خوشی سے اچھل پڑا۔ اس نے اپنا بیگ باہر کھینچ لیا۔ اسی لمحے اسے صفدر کی کراہ سنائی دی تو عمران تیزی سے مڑا اور دوسرے لمحے اس نے صفدر کو اچھل کر بیٹھتے ہوئے دیکھا۔ صفدر یوں حیرت سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا جیسے کوئی نومولود بچہ حیرت سے دنیا کو دیکھتا ہے۔

"صفدر۔ جلدی اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ۔ بزرگ کہتے ہیں زیادہ دیر سونے سے انسان موٹاپے کا شکار ہو جاتا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر عمران کی آواز سن کر بری طرح اچھل پڑا۔

"کک۔ کیا ہوا عمران صاحب۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے۔ ہمیں تو

آر سی زہریلی گیس کے ذریعے ہلاک کرنے کی کوشش کی گئی تھی"۔ صفدر نے کہا۔

"تم اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ پھر بتاؤں گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر اٹھ کر فوراً کھڑا ہو گیا اور پھر باری باری سب ہوش میں آتے رہے اور چند لمحوں بعد جولیا بھی ہوش میں آ گئی۔

"سب تیار رہو۔ اپنا اسلحہ سنبھال لو۔ کسی بھی وقت کوئی آ سکتا ہے"...... عمران نے ان سب سے مخاطب ہو کر کہا اور جولیا اور اس کے ساتھی فوراً اٹھ کر عمران کے پاس پہنچ گئے۔ عمران نے ان کے تھیلے ان کی طرف بڑھائے تو وہ تھیلے کھول کر ان میں سے اپنا سامان نکالنے لگے۔

"ہمیں یہاں کس نے ڈالا ہے۔ بگ کنگ نے تو کہا تھا کہ جیسے ہی ہماری لاشیں سی ورلڈ پہنچیں گی وہ برقی بھٹیوں میں جلا کر بھسم کر دے گا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں کون ہمدرد پیدا ہو گئے ہیں۔ جب مجھے ہوش آیا تو ہم یہاں پڑے ہوئے تھے"...... عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا

"تو کیا ہم سی ورلڈ میں پہنچ چکے ہیں"...... صفدر نے کہا۔

"اس کے بارے میں بھی مجھے نہیں معلوم لیکن یہ سی رز نہیں ہے۔ اس کمرے کی دیواریں خاص میٹل کی بنی ہوئی ہیں جو یقیناً سی ورلڈ کی ہو سکتی ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"چلو جو بھی ہے آخر کار ہم سی ورلڈ میں داخل ہونے میں کامیاب تو ہو ہی گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے سکون کا سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ضروری نہیں ہے کہ ہم سی ورلڈ میں ہی ہوں۔ یہ بھی تو ممکن ہے کہ بگ کنگ نے سی رزکو کسی اور طرف بھیج دیا ہو اپنے کسی خاص سیکشن میں اور ہم وہاں ہوں"...... تنویر نے کہا۔

"سی ورلڈ کے تمام سیکشن سی ورلڈ کے اندر ہی ہوں گے۔ اب ہم یہاں پہنچ گئے ہیں تو پھر جلد ہی پتہ چل جائے گا کہ یہ سی ورلڈ کا کون سا حصہ ہے"...... صالحہ نے کہا۔

"یہ سب ہوا کیسے۔ ہم زندہ کیسے بچ گئے۔ جبکہ ہمارے جسم تک نیلے پڑ چکے ہیں"...... اس بار ٹرومین نے پوچھا۔

"ہم نے پروٹیکشن کے لئے جو انجکشن لئے تھے ان کا اثر کم ہو گیا تھا اس لئے اس زہر نے ہم پر اثر تو کیا لیکن یہ اثر زیادہ نہیں تھا۔ ہم صرف وقتی طور پر بے ہوش ہوئے ہیں۔ اگر ہم نے انجکشن نہ لگوائے ہوتے تو ہمیں اس طرح کبھی ہوش نہ آتا۔ میرے اندازے کے مطابق ہم زیادہ سے زیادہ بیس منٹ تک بے ہوش رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہاری ریڈی میڈ کھوپڑی ہر حربے کا توڑ بروقت نکال لیتی ہے اگر تم نے ہمیں جزیرے پر انجکشن نہ لگائے ہوتے تو اب تک شاید ہم زندہ نہ ہوتے"...... تنویر نے جذباتی لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے بگ کنگ کا شکریہ ادا کرنا جو اپنے غرور میں آ کر اتنا مطمئن ہو گیا تھا کہ اس نے ہمیں کسی اور طریقے سے نہیں بلکہ آر سی گیس سے ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ اگر وہ کسی ریز سے حملہ کرتا یا پھر سی رز کو ہی تباہ کر دیتا تو اب تک ہم سب اجتماعی قبر میں بیٹھے اپنا اعمال نامہ پڑھ رہے ہوتے بلکہ ایک دوسرے کو سنا رہے ہوتے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اب کیا پروگرام ہے۔ نجانے یہ سی ورلڈ ہے یا کوئی اور جگہ"...... صفدر نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے کہا۔

"جہاں تک میرا خیال ہے کہ یہ سی ورلڈ ہی ہے لیکن ہمیں زندہ کیوں چھوڑا گیا ہے یہ سمجھنا ابھی باقی ہے اور یہ سب معلوم کرنے کے لئے ہمیں بگ کنگ سے بات کرنی پڑے گی۔ اور رہی بات پروگرام کی تو ہم اپنا کام ضرور پورا کریں گے۔ یہاں سے بلیک ڈائمنڈ بھی حاصل کریں گے اور سی ورلڈ کو بھی تباہ کریں گے۔ اپنے اپنے بیگ اٹھا لو۔ تاکہ کام شروع کیا جا سکے"...... عمران نے کہا اور اٹھ کر کمرے کے اکلوتے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دروازے کو اپنی طرف کھینچا تو دروازہ کھل گیا۔ اسے بند نہ کیا گیا تھا۔ اور وہ باہر راہداری میں آ گیا۔

اس کے ساتھی بھی اپنے بیگ اٹھائے اس کے پیچھے باہر آ گئے۔ راہداری ایک طرف سے بند تھی جبکہ دوسری طرف آگے جا کر وہ دائیں طرف کو مڑ گئی تھی۔ عمران تیز تیز قدم اٹھاتا اس طرف بڑھ

گیا۔ موڑ کے قریب پہنچ کر وہ ایک لمحے کے لئے رکا اور پھر اس نے گردن آگے بڑھا کر موڑ کے دوسری طرف دیکھا۔ راہداری آگے بائیں طرف کو چلی گئی تھی اور اس کے اختتام پر فولاد کا ایک دروازہ نظر آ رہا تھا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور وہ سب تیزی سے چلتے ہوئے اس راہداری سے گزر کر اس دروازے تک پہنچ گئے۔

عمران نے آہستہ سے دروازہ کو اپنی طرف کھینچا تو یہ دروازہ بھی کھل گیا اور دروازے کو پار کر کے وہ جب دوسری طرف پہنچے تو انہوں نے اپنے آپ کو ایک بڑے سے کمرے میں موجود پایا۔ اس کمرے میں دیوار کے ساتھ بڑے بڑے لوہے کے باکس پڑے ہوئے تھے۔ عمران نے آگے بڑھ کر ایک باکس کو کھولا جیسے ہی باکس کا ڈھکن اٹھا ایک تیز گونج پیدا ہوئی اور عمران اچھل کر پیچھے ہٹ آیا۔ اسی لمحے کھٹاک کی تیز آواز سے کمرے کا دروازہ بند ہو گیا اور کمرے میں تیز روشنی پھیل گئی۔ اس کے ساتھ ہی دیواروں کے ساتھ موجود سب باکس کسی سسٹم کے تحت بجلی کی سی تیزی سے زمین میں دفن ہو کر غائب ہو گئے اور اب وہ پاگلوں کے سے انداز میں اس خالی کمرے میں کھڑے ایک دوسرے کی شکلیں دیکھ رہے تھے۔ دروازہ بند ہوتے ہی دور کہیں سائرن بجنے کی تیز آواز سنائی دی۔ عمران نے دروازے کی طرف بڑھنا چاہا مگر دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ اس کے قدم زمین سے چپک گئے تھے۔

یوں لگ رہا تھا جیسے ان کے جوتوں کو مقناطیسی زمین نے جکڑ لیا ہو اور اب وہ سب مجسموں کی طرح کھڑے کے کھڑے رہ گئے تھے۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے"...... جولیا نے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہ سی ورلڈ ہے جہاں ماسٹر کمپیوٹر کا کنٹرول ہے۔ یہاں کسی بھی لمحے کچھ بھی ہو سکتا ہے۔ ہمیں ہر دم الرٹ رہنا پڑے گا۔ ہماری ذرا سی غفلت ہمیں سیدھا عالم بالا پہنچا سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور پھر اس نے پشت لدے ہوئے تھیلے میں ہاتھ ڈالا۔ وہ شاید اس میں سے کچھ نکالنا چاہتا تھا کہ اچانک اردگرد کی دیواروں میں تیز تیز سرسراہٹ کی آوازیں سنائی دیں اور انہوں نے چونک کر دیکھا تو چاروں طرف دیواروں میں سے مشین گنوں کی نالیں باہر کو نکل آئی تھیں۔ وہ ہل بھی نہ سکتے تھے اور مشین گنیں بھی چاروں طرف موجود تھیں۔ اب بچ نکلنے کا کوئی راستہ کوئی صورت باقی نہ رہی تھی۔ مشین گنیں دیکھ کر وہ ساکت رہ گئے۔ مشین گنیں آہستہ آہستہ حرکت کر رہی تھیں۔

"کچھ کرو عمران ورنہ ہم سب بے موت مارے جائیں گے"۔ جولیا نے چیختے ہوئے کہا۔

"کیا کروں۔ میری سمجھ میں تو کچھ نہیں آ رہا ہے۔ جوتے زمین پر یوں چپکے ہوئے ہیں کہ الگ ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"تو جوتے اتار دو۔ یہاں سپاٹ اور ٹھوس زمین ہے۔ بغیر جوتوں کے بھی ہم چل سکتے ہیں"...... تنویر نے کہا۔

"ویل ڈن تنویر۔ تم نے یہ کہہ کر میرے دماغ کی بیٹری چارج کر دی ہے۔ ویری ویل ڈن"...... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے جھکا اور اس نے اپنے جوتوں کے تسمے کھولنے شروع کر دیئے۔ اس نے ایک پیر جوتے سے کھینچا تو اس کا پیر آسانی سے جوتے سے باہر آ گیا۔ اس نے اپنا پیر زمین پر رکھا اور پھر دوسرے جوتے سے بھی اپنا پیر نکال لیا۔ فرش چمکدار اور انتہائی شفاف تھا۔ عمران نے جیسے ہی زمین پر پاؤں رکھے اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس نے اپنے پیر برف کی سل پر رکھ دیئے ہوں۔ اس کے ساتھیوں نے بھی جوتے اتار دیئے تھے۔

عمران کی نظریں مشین گنوں کی نالوں پر جمی ہوئی تھیں جو ابھی تک موو کر رہی تھیں لیکن ابھی تک ان گنوں سے ایک فائر بھی نہیں ہوا تھا۔

"میرا خیال ہے کہ یہ گنیں آواز پر نشانہ لگاتی ہیں۔ جب تک ہم منہ سے اونچی آواز نہ نکالیں گے اس وقت تک یہ گنیں فائرنگ شروع نہیں کریں گی"...... عمران نے نہایت آہستہ آواز میں کہا۔

"ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔ ابھی تو میں نے چیخ کر بات کی تھی"۔ جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس وقت گنیں شاید لوڈ ہو رہی تھیں۔ اب یہ گنیں لوڈ دکھائی

دے رہی ہیں۔ جیسے ہی ہمارے منہ سے آواز نکلی اسی لمحے ان گنوں نے فائرنگ شروع کر دینی ہے۔ یہ دیکھو"...... عمران نے کہا اور اس نے اپنی جیب سے ایک چھوٹا سا گیند نما آلہ نکالا اور اسے پوری قوت سے مشین گنوں والی دیوار کے مخالف سمت میں پھینک دیا۔ گیند نما آلہ جیسے ہی فرش پر گرا اسی لمحے دیوار سے نکلی ہوئی مشین گنوں کی نالیں حرکت میں آئیں اور دوسرے لمحے ماحول یکلخت مشین گنوں کی ریٹ ریٹ کی مخصوص آوازوں سے گونج اٹھا۔
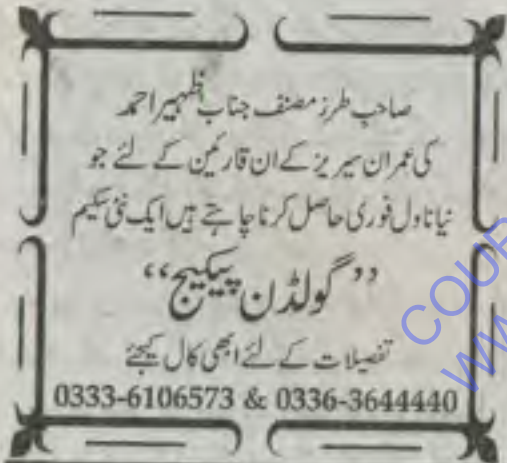
سائرن کی آواز سنتے ہی جیسے بگ کنگ کی آنکھیں کھلیں اس کی نظریں دروازے کے قریب دیوار میں نصب ایک بڑی سی روشن اسکرین پر پڑیں تو وہ یوں اچھل کر اٹھ کھڑا ہوا جیسے اس نے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔ تھا بھی ایسا ہی۔ اسکرین پر اسے بارہ افراد ایک کمرے کے درمیان کھڑے نظر آئے وہ نیلے رنگ کے تھے اور انہوں نے پشت پر تھیلے اٹھائے ہوئے تھے۔ نیلے رنگ ہونے کی وجہ سے وہ واقعی بھوت نظر آرہے تھے۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب زندہ کیسے ہو گئے۔ یہ تو آرسی زہریلی گیس سے مر چکے تھے۔ اوہ۔ یہ زندہ۔ کیسے زندہ ہو گئے۔ یہ تو مر چکے تھے۔ مردہ تھے سب کے سب''...... بگ کنگ پر حیرت کی شدت سے سکتہ سا طاری ہو گیا کیونکہ ان کے نیلے رنگ کی وجہ سے وہ انہیں دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہیں جنہیں آرسی گیس کے ذریعے ہلاک کر دیا گیا تھا اور جن کی لاشوں

پر بگ کنگ ٹھوکریں مارتا رہا اور جنہیں لائٹ روم میں رکھ دیا گیا تھا۔ لیکن اب یہ نہ صرف زندہ سلامت نظر آرہے تھے بلکہ وہ سٹور روم میں بھی پہنچ چکے تھے۔ یہ کمرہ کمپیوٹر کے سپیئر پارٹس کے باکسز کے لئے خاص طور پر تیار کیا گیا تھا لیکن اس میں ایسا سسٹم تھا کہ اگر کوئی غیر متعلق آدمی سپیئر پارٹس کے باکس کو کھولنے کی کوشش کرتا تو باکس زمین میں غائب ہو جاتے تھے اور دروازہ بند ہو جاتا اور کمرے میں موجود ہر ہارڈ ویئر فرش سے چپک جاتا تھا۔

چند لمحے تک حیرت سے بت بنا بگ کنگ وہیں کھڑا رہا پھر ایک جھٹکا لے کر وہ سیدھا ہوا اور دوڑتا ہوا اپنے خصوصی آفس میں پہنچا اور وہاں موجود ایک مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے جلدی سے اس مشین کا بٹن دبایا تو اس پر موجود اسکرین روشن ہو گئی۔

''ہیلو ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ۔ ایم سی ون تم کہاں ہوں۔ مجھے فوراً جواب دو''...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

دوسرے لمحے اسکرین پر ایم سی ون کی تصویر ابھر آئی۔

''یس۔ ایم سی ون اٹنڈنگ یو''...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

''سٹور روم میں سی ورلڈ کے دشمن موجود ہیں انہیں فوراً ہلاک کر دو''...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

''اوکے''...... ایم سی ون نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی کئی اور بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ بگ کنگ نے اپنے

سامنے موجود مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور ایک ناب گھمائی تو اسکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور چند لمحوں بعد سٹور روم کا منظر سامنے آ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح فرش پر کھڑے تھے اور ان کے چاروں طرف دیواروں سے مشین گنوں کی نالیں جھانک رہی تھیں۔ ان مشین گنوں کی نالیں دیکھتے ہی بگ کنگ کا چہرہ خوشی سے کھل اٹھا کیونکہ اب یہ کسی بھی صورت نہ بچ سکتے تھے۔ مشین گنیں حرکت کر رہی تھیں۔

"اوہ اوہ۔ یہ ایم سی ون کیا کر رہا ہے۔ اس نے انہیں زمین سے کیوں چپکا دیا ہے۔ جب تک یہ اپنی جگہ پر کھڑے رہیں گے اس وقت تک آٹو مشین گنیں ان پر فائر نہیں کریں گی۔ ان مشین گنوں کو کمپیوٹرائزڈ سینسر کنٹرول کرتے ہیں جو کسی کی بھی آواز پر حرکت میں آ کر فائرنگ شروع کر دیتے ہیں۔ یہ جب تک اونچی آواز میں نہ بولیں گے اور اپنی جگہ سے حرکت نہ کریں گے اس وقت تک مشین گنیں ان پر فائر نہیں کریں گی"...... بگ کنگ نے کہا۔ اسی لمحے وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ عمران نے اچانک جیب سے ایک گول گیند جیسا آلہ نکالا اور اسے پوری قوت سے مشین گنوں کے مخالف سمت میں اچھال دیا۔ گیند نما آلہ جیسے ہی فرش پر گرا تو تیز آواز سی پیدا ہوئی۔ جیسے ہی آواز پیدا ہوئی اسی لمحے دیواروں سے جھانکتی ہوئی مشین گنوں کی نالیں اس سمت مڑیں جس طرف گیند گری تھی۔ دوسرے لمحے مشین گنوں نے گیند کی طرف

شعلے اگلنا شروع کر دیئے۔

"نانسنس۔ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ مشین گنیں آواز سن کر ایکٹو ہوتی ہیں"...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔ دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر اچھل پڑا کہ عمران نے اپنے تھیلے میں سے کوئی چیز نکال کر زور سے فرش پر دے ماری اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ سب یکلخت یوں غائب ہو گئے جیسے وہاں ان کا وجود ہی نہ رہا ہو اور عین اسی لمحے مشین گنوں سے بے تحاشا فائرنگ شروع ہو گئی۔ لیکن یہ فائرنگ بے سود تھی۔ وہ سب غائب تھے اور کمرے کا فرش بھی غائب ہو چکا تھا۔ اب وہاں خلا نظر آ رہا تھا۔

"اوہ اوہ۔ یہ تو بلیک ڈروب روم میں گرے ہوں گے۔ اس کمرے کے نیچے تو بلیک ڈروب روم ہے"...... بگ کنگ نے بری طرح بوکھلائے ہوئے انداز میں کہا اور پھر اس نے جلدی سے چند بٹن دبائے اور ناب گھمانی شروع کر دی۔ اسکرین پر دوبارہ جھماکے سے شروع ہو گئے اور پھر اسکرین پر ایک اور منظر ابھر آیا۔ عمران اور اس کے ساتھی واقعی بلیک ڈروب روم میں کھڑے تھے۔ وہ حیرت سے دیواروں کے ساتھ لگی ہوئی مشینوں کو دیکھ رہے تھے۔ یہ مشینیں سی ورلڈ کے درجہ حرارت کو کنٹرول کرتی تھیں اور ان افراد کی وہاں موجودگی پورے ہیڈکوارٹر کے لئے انتہائی خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ اس نے جلدی سے ایم سی ون کو دوبارہ آن لائن کرنا شروع کر دیا۔

"ایس ایم سی ون اٹنڈنگ یو"...... اسکرین پر ایم سی ون کی تصویر ابھری اور اس کی تیز آواز سنائی دی۔

"یہ تم نے کیا کیا تھا نانسنس۔ تم نے ان کے پیر زمین پر کیوں چپکا دیئے تھے۔ وہ ساکت ہو گئے تھے اور تم جانتے ہو کہ اس کمرے کی مشین گنیں آواز پر حرکت کرتی ہیں۔ بے حرکت ہونے کی وجہ سے مشین گنیں ایکٹیو نہ ہوئی تھیں اور عمران کو یہ بھی پتہ چل گیا تھا کہ اس کمرے کے نیچے کوئی اور کمرہ موجود ہے۔ اس نے ایک منی بلاسٹر زمین پر مارا تو ان کے پیروں کے نیچے فرش کھل گیا اور وہ سب اس فرش سے نکل کر نیچے بلیک ڈروب روم میں جا گرے ہیں"...... بگ کنگ نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ تو کیا وہ فائرنگ کی زد سے بچ نکلے ہیں"...... ایم سی ون نے کہا۔

"ہاں۔ اب میرا حکم سن لو۔ ان دشمنوں کے خلاف میں ڈیتھ آرڈر جاری کرتا ہوں۔ تم نے اب انہیں ہر صورت میں ہلاک کرنا ہے۔ یہ جہاں بھی جائیں تم فوراً انہیں ہلاک کر دو۔ یہ جنرل آرڈرز ہیں تعمیل کرو"...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے کہا۔

"حکم کی تعمیل ہو گی"...... ایم سی ون نے کھڑکھڑاتی ہوئی آواز میں جواب دیا اور بگ کنگ نے جلدی سے دوبارہ چند بٹن دبائے اور پھر ناب گھمانی شروع کر دی۔ کیونکہ اب وہ بہرحال اس گروپ کو یقینی موت تک اپنی ہی نظروں سے اوجھل نہ ہونے دینا چاہتا تھا۔

لیکن مختلف سپاٹ چیک کرنے کے باوجود عمران اور اس کا گروپ اسکرین پر نہ آ رہا تھا۔ بلیک ڈروب روم بھی خالی پڑا ہوا تھا اور ان کے اس طرح غائب ہونے پر تو بگ کنگ کی پریشانی دیکھنے والی تھی۔ اس کا چہرہ تیزی سے رنگ بدل رہا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب یہ اب کہاں غائب ہو گئے۔ آخر کہاں گئے ہیں یہ سب"...... بگ کنگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا اور پھر اس نے دوبارہ ایم سی ون سے رابطہ قائم کیا۔

"رپورٹ دو۔ کیا ہوا"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"گروپ غائب ہو چکا ہے۔ وہ کسی رینج میں موجود نہیں ہے۔ تمام رینج کو اچھی طرح چیک کیا جا چکا ہے"...... کمپیوٹر سے آواز آئی اور بگ کنگ نے بری طرح سے اپنا سر پیٹ لیا۔ اس کا جسم بری طرح کانپنے لگا۔

"یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بلیک ڈروب روم سے ایک دو نہیں پورے بارہ افراد غائب ہو جائیں اور ایسے غائب ہو جائیں کہ تم بھی انہیں چیک نہ کر سکو۔ کیا وہ جن تھے۔ بھوت تھے۔ بدروحیں تھیں۔ جادوگر تھے۔ آخر کیسے غائب ہوئے ہیں یہ سب"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں انہیں سرچ کر رہا ہوں بگ کنگ۔ جیسے ہی ان کا پتہ چلتا ہے میں ان پر اٹیک کر دوں گا اور انہیں فوراً ہلاک کر دوں گا"......

ایم سی ون نے کہا۔

"ہلاک کرنے سے پہلے تم انہیں ڈھونڈ تو لو نانسنس۔ وہ تو گدھے کے سر سے سینگوں کی طرح غائب ہو گئے ہیں"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔ بگ کنگ جانتا تھا کہ سی ورلڈ کا ایک ایک حصہ کمپیوٹرائزڈ ہے۔ ایسی صورت میں اس پورے گروپ کا غائب ہو جانا ناممکن تھا۔ وہ بجلی کی سی تیزی سے اٹھا اور اپنی میز پر آ کر اس نے ایک بڑے انٹر کام کا سب سے بڑا سرخ رنگ کا بٹن دبا دیا۔

"ہیلو۔ بگ کنگ کالنگ آف آل کنگز۔ ایمرجنسی کال"۔ بگ کنگ نے کہا۔ اس کی آواز میں گھبراہٹ کے ساتھ ساتھ شدید جھنجلاہٹ بھی شامل تھی۔ ابھی وہ ایمرجنسی کال کے لئے الفاظ سوچ ہی رہا تھا کہ اسی لمحے مشین سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو۔ ایم سی ٹو کالنگ فرام سی ورلڈ ٹو۔ ہیلو"...... دوسری طرف سے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"یس ایم سی ٹو۔ بگ کنگ اٹنڈنگ یو"...... بگ کنگ نے کہا۔

"بگ کنگ۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی زندہ ہیں اور وہ سی ورلڈ ٹو میں داخل ہو چکے ہیں۔ میں نے آپ کی ہدایات کے مطابق انہیں ہارڈ روم میں گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں کے ہمراہ ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی۔ ہلاک کرنے سے پہلے میں نے انہیں روم کے سنٹر میں جمع کیا تھا اور ہارڈ روم کی ساری لائٹس آف

کر دی تھیں تاکہ وہ بچنے کے لئے چھپ نہ سکیں اور پھر میں نے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ کر دی۔ مشین گنوں کی گولیوں کی زد میں آ کر گراس لوئے اور اس کے تمام ساتھی ہلاک ہو گئے لیکن میجر پرمود اور اس کے سارے ساتھی بچ گئے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"بچ گئے۔ کیا مطلب۔ کیسے بچ گئے ہیں وہ"...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"گراس لوئے اور اس کے ساتھیوں نے کیبنوں میں جا کر حفاظتی لباس اتار دیئے تھے بگ کنگ لیکن میجر پرمود اس کے ساتھیوں میں سے کسی ایک نے بھی حفاظتی لباس نہ اتارا تھا۔ ان لباسوں میں ہونے کی وجہ سے ان پر گولیوں نے اثر نہ کیا تھا۔ میں نے انہیں بلاسٹر ریز سے بھی ہلاک کرنے کی کوشش کی تھی لیکن اس سے پہلے کہ میں ان پر بلاسٹنگ ریز فائر کرتا انہوں نے بلاسٹر گنوں سے ان بلاسٹر گنوں کو تباہ کر دیا اور ہارڈ روم سے باہر آ گئے۔ روبوٹس نے ان کا راستہ روکنا چاہا لیکن ان سب کے پاس بلاسٹر ریز گنیں ہیں جن کے سامنے ہمارے روبوٹس بھی نہیں ٹھہر سکے۔ انہوں نے ہمارے بے شمار روبوٹس بھی تباہ کر دیئے ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ہونہہ۔ اب کہاں ہیں وہ"...... بگ کنگ نے پوچھا۔

"میں نے انہیں بلیک سیل میں پھینک دیا ہے بگ کنگ۔ وہ

سب اب وہیں پڑے ہوئے ہیں۔ بلیک سیل سے ان کا باہر آنا ناممکن ہے۔ مسئلہ یہ ہے کہ بلیک سیل میں انہیں ہلاک کرنے کا میرے پاس کوئی انتظام نہیں ہے اور دوسرا وہ بدستور حفاظتی لباس پہنے ہوئے ہیں۔ اگر میں بلیک سیل میں بم پھینکوں یا زہریلی گیس بھی پھیلا دوں تو ان پر کوئی اثر نہ ہوگا کیونکہ انہوں نے سروں پر گلوبز بھی چڑھائے ہوئے ہیں“...... ایم سی ٹو نے کہا۔

”تو تم بلیک سیل میں روبوٹس اتار دو۔ وہ خود ہی نیچے جا کر ان سب کا خاتمہ کر دیں گے“...... بگ کنگ نے کہا۔

”نو بگ کنگ۔ میں نے آپ کو بتایا ہے کہ ان کے پاس بلاسٹنگ ریز گنیں ہیں۔ روبوٹس کو دیکھتے ہی وہ سب بلاسٹنگ ریز سے فائر کر کے انہیں تباہ کر دیتے ہیں“...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

”ہونہہ۔ جیسے بھی ممکن ہو انہیں ہلاک کرو ایم سی ٹو۔ یہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے مجھے عذاب میں ڈالا ہوا ہے۔ ادھر میجر پرمود اور اس کے ساتھی عذاب بنے ہوئے ہیں۔ ان سب کا ہلاک ہونا بے حد ضروری ہے۔ بے حد ضروری“...... بگ کنگ نے کہا۔

”انہیں ہلاک کرنے کا ایک ہی راستہ ہے بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے کہا۔

”کون سا راستہ۔ جلدی بتاؤ“...... بگ کنگ نے کہا۔

”انہیں ہلاک کرنے کے لئے مجھے اب خود ہی بلیک سیل میں اترنا پڑے گا بگ کنگ۔ بلاسٹنگ ریز سے دوسرے روبوٹس تو تباہ ہو سکتے ہیں لیکن مجھ پر ان کی کوئی بھی بلاسٹنگ ریز اثر نہیں کرے گی۔ مجھے نیچے جا کر سب سے پہلے ان کے حفاظتی لباس اتارنے ہوں گے۔ حفاظتی لباس اتارتے ہی میں ان سب کو ہلاک کر دوں گا“...... ایم سی ٹو نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ٹھیک ہے۔ وہ تمہیں کسی بھی صورت میں نہ تو تباہ کر سکتے ہیں اور نہ تم ان کے قابو میں آ سکتے ہو۔ جاؤ اور جا کر اپنے ہاتھوں سے ان کے ٹکڑے اُڑا دو“...... بگ کنگ نے کہا۔

”یس بگ کنگ“...... ایم سی ٹو نے کہا اور بگ کنگ نے رابطہ ختم کر دیا۔ اس نے مشین کے چند مزید بٹن پریس کئے اور ایک مائیک ہاتھ میں لے لیا۔

”سنو۔ غور سے سنو۔ میں اس وقت سی ورلڈ ون اور سی ورلڈ ٹو میں موجود تمام افراد اور مشینی روبوٹ سے مخاطب ہوں۔ دونوں سی ورلڈز میں ہنگامی حالات کا اعلان کیا جاتا ہے۔ عمران، میجر پرمود اور ان کے ساتھی جنہیں ہم مردہ سمجھ رہے تھے حیرت انگیز طور پر زندہ ہو گئے ہیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے رنگ نیلے ہیں۔ یہ پیروں سے ننگے ہیں۔ انہوں نے اپنی اپنی پشت پر بڑے بڑے تھیلے لادے ہوئے ہیں۔ یہ گروپ لائٹ روم سے نکل کر سٹور روم میں پہنچا جب وہاں ایم سی ون نے ان پر مشین گنوں سے فائرنگ

کی تو یہ بم سے فرش توڑ کر نیچے بلیک ڈروب روم میں پہنچ گئے۔ میں نے ایم سی ون کو ان کے ہلاک کرنے کا جنرل حکم دے دیا ہے لیکن اب یہ پورا گروپ غائب ہے۔ ایم سی ون نے اپنی پوری رینج چیک کر لی ہے لیکن یہ کہیں موجود نہیں ہیں۔ اس لئے ہنگامی حالات کے تحت تمام سرگرمیاں اس وقت تک بند کی جاتی ہیں۔ جب تک اس گروپ کا خاتمہ نہیں ہو جاتا۔ تمام سیکورٹی کے افراد اور روبوٹس اپنے گروپوں سمیت اس گروپ کی تلاش اور ان کی ہلاکت پر مامور کئے جاتے ہیں۔ اپنی اپنی رپورٹیں مجھے دیتے رہو۔ اور ہدایات لیتے رہو۔ کال کلوز"...... بگ کنگ نے کہا اور پھر بٹن آف کر کے وہ یوں اپنی کرسی پر ڈھیر ہو گیا۔ جیسے زندگی کی آخری باری ہار کر کوئی جواری مایوس ہو بیٹھتا ہے۔

میجر پرمود ایک دھماکے سے ٹھوس فرش پر گرا۔ ایک لمحے کے لئے تو وہ گر کر ساکت پڑا رہا لیکن پھر وہ آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ حفاظتی لباس ہونے کی وجہ سے اتنی اونچائی سے گرنے کے باوجود اسے کوئی چوٹ نہ آئی تھی۔ وہ جہاں سے گرا تھا وہ فرش دوبارہ برابر ہو چکا تھا۔ یہاں ہر طرف گھپ اندھیرا تھا۔ میجر پرمود نے حفاظتی لباس کی جیبیں ٹٹولنی شروع کر دیں۔ ابھی وہ جیبیں ٹٹول ہی رہا تھا کہ اس لمحے اسے لیڈی بلیک اور پھر اپنے تمام ساتھیوں کی لہراتی ہوئی چیخیں سنائی دیں۔ اس نے چونک کر مڑ کر دیکھا تو ایک طرف اسے چھت کا ایک حصہ کھلا ہوا دکھائی دیا۔ وہاں ہلکی روشنی تھی اور اس روشنی میں اسے چند افراد سایوں کی طرح نیچے گرتے ہوئے دکھائی دیئے۔

جیسے ہی وہ افراد نیچے گرے دھم دھم کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر اوپر چھت دوبارہ برابر ہوتی چلی گئی۔ میجر پرمود نے اس ہلکی

روشنی میں دیکھ لیا تھا کہ وہ ایک بڑے تہہ خانے میں ہیں۔ اسے تہہ خانہ خالی دکھائی دیا تھا۔ اس نے حفاظتی لباس کی ایک جیب سے چھوٹی مگر انتہائی طاقتور ٹارچ نکال لی۔ ٹارچ روشن ہوتے ہی کمرہ روشن ہو گیا۔ میجر پرمود نے ٹارچ کی روشنی اس طرف ڈالی جہاں اس نے چند افراد کو چھت میں بننے والے ہول سے نیچے گرتے دیکھا تھا۔ چیخوں کی آوازیں سنتے ہی وہ سمجھ گیا تھا کہ ایم سی کوف نے جس طرح اسے نیچے پھینکا تھا اسی طرح اس کے ساتھیوں کو بھی اس تہہ خانے میں پھینک دیا ہے۔

"تم سب ٹھیک ہو"...... میجر پرمود نے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں۔ حفاظتی لباسوں نے ایک بار پھر ہماری جانیں بچا لی ہیں ورنہ اتنی بلندی سے گر کر ہماری یقیناً ہڈی پسلی ایک ہو جاتی"...... وائٹ شارک کی جواباً آواز سنائی دی۔ دوسرے لمحے ان سب نے بھی ٹارچیں روشن کر لیں۔ ایک ساتھ چھ ٹارچیں روشن ہوتے ہی وہاں اچھی خاصی روشنی پھیل گئی۔ اس روشنی میں میجر پرمود نے دیکھا وہ واقعی ایک بڑے تہہ خانے میں موجود تھے اور تہہ خانہ مکمل خالی تھا۔ وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔

"یہ تو کوئی تہہ خانہ معلوم ہوتا ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا کیا جو آپ نے بتا دیا کہ یہ تہہ خانہ ہے ورنہ میں

اسے بیڈ روم سمجھ رہا تھا"...... لاٹوش نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ یہاں کیسے پہنچ گئے"...... وائٹ شارک نے میجر پرمود سے مخاطب ہو کر کہا تو میجر پرمود نے اسے ساری باتیں بتا دیں۔

"ہمارے مقابلے پر ایک ساتھ کئی روبوٹس آ گئے تھے۔ ہم ان کا مقابلہ کرتے ہوئے آگے بڑھ رہے تھے کہ اچانک ہمارے پیروں کے نیچے سے زمین نکل گئی اور ہم سب ایک ساتھ نیچے آ گرے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"کیا سب کے سب یہاں آ گئے ہیں یا کوئی باہر بھی ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"سب ہی ہیں۔ کوئی باہر نہیں"...... کیپٹن نوازش نے کہا۔

"چیک کرو۔ شاید ہمیں یہاں سے باہر جانے کا کوئی راستہ مل جائے"...... میجر پرمود نے کہا تو وہ سب تیزی سے سائیڈوں میں پھیل گئے اور ٹارچوں کی روشنی دیواروں پر ڈالنے لگے لیکن چاروں طرف ٹھوس دیواریں تھیں۔ دیواروں میں کھڑکیاں تو ایک طرف چھت کے پاس کوئی روشن دان بھی دکھائی نہ دے رہا تھا اور نہ ہی انہیں وہاں کوئی دروازہ دکھائی دے رہا تھا۔

"ایسا لگتا ہے جیسے ہمیں کسی بند باکس میں پھینک دیا ہو۔ نہ دروازہ، نہ کوئی کھڑکی اور نہ ہی کوئی روشن دان"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے کہ اس تہہ خانے کے دروازے کہاں ہیں"۔

لاٹوش نے کہا تو وہ سب چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔

''کہاں ہیں۔ بتاؤ''...... وائٹ شارک نے کہا۔

''اوپر چھت میں''...... لاٹوش نے چھت کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ چھت پر دروازے کیسے ہو سکتے ہیں''...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''چھت میں دروازے ہی کھلے تھے جہاں سے ہمیں نیچے پھینکا گیا تھا۔ میجر پرمود صاحب کو بھی ایک دروازہ کھول کر نیچے گرایا گیا تھا''...... لاٹوش نے کہا تو وہ ایک طویل سانس لے کر رہ گئے۔

''تم سے اسی حماقت کی ہی توقع تھی''...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''چلو۔ تم نے یہ تو مان لیا کہ مجھ سے کوئی توقع تو کی جا سکتی ہے لیکن تم تو بے توقع ہی ثابت ہوئے ہو''...... لاٹوش نے جواباً منہ بنا کر کہا۔

''یہ بے توقع کیا ہوتا ہے''...... لیڈی بلیک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جس سے کوئی توقع ہی نہ کی جا سکتی ہو''...... لاٹوش نے فوراً کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار ہنس پڑی۔

''اس احمق نے ایسی احمقانہ باتوں میں ہی وقت ضائع کرنا ہے''...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے تو سیدھی بات کی ہے۔ اب اگر تمہارے بھس بھرے دماغ میری باتیں نہ سما سکیں تو میں کیا کر سکتا ہوں''...... لاٹوش نے اسی انداز میں کہا۔

''لیکن میں تمہارا سر ضرور توڑ سکتا ہوں''...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

''ہونہہ۔ اس تہہ خانے کی دیواریں تو توڑ نہیں سکتے۔ چلے ہو میرا سر توڑنے جیسے تنکوں کا بنا ہوا ہو''...... لاٹوش نے کہا۔

''اچھا اب تم اپنی چونچیں بند رکھو اور مجھے کچھ سوچنے دو''۔ میجر پرمود نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''چونچیں نہیں۔ صرف چونچ کہیں۔ میں انسان ہوں یہ وائٹ شارک ہی انسان نہیں ہو سکتا ہے اس لئے آپ اسے چونچ بند کرنے کا کہیں''...... لاٹوش بھلا آسانی سے کہاں باز آنے والوں میں سے تھا۔

''میرے متعلق فضول بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا سمجھے تم''...... وائٹ شارک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''تو میں نے کب کہا ہے کہ تم سے برا کوئی اور بھی ہو سکتا ہے۔ تم ہی آل ان ون ہو''...... لاٹوش نے کہا۔

''آپ اس کا منہ بند کرا لیں میجر پرمود۔ ورنہ......'' وائٹ شارک نے کہا۔

''ورنہ۔ ورنہ کیا کر لو گے تم۔ بولو''...... لاٹوش نے بھی غصے میں

آتے ہوئے کہا۔

"ورنہ میں خود ہی اپنا منہ بند کر لوں گا"...... وائٹ شارک نے کہا تو وہ سب نہ چاہتے ہوئے بھی بے اختیار ہنس پڑے۔

"فضول کی نوک جھونک ہے تمہاری جس کا نہ کوئی سر ہے اور نہ پیر"...... لیڈی بلیک نے ہنستے ہوئے کہا۔

"غلط۔ میرا سر بھی ہے اور پیر بھی ہیں بلکہ دو ہاتھ، دو کان اور ایک ناک کے ساتھ ساتھ میرا باقاعدہ بولنے والا منہ بھی ہے البتہ وائٹ شارک کو چیک کر لیں۔ شارکس کی دمیں بھی ہوتی ہیں ہو سکتا ہے کہ اس کی بھی ہو......" لاٹوش نے ہنستے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

"دمیں شارکس کی نہیں گدھوں کی ہوتی ہیں"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"اوہ۔ اچھا میں تمہیں عزت دے رہا تھا اب تم خود کو گدھا سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"شٹ اپ یو نانسنس۔ میں تمہیں گدھا کہہ رہا ہوں"۔ وائٹ شارک نے جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ہاں میں بھی تمہیں ہی گدھا کہہ رہا ہوں میں نے کب کہا ہے کہ میں گدھا ہوں"...... لاٹوش نے کہا۔

"بس کرو بک بک"...... میجر پرمود غرایا تو وہ دونوں یوں خاموش ہو گئے جیسے یکلخت انہیں سانپ نے سونگھ لیا ہو۔

"ایم سی ٹو نے ہمیں زندان میں پھینک دیا ہے اور یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ چھت اونچائی پر ہے اس لئے ہم اوپر تو جا نہیں سکتے۔ اب ان دیواروں کو ہی چیک کرنا پڑے گا۔ شاید ان دیواروں کے پیچھے کوئی خفیہ دروازہ یا راستہ موجود ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو ہم ان دیواروں کو ٹھونک بجا کر دیکھ لیتے ہیں۔ اگر کوئی راستہ یا خفیہ دروازہ ہوا تو اس کا پتہ چل جائے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہاں چیک کرو۔ ہمارے پاس بلاسٹر ریز گنیں ہیں۔ اگر دیواروں کے پیچھے کوئی خفیہ راستہ ہے تو ہم بلاسٹر ریز گنوں سے یہ دیواریں اڑا سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"یہ بلیک سیل ہے میجر پرمود۔ اس بلیک سیل سے باہر جانے کا کوئی راستہ نہیں ہے نہ ظاہری اور نہ خفیہ"...... اچانک کمرے میں ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔

"تو تم یہاں سے بھی ہماری باتیں سن سکتے ہو"...... وائٹ شارک نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ سی ورلڈ ٹو میں ہر طرف میرا کنٹرول ہے۔ یہاں کی ایک ایک اینٹ پر میرا حکم چلتا ہے۔ صرف میرا"...... ایم سی ٹو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تو ایسا کرو کہ کوئی اینٹ اکھاڑ کر اپنے سر پر مارو اور دیکھو تم

کو چوٹ بھی لگتی ہے یا نہیں"...... لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"مجھے چوٹ نہیں لگتی۔ میں روبوٹ ہوں۔ مجھ پر نہ گولی اثر کرتی ہے، نہ بم اور نہ ہی کوئی ریز۔ تم بلاسٹر ریز سے دوسرے روبوٹس کو تو نقصان پہنچا سکتے ہو لیکن مجھے نہیں۔ میں حقیقت میں ناقابل تسخیر ہوں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"یہ بتاؤ کہ بگ کنگ کہاں ہے"...... اس سے پہلے کہ لاٹوش کوئی اور بات کرتا میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا۔

"وہ سی ورلڈ ون میں ہے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"تو کیا یہاں صرف تم اور روبوٹس ہی موجود ہیں"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ بگ کنگ سی ورلڈ ون میں تھا یہ سن کر اسے دھچکا لگا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ جس بلیک ڈائمنڈ کے حصول کے لئے یہاں آیا ہے وہ بگ کنگ کے پاس ہی ہے۔ جہاں عمران اور اس کی ٹیم گئی ہے۔

"نہیں۔ یہاں انسان بھی ہیں۔ سی ورلڈ کے باقی تین کنگ بھی یہاں موجود ہیں لیکن فی الحال وہ بگ کنگ کے حکم پر سی ورلڈ ون پہنچے ہوئے ہیں۔ لیکن جلد ہی واپس آ جائیں گے"...... ایم سی ٹو نے جواب دیا۔

"تم نے ہمیں یہاں کیوں گرایا ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"بگ کنگ تمہاری ہلاکت چاہتا ہے۔ اس نے مجھے حکم دیا ہے

کہ میں ہر صورت میں تمہارا خاتمہ کر دوں۔ تم کسی طرح میرے قابو میں نہیں آ رہے تھے اس لئے میں نے تمہیں بلیک سیل میں پھینک دیا۔ اب تم اس سیل سے کسی بھی صورت میں باہر نہیں نکل سکو گے۔ بلیک سیل کا نہ کوئی دروازہ ہے، نہ کھڑکی اور نہ کوئی روشن دان۔ اس کے راستے اس چھت سے ہی کھلتے ہیں جہاں سے میں نے تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو نیچے گرایا ہے اور میں نے یہ راستے بھی سیلڈ کر دیئے ہیں۔ اب یہی جگہ تمہارا مدفن بنے گا۔ تم نے حفاظتی لباس پہن رکھے ہیں ان لباسوں کی موجودگی میں تم پر نہ تو کوئی زہریلی گیس اثر کر سکتی ہے، نہ گولی اور نہ ہی کوئی بم لیکن تم اس جگہ پڑے رہو گے جہاں نہ تمہیں کھانے کو کچھ ملے گا اور نہ پینے کو۔ تم سب کو یہاں بھوکا پیاسا تڑپ تڑپ کر اور ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنا پڑے گا۔ میں ابھی بگ کنگ کو تمہارے بارے میں رپورٹ دیتا ہوں۔ اس کے پاس اگر تمہیں ہلاک کرنے کا کوئی آپشن ہوا تو میں وہ ضرور استعمال کروں گا۔ بس تھوڑا انتظار کرو"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"کتنا تھوڑا۔ یہ بھی بتا دو"...... لاٹوش نے کہا تو میجر پرمود اسے گھور کر رہ گیا۔ ایم سی ٹو نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

"ایم سی ٹو۔ میری ایک بات کا جواب دو"...... میجر پرمود نے کہا لیکن جواب ندارد۔

"ایم سی ٹو۔ کیا تم ہماری آواز سن رہے ہو"...... لیڈی بلیک

نے کہا لیکن ایم سی تو خاموش تھا وہ شاید بگ کنگ سے بات کر رہا تھا۔

"اب کیا کریں۔ اس بدبخت روبوٹ نے تو ہمیں واقعی قبر میں ہی اتار دیا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"قبریں مردوں کی ہوتی ہیں زندوں کی نہیں اور ابھی ہم زندہ ہیں"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے لیکن یہ تہہ خانہ چاروں طرف سے بند ہے۔ ابھی تو ہم سانس لے رہے ہیں لیکن تھوڑی ہی دیر میں یہاں سے آکسیجن ختم ہو جائے گی پھر ہم کیا کریں گے"...... لاٹوش نے کہا۔

"ڈانس"...... وائٹ شارک نے کہا تو وہ چونک پڑا۔

"ڈانس۔ کیا مطلب"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ڈانس کا مطلب بھی نہیں جانتے۔ اس کا مطلب ہوتا ہے کہ مٹکنا۔ تھرکنا۔ ٹھمکے لگانا، اچھل اچھل کر بندروں کی طرح ناچنا"۔ وائٹ شارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم پھر شروع ہو گئے"...... میجر پرمود نے اسے غصے سے گھورتے ہوئے کہا۔

"سوری"...... وائٹ شارک نے کہا اور خاموش ہو گیا۔

"ہمارے یہ لباس تو ہمارے کافی کام آ رہے ہیں۔ ان لباسوں

کی وجہ سے ہم بہت سی مشکلات سے بچ چکے ہیں لیکن اب ہم جہاں موجود ہیں یہاں سے نکلنا ہمارے لئے بھی مشکل ہے۔ اس کے لئے یہ لباس ہمارے کام نہیں آ سکتے ہیں اور لاٹوش ٹھیک کہہ رہا ہے یہاں آکسیجن کم ہو رہی ہے۔ اگر یہی حال رہا اور یہاں سے آکسیجن مکمل طور پر ختم ہو گئی تو ہمارا زندہ رہنا مشکل ہو جائے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"صیاد کوئی بھی ہو اُڑنے والے پرندوں کو کبھی قفس میں قید نہیں رکھ سکتا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"واہ۔ کیا ڈائیلاگ مارا ہے آپ نے"...... لاٹوش نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔

"یہ ڈائیلاگ نہیں حقیقت ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"انداز تو آپ کا ایسا ہی تھا جیسے آپ کوئی فلمی ہیرو ہوں اور ڈائیلاگ بول رہے ہوں۔ ایسے ہی دو چار محبت بھرے ڈائیلاگ لیڈی بلیک کے لئے بھی بول دیا کریں۔ یقین کریں ان کا سیروں خون بڑھ جائے گا"...... لاٹوش نے مخصوص لہجے میں کہا تو لیڈی بلیک کا چہرہ یکلخت پکے ہوئے ٹماٹر کی طرح سرخ ہو گیا۔

"لیڈی بلیک کو کسی ڈائیلاگ کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ حقیقت پسند ہے اور جانتی ہے کہ بناوٹی باتوں سے کچھ حاصل نہیں ہوتا"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"میجر پرمود"...... اسی لمحے ایم سی تو کی آواز سنائی دی تو وہ

سب چونک پڑے۔

"یس"...... میجر پرمود نے کہا۔

"میری بگ کنگ سے بات ہو گئی ہے۔ بگ کنگ تم سب کی ہلاکت چاہتا ہے۔ اس نے تم سب کی ہلاکت کے پہلے ہی احکامات دے دیئے تھے لیکن اس بار بگ کنگ نے یہ ذمہ داری مجھے سونپی ہے کہ میں خود تم سب کو ہلاک کروں"...... ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی۔

"کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تم بلیک سیل میں ہو اور چونکہ تم نے حفاظتی لباس پہنے ہوئے ہیں اس لئے تم پر کسی اسلحے کا اثر نہیں ہو سکتا اس لئے بگ کنگ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں بلیک سیل میں جاؤں اور تم سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کروں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"اوہ۔ تو تم خود یہاں آ کر ہمیں ہلاک کرو گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تو پھر آؤ۔ دیر کس بات کی ہے"...... میجر پرمود نے منہ بنا کر کہا۔

"او کے۔ تھوڑا انتظار کرو۔ میں کچھ موسٹ ارجنٹ کام کر رہا ہوں۔ ان کاموں سے فارغ ہوتے ہی میں بلیک سیل میں آؤں گا اور پھر تم سب کا خاتمہ کر دوں گا"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ ہم تمہارا انتظار کر رہے ہیں"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"میرا نہیں۔ اپنی موت کا۔ میں موت بن کر تمہارے سامنے آؤں گا"...... ایم سی ٹو نے کہا اور پھر وہ ایک بار پھر خاموش ہو گیا۔

"تو اس بار ایم سی ٹو یہاں خود ہمیں ہلاک کرنے آ رہا ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"اس نے یہی کہا ہے اور ہم سب نے بھی یہی سنا ہے"۔ لاٹوش نے منہ بنا کر کہا۔

"ہمیں اس سے ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ وہ جیسے ہی اندر آئے گا ہم ایک ساتھ اس پر بلاسٹنگ گنوں سے ریز فائر کر دیں گے۔ جس طرح ہم نے دوسرے ناقابل تسخیر روبوٹس کے ٹکڑے اڑائے ہیں اسی طرح ہم ماسٹر کمپیوٹر کو بھی تباہ کر دیں گے۔ اس ماسٹر کمپیوٹر کے تباہ ہوتے ہی سی ورلڈ ٹو سے تمام حفاظتی انتظامات ختم ہو جائیں گے اور پھر ہم آزادی سے سی ورلڈ ٹو کے ہر حصے میں پہنچ جائیں گے اور جو ہمارے سامنے آئے گا تباہ و برباد کر دیا جائے گا"...... کیپٹن توفیق نے کہا۔

"نہیں۔ یہ سب اتنا آسان نہیں ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کیوں آسان نہیں ہے۔ بگ کنگ نے اب تک جتنے بھی دعوے کئے ہیں سب کے سب غلط ہی ثابت ہوئے ہیں۔ اس کے

کہنے کے مطابق اس نے دنیا پر قبضہ کرنے کے لئے جو روبوٹس بھیجے تھے وہ سب بھی ناقابل تسخیر تھے جنہیں کسی بھی صورت میں تباہ نہیں کیا جا سکتا تھا۔ اس کے بعد ریڈ کراقش اور اب تک ہمارے ساتھ جو بھی حالت پیش آئے ہیں ہم نے ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے اور مسلسل کامیابی حاصل کرتے ہوئے یہاں تک پہنچے ہیں۔ خاص طور پر ہمارا سی ورلڈ میں داخل ہو جانا ہماری سب سے بڑی کامیابی ہے جس کے بارے میں بگ کنگ نے کہا تھا کہ سی ورلڈ میں داخل ہونا مشکل نہیں ناممکن ہے"۔ وائٹ شارک نے کہا۔

"سی ورلڈ واقعی ناقابل تسخیر ہے۔ تم نے باہر اس کے حفاظتی انتظامات دیکھے تھے نا۔ اگر ہم دوسرے راستے اختیار کرتے تو ہم کبھی سی ورلڈ کے نزدیک بھی نہ پھٹک سکتے تھے۔ یہ تو عمران کی ذہانت ہے کہ اس نے سی ورلڈ فورس کے افراد کے خصوصی حفاظتی لباس پہن کر یہاں پہنچنے کا سوچا تھا اور اسی لئے ہم کامیاب رہے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ عمران کی تعریف کر رہے ہیں۔ حیرت ہے"...... لاٹوش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں وہ ذہین ہے اور میں ذہین انسانوں کی قدر کرتا ہوں چاہے وہ دوست ہوں یا دشمن"۔ میجر پرمود نے صاف گوئی سے کہا۔

"ہاں۔ یہ تو ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

یہ لباس ہمیں عمران نے ہی مہیا کئے ہیں۔ ورنہ میرا دماغ یہ

سوچ سوچ کر ہی تھک گیا تھا کہ عام لباسوں میں ہم دشمنوں کا کیسے مقابلہ کریں گے اور ان کے لباس کیسے حاصل کریں گے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"خیر ایسی بھی بات نہیں ہے۔ ذہانت اور فطانت میں آپ بھی کسی سے کم نہیں ہیں۔ اگر یہ کام عمران کر سکتا ہے تو آپ بھی کچھ نہ کچھ کر ہی لیتے۔ لباس حاصل کرنے کے لئے آپ بھی کوئی ترکیب ڈھونڈ لیتے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"اچھا۔ اب ان سب باتوں کو چھوڑو اور ماسٹر کمپیوٹر سے مقابلہ کرنے کا سوچو۔ وہ خود ہمارے سامنے آ رہا ہے اور اس نے جو دعویٰ کیا ہے وہ غلط نہیں ہو سکتا۔ یہ بھی درست ہو گا کہ اس پر نہ کوئی بم اثر کر سکتا ہے اور نہ کوئی بلاسٹنگ ریز۔ وہ خصوصی میٹل کا بنا ہوا ہے اور اس کا مقابلہ آسان نہ ہو گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ارے باپ رے۔ اگر وہ خصوصی میٹل کا بنا ہوا ہے اور اس پر کوئی چیز اثر ہی نہیں کرتی تو وہ واقعی ہم سب کو پیس کر رکھ دے گا۔ ہماری چٹنی بنا دے گا"۔ لاٹوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"اس تنگ سیل میں اگر ہم نے اس کا مقابلہ کیا تو واقعی ہمارے لئے مشکل ہو گا لیکن اگر ہم کسی کھلی جگہ پر اس کا مقابلہ کریں تو ہمارے جیتنے کے چانس بڑھ سکتے ہیں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"کھلی جگہ جانے کے لئے ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا اور یہاں

سے تو نکلنے کا کوئی راستہ ہی نہیں ہے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"راستہ ڈھونڈنا پڑے گا"...... میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اس نے جیب سے بلاسٹنگ گن نکالی اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ سمجھتا اس نے گن کا رخ سامنے والی دیوار کی طرف کیا اور تین چار بار بٹن پریس کر دیئے۔ گن سے شعاعیں نکل کر دیوار پر پڑیں۔ یکے بعد دیگر چار زور دار دھماکے ہوئے۔ آگ کا الاؤ ظاہر ہوا۔ چنگاریاں اڑیں لیکن یہ دیکھ کر ان سب نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ دیوار پر بلاسٹنگ ریز کا معمولی سا بھی اثر نہ ہوا تھا البتہ جس حصے پر شعاعیں پڑی تھیں وہاں دیوار سیاہ ضرور پڑ گئی تھی لیکن اس میں نہ تو کوئی دراڑ آئی تھی اور نہ ہی اس کا کوئی حصہ متاثر ہوا تھا۔

"یہ دیوار تو فولاد سے بھی زیادہ مضبوط معلوم ہوتی ہے۔ بلاسٹنگ ریز کا اس پر کوئی اثر ہی نہیں ہوا ہے"...... لاٹوش نے کہا میجر پرمود نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ وہ ٹارچ کی روشنی مختلف دیواروں پر ڈال رہا تھا پھر اس نے اچانک بلاسٹنگ ریز گن کا رخ چھت کی طرف کیا اور بٹن پریس کر دیا۔ چھت پر دھماکا ہوا۔ الاؤ کے ساتھ چنگاریاں نکلیں لیکن چھت بھی ٹھوس میٹل کی بنی ہوئی تھی اس پر بھی سیاہ رنگ ہی ظاہر ہوا تھا لیکن کوئی دراڑ نہ پڑی تھی اور نہ ہی چھت کو کوئی نقصان پہنچا تھا۔

"ماسٹر کمپیوٹر نے درست کہا تھا کہ اس نے ہمیں بندمدفن میں

پھینک دیا ہے۔ یہاں کی دیواریں اس قدر ٹھوس اور مضبوط ہیں جنہیں کسی بھی صورت میں تباہ نہیں کیا جا سکتا۔ ایسی صورت میں ہم واقعی یہاں سے نہیں نکل سکتے"...... لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود اب بھی کچھ نہ بولا۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھر اس نے چند چیزیں نکال کر فرش پر رکھ دیں۔

"اپنے لباس چیک کرو۔ تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے نکال کر فرش پر رکھ دو۔ جلدی کرو"...... میجر پرمود نے سخت لہجے میں کہا تو وہ سب میجر پرمود کے نزدیک آ گئے۔ میجر پرمود گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا تھا وہ سب بھی اس کے قریب بیٹھ گئے اور پھر حفاظتی لباس کی جیبوں سے چیزیں نکال نکال کر فرش پر رکھنے لگے۔ حفاظتی لباسوں سے زیادہ سامان اسلحے کا ہی نکلا تھا جن میں مختلف قسم کی گنیں، بم، خنجر اور ایسا ہی چھوٹا موٹا مگر زود اثر سامان تھا۔ اس کے علاوہ ڈرائی فروٹس کے پیکٹس۔ بھوک مٹانے والی گولیوں کے پیکٹس اور منرل واٹر کی چھوٹی بوتلیں شامل تھیں۔

"ڈرائی فروٹس دیکھ کر میری تو بھوک چمک اٹھی ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے حصے کے ڈرائی فروٹس کھا لوں اور ایک بوتل منرل واٹر کی پی لوں"...... لاٹوش نے کہا تو میجر پرمود نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کی نظریں سامان پر جمی ہوئی تھیں۔ اس سامان میں اسے ایسی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی جس کی مدد سے وہ ماسٹر کمپیوٹر جیسے طاقتور روبوٹ کا مقابلہ کر سکتا ہو۔

"میں آ رہا ہوں میجر پرمود"...... اسی لمحے ایم سی ٹو کی آواز سنائی دی تو وہ سب چونک پڑے۔ اسی لمحے انہوں نے ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنی اور ساتھ ہی کمرے میں یکلخت روشنی ہوتی چلی گئی۔ یہ روشنی چھت سے آ رہی تھی۔ انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو چھت کا ایک حصہ کھلا ہوا تھا۔ روشنی باہر سے آ رہی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑے کہ چھت کے کھلے ہوئے حصے کے ایک کنارے پر ایک روبوٹ کھڑا تھا۔ ایک لمبا چوڑا اور دیو قامت روبوٹ جو عام روبوٹس سے کہیں زیادہ بڑا، مضبوط اور طاقتور دکھائی دے رہا تھا۔ اس کے ہاتھ ہتھوڑوں جیسے دکھائی دے رہے تھے۔ روبوٹ کے سینے پر ایم سی ٹو لکھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں سرخ رنگ کی تھیں جو چمک رہی تھیں۔

"ارے باپ رے۔ یہ تو پہلوان روبوٹ ہے"...... لاٹوش نے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔ روبوٹ کی نظریں ان پر جمی ہوئی تھیں۔ اچانک وہ اچھلا اور اس نے کھلی ہوئی چھت سے یکلخت نیچے چھلانگ لگا دی۔ اس کے بھاری پیر جیسے ہی نیچے فرش پر پڑے ایک زور دار دھماکا ہوا اور کمرہ زور دار دھمک سے لرز کر رہ گیا۔ روبوٹ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا تھا۔ میجر پرمود اور اس کے ساتھی فوراً اپنی جگہوں سے اٹھے اور تیزی سے پیچھے ہٹتے چلے گئے۔

"لائٹس آن"...... روبوٹ نے گرجدار لہجے میں کہا تو اسی لمحے کمرہ یکلخت تیز روشنیوں سے جگمگا اٹھا۔

گیند پر مشین گنوں کی فائرنگ ہوتے دیکھ کر عمران نے ایک بار پھر بیگ میں ہاتھ ڈالا اور پھر پلک جھپکنے میں اس کا ہاتھ باہر آیا اور دوسرے لمحے اس نے ہاتھ میں پکڑا ہوا راڈ بم فرش پر دے مارا۔ ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور فرش یوں ٹوٹ کر نیچے گر گیا جیسے وہ مضبوط کنکریٹ کی بجائے تنکوں کا بنا ہوا تھا اور اس کے ساتھ ہی وہ سب یکلخت نیچے گر گئے۔ اسی لمحے ان کے سروں پر گولیوں کی بے تحاشہ تڑتڑاہٹ سنائی دی۔

نیچے گہرائی زیادہ نہ تھی اس لئے وہ چوٹ سے محفوظ رہے تھے۔ ان کے سروں پر چھت غائب تھی اور اوپر ہر طرف سے بے تحاشا گولیاں چل رہی تھیں جو آمنے سامنے دیواروں سے ٹکرا ٹکرا کر نیچے گر رہی تھیں۔ پوری چھت اس کمرے کے فرش پر آ گری تھی۔

وہ اب یہاں کھڑے حیرت سے اس کمرے کی دیواروں کے ساتھ موجود مشینوں کو دیکھ رہے تھے۔ عمران تیزی سے ان مشینوں

کی طرف لپکا اور پھر ان مشینوں کی ساخت دیکھتے ہی اس کی آنکھوں میں تیز چمک سی پیدا ہو گئی۔ وہ تیزی سے ایک بڑی مشین کے پاس پہنچا۔ اور دوسرے لمحے اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آ گئے۔ اس نے مختلف بٹن دبا کر ایک چکر کو تیزی سے دائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔

اس چکر کے گھومتے ہی درمیان میں موجود بڑے سے ڈائل میں موجود سرخ رنگ کی سوئی نچلے ہندسوں کی طرف بڑھتی گئی۔ جب سوئی زیرو پر پہنچ گئی تو عمران نے ہاتھ روک کر جلدی سے اپنے بیگ سے ایک باکس سا نکالا۔ اس میں اسکرو ڈرائیور سیٹ تھا۔ اس کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے چل رہے تھے اس نے باکس کھول کر اس میں سے ایک اسکرو ڈرائیور نکالا اور پھر اس مشین کی سائیڈ میں ایک چھوٹے سے خانے کے گرد لگے ہوئے چار پیچوں کو تیزی سے کھولنا شروع کر دیا۔

چند لمحوں میں ہی وہ اس خانے کا ڈھکن علیحدہ کر چکا تھا۔ پھر اس نے اسی اسکرو ڈرائیور کو اس خانے میں ڈالا اور پھر اپنے ہاتھ کو ایک زوردار جھٹکا دیا۔ مشین کے تمام بلب یکلخت جلے اور پھر ایک جھماکے سے بجھ گئے اور پھر دوبارہ پہلی جیسی حالت میں بلب جلنے بجھنے لگے۔ عمران نے اسکرو ڈرائیور سے ایک تار توڑ ڈالی تھی۔ اس کے بعد اس نے ڈھکن دوبارہ لگا کر اس کے پیچ کس دیئے۔ باقی ٹیم خاموش کھڑی عمران کو یہ کارروائی کرتے دیکھتی رہی۔ ان میں

سے کسی کی سمجھ میں کچھ نہ آ رہا تھا۔ لیکن وہ سب خاموش کھڑے تھے۔

"آؤ اب یہاں سے نکل چلیں۔ میں نے ان کے ماسٹر کمپیوٹر کو وقتی طور پر اندھا کر دیا ہے۔ اب یہ ہمیں چیک نہ کر سکے گا اور نہ ہی ٹریس کر سکے گا۔ آؤ"...... عمران نے باکس بند کر کے واپس تھیلے میں ڈالا اور تیزی سے کمرے کے دروازے کی طرف بڑھا۔ دروازہ کے اوپر سرخ رنگ کی لہروں کا ایک جال سا چمکتا نظر آ رہا تھا۔ عمران نے بیگ میں ہاتھ ڈال کر ایک لمبی سی نلکی نکالی۔ جس کے پیچھے لکڑی کا دستہ لگا ہوا تھا۔ اور نلکی کسی پستول کی نال کی طرح اندر سے خالی تھی۔

عمران نے نلکی کا رخ دروازے کی طرف کیا اور پھر دستے کی سائیڈ میں لگا ہوا بٹن پریس کر دیا۔ نلکی میں سے نیلے رنگ کی ایک شعاع نکل کر سرخ رنگ کی لہروں سے ٹکرائی تو ایک جھماکا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی لہروں کا جال ختم ہو گیا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر دروازہ کھول دیا۔ باہر ایک راہداری نظر آ رہی تھی۔ وہ تیزی سے دروازہ پھلانگتے ہوئے اس راہداری میں آ گئے اور پھر دوڑتے ہوئے آگے بڑھنے لگے۔

"حیرت ہے۔ تم تو اس وقت عمرو عیار بنے ہوئے ہو اور تمہارا یہ تھیلا بھی عمرو عیار کی زنبیل بن گیا ہے۔ ہر حربے کا توڑ اس میں سے بروقت نکل آتا ہے"...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میں بگ کنگ کا سی ورلڈ تباہ کرنے نکلا تھا۔ کسی پہاڑی مقام کی سیر کرنے نہیں"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر دوڑتا ہوا راہداری کے اختتام پر پہنچ گیا۔ یہاں ایک دروازہ تھا۔ لیکن وہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔

عمران دروازے کے پاس پہنچ کر رک گیا اور پھر اس نے ایک لمحے کے لئے اندر کان لگا دیئے۔ اندر سے کسی کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دیں۔ آوازیں بے حد ہلکی تھیں یوں لگ رہا تھا جیسے دو افراد دور کہیں باتیں کر رہے ہوں کیونکہ آوازیں خاصی دور سے سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے دروازے کا ہینڈل پکڑا اور پھر اسے آہستہ آہستہ گھمانے لگا۔ ہینڈل گھومتے ہی دروازہ کھل گیا۔ عمران نے آہستہ سے دروازہ کھولا اور پھر ایک لمحہ توقف کے بعد اس نے اپنا سر احتیاط سے اندر کیا اور کمرے کے اندر دیکھنے لگا۔ یہ ایک ڈرائنگ روم کی طرز پر سجا ہوا کمرہ تھا۔ جو خالی تھا البتہ اس کا ایک اور دروازہ دوسری طرف نظر آ رہا تھا۔ جو اسی طرح آدھا کھلا ہوا تھا اور باتیں کرنے کی آوازیں اسی کمرے میں سے سنائی دے رہی تھیں۔ عمران دبے پاؤں اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تمام گروپ الرٹ ہو جائیں۔ اپنی رینج میں دشمنوں کو تلاش کرو۔ چپے چپے کی تلاشی لو۔ جہاں یہ گروپ یا اس کا کوئی آدمی نظر آئے اسے ہلاک کر دو۔ انتہائی محتاط رہنے کی ضرورت ہے اوور اینڈ آل"...... ایک بھاری سی آواز سنائی دے رہی تھی لیکن آواز کی

لرزش سے محسوس ہو رہا تھا کہ بولنے والا ادھیڑ عمر ہے۔

عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر آہستگی سے دروازہ کھول کر وہیں رک گیا۔ یہ ایک بڑا سا کمرہ تھا۔ جس کے سامنے والی دیوار میں ایک بڑی سی مشین نصب تھی اور دروازے کے قریب ہی ایک بڑی سی میز کے پیچھے کرسی پر برف کی طرح سفید بالوں والا ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے سیاہ رنگ کا چوغہ پہنا ہوا تھا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار میں نصب مشین پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ میز پر رکھی ہوئی ایک چھوٹی سی مشین پر مصروف تھے۔ مشین کی اسکرین پر جھماکے سے ہو رہے تھے اور چند لمحوں بعد ایک اور ادھیڑ عمر آدمی کی تصویر اس پر نظر آنے لگی اس ادھیڑ عمر آدمی نے آنکھوں پر گہرے رنگ کا چشمہ پہنا ہوا تھا۔

"یس۔ بگ کنگ اٹنڈنگ یو"...... عینک والے ادھیڑ عمر آدمی کے لب ہلے اور مشین سے آواز برآمد ہوئی۔

"چیف سیکورٹی آفیسر شاتمک بول رہا ہوں بگ کنگ۔ میں نے آپ کے حکم پر اپنے گروپ کو مکمل ہدایات دے دی ہیں۔ ہم اپنے حصے کی ایک ایک اینٹ چیک کریں گے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے کہا جو شاید سی ورلڈ کا چیف سیکورٹی آفیسر تھا۔

"یہ گروپ تمہاری رینج سے غائب ہوا ہے۔ اس لئے تمہیں بہت زیادہ محتاط رہنے کی ضرورت ہے۔ بلیک ڈروپ روم تمہاری سائیڈ پر ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ میں جانتا ہوں۔ اب آپ کو رپورٹ دے کر میں خود بلیک ڈروب روم کو چیک کروں گا کہ وہ کہاں چلے گئے ہیں اور کیسے''...... شاگنگ نے کہا۔

''اوکے۔ فوراً بلیک ڈروب روم کو چیک کرو اور خاص طور وہاں موجود مشینری بھی چیک کرنا کہیں انہوں نے کسی مشین کو نقصان نہ پہنچایا ہو۔ ان کے پاس مہلک اسلحہ موجود ہے۔ سی ریز کی وجہ سے کمپیوٹر انہیں چیک نہیں کر سکا۔ ورنہ تو وہ ایک سوئی بھی اندر نہ لا سکتے تھے۔ بہرحال جو بھی ہے انہیں جلد سے جلد ٹریس کرو اور جیسے ہی وہ کہیں دکھائی دیں انہیں کوئی موقع دیئے بغیر ہلاک کر دو۔ فوراً''...... بگ کنگ نے کہا۔

''یس بگ کنگ۔ آپ کی ہدایات پر عمل کیا جائے گا۔ وہ کسی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے''...... شاگنگ نے کہا۔

''تمہارے ساتھ ساتھ سی ورلڈ ون میں چار ٹاپ سیکورٹی آفیسر موجود ہیں۔ میں نے ان سب کو بھی احکامات جاری کر دیئے ہیں۔ وہ سب اپنے اپنے سیکشن میں الرٹ ہیں۔ سی ورلڈ ون اور ٹو میں مکمل ایمرجنسی نافذ کر دی گئی ہے۔ تم سب آپس میں لنکڈ رہو اور جیسے ہی مجرموں کا پتہ چلے فوراً ایک دوسرے کی مدد کے لئے پہنچ جاؤ۔ مجھے ان مجرموں کی لاشیں چاہئیں۔ کسی بھی حال میں۔ سمجھ گئے تم''...... بگ کنگ نے انتہائی سخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ میں جلد ہی آپ کو ان کی لاشوں کا تحفہ پیش

کروں گا''...... شاگنگ نے انتہائی خود اعتماد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اسکرین ایک جھماکے سے تاریک ہو گئی۔ شاگنگ نے بھی ہاتھ میں موجود مشین کے دو بٹن پریس کئے اور پھر ایک طویل سانس لیتا ہوا اٹھا۔ عمران دروازے کے ساتھ ہی رکا ہوا تھا۔ وہ تیزی سے پیچھے ہٹا اور اس نے سب ساتھیوں کو سائیڈ میں ہو جانے کا اشارہ کیا۔ کرسی ہٹنے کی آواز سنائی دی اور پھر قدموں کی آواز دروازے کی طرف آئی۔ عمران دروازے کے ساتھ ہی دیوار سے لگ کر کھڑا تھا۔ جب کہ باقی ساتھی اس کی سائیڈ میں دیوار کے ساتھ لگے کھڑے تھے۔

چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور پھر شاگنگ نے دروازہ پار کیا لیکن دوسرے لمحے چٹاخ کی آواز کے ساتھ ہی اس کے منہ سے کراہ نکلی اور وہ اچھل کر پہلو کے بل فرش پر گرا۔ عمران نے اس کی کنپٹی پر مکا رسید کیا تھا اور اس کے گرتے ہی عمران کی لات حرکت میں آئی اور اس نے جلدی سے اس کی گردن پر پیر رکھ دیا۔ ادھیڑ عمر آدمی نے اٹھ کر اپنے آپ کو چھڑانا چاہا لیکن عمران نے پیر کو ذرا سا گھمایا تو ادھیڑ عمر آدمی کی آنکھیں باہر کو ابل آئیں اور اس کا سانس جھٹکے کھانے لگا اور جسم بری طرح پھڑکنے لگا۔

''دروازہ بند کر دو''...... عمران نے کہا اور تنویر نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر دیا۔ عمران نے پیر ہٹایا اور پھر گریبان سے پکڑ کر ادھیڑ عمر آدمی کو کھڑا کر دیا۔ دوسرے لمحے عمران کا دوسرا ہاتھ حرکت

میں آیا اور ادھیڑ عمر آدمی کے حلق سے کربناک چیخ نکل گئی۔ بھرپور
تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔
"تم سی ورلڈ ون کے چیف سیکورٹی آفیسر شانگ ہو۔ میں
درست کہہ رہا ہوں نا"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ میں شانگ ہوں۔ چیف سیکورٹی آفیسر"...... اس نے
چیختے ہوئے کہا۔
"بگ کنگ کے کہنے کے مطابق سی ورلڈ میں چار سیکورٹی ونگ
بنائے گئے ہیں جن کی حفاظت کے لئے چار سیکورٹی آفیسر ہیں۔ تم
بتاؤ تم کس ونگ کے سیکورٹی آفیسر ہو۔ جلدی بولو۔ ورنہ......"
عمران نے غراتے ہوئے کہا۔
"میں ساؤتھ ونگ کا چیف سیکورٹی آفیسر ہوں"...... شانگ نے
کہا۔
"تو کیا ہم اس وقت سی ورلڈ کے ساؤتھ ونگ میں موجود
ہیں"...... عمران نے کہا۔
"ہاں۔ تم اس وقت ساؤتھ ونگ میں ہو"...... شانگ نے
جواب دیا۔
تمہارے گروپ میں کتنے آدمی ہیں۔ جلدی بتاؤ"...... عمران
نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا دوسرا تھپڑ اس
کے گال پر پڑا۔
"بب۔ بب۔ میں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے چیخ کے ساتھ ساتھ

جواب دے دیا۔
"کوئی عورت بھی ہے"...... عمران کا ہاتھ ایک بار پھر حرکت
میں آ گیا۔
"ہاں۔ پپ۔ پپ۔ پانچ عورتیں ہیں"...... شانگ نے ایک
بار پھر چیختے ہوئے کہا۔
"ان کے فالتو لباس کہاں ہیں"...... عمران کا ہاتھ ایک بار پھر
اٹھا اور تھپڑ کی گونجدار آواز سنائی دی۔ عمران ہر سوال سے پہلے پوری
قوت سے تھپڑ جما دیتا تھا۔
"سٹور روم میں۔ سٹور روم میں۔ مجھے مت مارو۔ مت مارو۔
فار گاڈ سیک میں تمہارے ہر سوال کا جواب دے تو رہا ہوں۔
پلیز"...... شانگ نے اس بار بھی چیختے ہوئے کہا۔
"سنو۔ میں تمہارا گلا جانور کی طرح کاٹ کر رکھ دوں گا۔ اگر تم
اپنی زندگی بچانا چاہتے ہو تو مکمل تعاون کرو مجھے ورنہ تمہارا انجام
بے حد بھیانک ہو گا"...... عمران نے بھیانک انداز میں غراتے
ہوئے کہا۔
"اوکے۔ اوکے۔ مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ مجھے مت
مارو"...... شانگ کے حلق سے گھگھیائی ہوئی آواز سنائی دی۔
"مجھے اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے فوری طور پر لباس
چاہئیں اور دو عورتیں اور دس مرد ایسے چاہئیں جن کے قدوقامت
ہمارے جیسے ہوں اور تم مجھے یہ بتاؤ کہ تمہارے آدمی ایک جگہ کیسے

اکٹھے ہو سکتے ہیں"...... عمران نے اس کے گریبان کو جھٹکا دیتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی اس کا ہاتھ تھپڑ مارنے کے سے انداز میں اٹھا۔

"ماسٹر فون پر جنرل کال کرو۔ سب زیرو روم میں اکٹھے ہو جائیں گے"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اسی طرح گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا اور عمران اسے گھسیٹتا ہوا اس دفتر والے کمرے میں لے آیا۔ عمران اس کی شکل دیکھتے ہی اس کی ٹائپ سمجھ گیا تھا۔ یہ شخص بس میز کرسی پر بیٹھ کر حکم چلانے والا ہے اور عمر کی وجہ سے بھی اس میں وہ قوت برداشت نہیں ہے جو کہ فیلڈ میں کام کرنے والے ایجنٹوں میں ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس نے پے در پے تھپڑ مار کر ہی اپنا مقصد حل کر لیا تھا۔

"ادھر کرسی پر بیٹھو اور تمام ممبرز کو جنرل کال کر کے زیرو روم میں بلاؤ اور سنو اگر تم نے کسی طرح بھی کوئی اشارہ کرنے یا کوئی غلط لفظ بولنے کی کوشش کی تو ہمارے ساتھ جو ہو گا سو ہو گا تمہیں میں یہیں بکرے کی طرح ذبح کر دوں گا"...... عمران نے اسے کرسی پر دھکیلتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے تھیلے سے تیز دھار خنجر نکال کر اس کے گلے پر رکھ دیا۔ خنجر دیکھ کر شاگنگ کی حالت غیر ہو گئی۔ اس کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا تھا اور اس کی آنکھیں پھٹ سی گئیں۔

"مم۔ مم۔ میں تعاون کروں گا۔ یہ خنجر ہٹا لو۔ میری جان نکل رہی ہے"...... شاگنگ نے گھگھیائے ہوئے انداز میں کہا۔

"نہیں۔ بالکل نہیں ہٹاؤں گا۔ ادھر تم نے کوئی غلط لفظ بولا یا کوئی اشارہ کیا تو اسی لمبے خنجر کی تیز دھار سے تمہاری شہ رگ کاٹ دوں گا اور سنو اس طرح بات کرو کہ صرف تمہاری آواز جائے یہ کمرہ کسی اسکرین پر نہ آنے پائے۔ میں خود ایک بڑا سائنس دان ہوں۔ اس لئے خیال رکھنا۔ خواہ مخواہ مجھ سے اپنا گلا نہ کٹوا لینا اس معاملے میں مجھ سے زیادہ سفاک کوئی نہیں ہے"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور شاگنگ نے سر ہلا دیا پھر اس نے سامنے میز پر رکھی ہوئی مشین کے چند بٹن لرزتے ہوئے ہاتھوں سے دبائے۔ عمران غور سے ان بٹنوں کو دیکھ رہا تھا۔ بٹن دبتے ہی سامنے دیوار کے ساتھ موجود مشین خود بخود آن ہو گئی اور پھر اس کی اسکرین پر ایک کمرے کا منظر ابھر آیا۔ یہ کمرہ بھی دفتر کے انداز میں سجا ہوا تھا۔ ایک لمبا تڑنگا نوجوان کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ ادھیڑ عمر شاگنگ نے ایک اور بٹن دبایا تو وہ نوجوان چونک پڑا۔

"چیف شاگنگ کالنگ ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس"...... شاگنگ نے بھپٹ لہجے میں کہا۔

"یس۔ ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس اٹنڈنگ یو"...... نوجوان کے لب ہلے اس کا لہجہ بے حد مودبانہ تھا۔

"کیا رپورٹ ہے"...... شاگنگ نے پوچھا۔

"دشمنوں کی تلاش جاری ہے باس لیکن ابھی تک ان کا کچھ پتہ نہیں چل سکا ہے۔ ہمارے آدمیوں کے ساتھ ساتھ ونگ کے

سیکورٹی روبوٹس بھی انہیں تلاش کر رہے ہیں۔ جلد ہی وہ سامنے آ جائیں گے''...... ساؤتھ ونگ نمبر ون ہیرس نے جواب دیا۔

''سنو ہیرس۔ فی الحال ان کی تلاش بند کر دو اور پورے گروپ کو زیر روم میں پہنچنے کی جنرل کال دے دو میں نے خصوصی ہدایات دینی ہیں''...... شاتگ نے کہا۔

''اوکے باس۔ کیا روبوٹس کو بھی بلانا ہے''...... ہیرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

''روبوٹس ماسٹر کمپیوٹر اور بگ کنگ کے کنٹرول میں ہیں نانسنس۔ کیا وہ میری بات سنیں گے۔ میں انسانوں کی بات کر رہا ہوں۔ مشینوں کی نہیں''...... شاتگ نے غراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مشین کو آف کر دیا تو اسکرین بھی تاریک ہو گئی۔

''مم مم۔ میں نے ٹھیک کیا ہے نا''...... شاتگ نے امید بھری نظروں سے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو اب تک زندہ ہو۔ اگر تم نے معمولی سی بھی غلطی کی ہوتی تو یہ خنجر تمہاری گردن کاٹ چکا ہوتا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم بلیک ڈروپ روم سے کیسے نکل آئے وہاں سے تو میری اجازت کے بغیر کوئی نہیں نکل سکتا اور......'' شاتگ نے قدرے سنبھلے ہوئے لہجے میں کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ اس کا فقرہ مکمل ہوتا۔ عمران کا تھپڑ پوری قوت سے اس کے چہرے پر پڑا

اور شاتگ چیخ مار کر کرسی پر ایک طرف جھک گیا۔

''خبردار۔ اگر آئندہ کوئی سوال کرنے کی جرأت کی''...... عمران کا لہجہ انتہائی بھیانک تھا۔ ظاہر ہے وہ ادھیڑ عمر آدمی شاتگ کو کسی طرح بھی سنبھالنے کا موقع نہ دینا چاہتا تھا اور ادھیڑ عمر شاتگ ہونٹ بھینچ کر رہ گیا۔

اسی لمحے مشین خود بخود آن ہو گئی اور اسکرین پر جھماکے ہونے شروع ہو گئے۔ ادھیڑ عمر آدمی نے جلدی سے مشین کے بٹن دبائے تو اسکرین پر ایک بڑے ہال نما کمرے کا منظر ابھر آیا۔ اس میں نمبر ون ہیرس کے علاوہ چودہ مرد اور پانچ عورتیں مؤدبانہ انداز میں کھڑی تھیں۔ شاتگ نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آن کرنا چاہا تو عمران نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

''ٹھہرو۔ ابھی ٹرانسمیٹر آن نہ کرنا''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''یہ جو قطار میں پانچویں عورت کھڑی ہے۔ اس کا کیا نام ہے''...... عمران نے پوچھا۔

''سیون۔ اس کا نمبر سیون ہے''...... شاتگ نے کہا۔

''اس کا نام''...... عمران نے پوچھا۔

''اس کا نام ماریا ہے''...... شاتگ نے فوراً ہی جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران نے مختلف مردوں کی نشاندہی کرتے ہوئے ان کے نمبر اور نام پوچھے جو شاتگ نے بتا دیئے۔

"ٹھیک ہے۔ اب تم پیچھے ہٹ جاؤ"...... عمران نے کہا۔

"کک۔ کک۔ کیوں"...... شاتگ نے ہکلا کر پوچھا۔

"جو کہہ رہا ہوں کرو ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو شاتگ تیزی سے سائیڈ میں ہٹ گیا۔ عمران نے صفدر کو اشارہ کیا تو صفدر تیزی سے شاتگ کی طرف بڑھ آیا۔

"اس کے منہ پر ہاتھ رکھو۔ اگر یہ آواز نکالنے کی کوشش کرے تو اس کی گردن توڑ دینا"...... عمران نے کہا تو صفدر نے اثبات میں سر ہلا کر شاتگ کے عقب میں آ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔ شاتگ کا رنگ اور زیادہ زرد ہو گیا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر کا بٹن پریس کر دیا اور اپنا منہ مائیک کے قریب لے آیا۔

"ہیلو۔ ساؤتھ ونگ گروپ۔ چیف شاتگ کالنگ یو"...... عمران نے شاتگ کی آواز میں چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یس باس۔ گروپ زیرو روم میں آپ کو اٹنڈ کر رہا ہے"۔ ہیرس نے کہا۔

"سنو۔ تم اور ماریا اور میں جن جن کے نام لوں یہ سب فوراً میرے آفس پہنچیں۔ ایک ضروری میٹنگ ہے"...... عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا اور انہیں نام بتانے لگا۔ اسے اپنی آواز میں بات کرتے دیکھ کر شاتگ کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھیں۔

"یس باس"...... ہیرس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"باقی ممبرز اپنے اپنے شعبوں میں کام کریں اور انہیں بعد میں ہدایات دی جائیں گی"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر اور مشین کے بٹن آف کر دیئے۔

"اس کے منہ سے ہاتھ ہٹاؤ"...... عمران نے صفدر سے کہا تو صفدر نے شاتگ کے منہ سے ہاتھ ہٹا لئے۔

"تت۔ تت۔ تم نے میری آواز میں بات کی۔ کیسے۔ کیا تم جادوگر ہو"...... شاتگ نے منہ آزاد ہوتے ہی عمران کی طرف پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ میں جادوگروں کا استاد ہوں۔ تم یہ بتاؤ کہ یہ لوگ کہاں آئیں گے"...... عمران نے کہا۔

"ماسٹر گیٹ سے بائیں طرف ایک بڑا کمرہ میٹنگ روم ہے۔ یہ سب وہاں پہنچیں گے"...... شاتگ نے کہا اور عمران نے اسے بازو سے پکڑ کر کرسی سے اٹھایا۔ اور اسے میٹنگ روم کی طرف رہنمائی کرنے کے لئے کہا۔ اور پھر عمران اسی کمرے کی سائیڈ میں بنے ہوئے دروازے کو کھول کر ایک بڑے کمرے میں پہنچ گیا جہاں ایک بڑی میز کے پیچھے پندرہ کرسیاں موجود تھیں۔ عمران نے دیکھا کہ کرسیاں لوہے کی بنی ہوئی تھیں۔ اور ان کے پائے زمین میں گڑے ہوئے تھے۔

"یہ میٹنگ چیئرز ہیں"...... عمران نے شاتگ سے غراتے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"ہاں۔ انہیں دفتر سے کنٹرول کیا جاتا ہے۔ کسی غلط آدمی کی صورت میں اسے کرسی کے راڈز میں جکڑ کر مکمل طور پر بے بس کر دیا جاتا ہے اور انہی کرسیوں کو الیکٹرک چیئرز بنا کر انہیں موت کے گھاٹ بھی اتارا جا سکتا ہے"...... شاگنگ نے سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر شاگنگ کو لے کر دوبارہ آپریشن روم میں آ گیا۔

"اسے سنبھالو۔ اگر یہ ذرا بھی غلط حرکت کرے تو گلا کاٹ دینا"...... عمران نے اس بار تنویر سے مخاطب ہو کر کہا اور تنویر نے بڑی پھرتی سے آگے بڑھ کر شاگنگ کو یوں گردن سے پکڑ لیا جیسے بھیڑیا کسی معصوم بھیڑ کو اچک لیتا ہے۔

عمران شاگنگ کی کرسی پر بیٹھ گیا اور پھر اس نے میز پر موجود مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ اب وہ اس مشین کو اچھی طرح سمجھ چکا تھا۔ چند لمحوں بعد سامنے مشین کی اسکرین روشن ہوئی اور پھر اس پر میٹنگ روم کا منظر ابھر آیا۔ تھوڑی دیر بعد اس میٹنگ روم کا دروازہ کھلا اور زیرو روم میں موجود نمبر ون اور اس کے باقی ساتھی ایک ایک کر کے اندر داخل ہوئے۔

وہ سب مؤدبانہ انداز میں چلتے ہوئے میز کے گرد موجود لوہے کی کرسیوں پر ایک ایک کر کے بیٹھ گئے۔ جب سب بیٹھ گئے تو عمران نے ایک اور بٹن دبا دیا۔ اس بٹن کے دبتے ہی مشین کے مختلف بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے اور اس کے بعد ایک سرخ

رنگ کا بڑا سا بلب جل اٹھا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے دیکھا کہ کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد نے بے چینی سے ہلنا چاہا لیکن اسی لمحے ان کے گرد راڈز پھیلتے چلے گئے اور وہ سب ان کرسیوں پر راڈز میں پھنس کر رہ گئے تھے۔

"چوہان اور خاور تم جاؤ اور دو لڑکیوں کو اٹھا کر ادھر ریسٹ روم میں لے جاؤ اور اسے جولیا اور صالحہ کے حوالے کر دو۔ جولیا اور صالحہ تم نے اپنے لباس انہیں پہنانے ہیں اور خود ان کے لباس پہننے ہیں اور واش روم میں نہا بھی لینا تاکہ یہ نیلا رنگ غائب ہو جائے۔ کوئی لڑکی اگر غلط حرکت کرنے کی کوشش کرے تو بے شک گولی مار دینا"...... عمران نے چوہان، خاور، جولیا اور صالحہ سے ایک ساتھ مخاطب ہو کر کہا۔

"ان کا لباس کیوں اتار رہے ہیں۔ ریسٹ روم میں ملحقہ سٹور روم ہے جہاں گروپ کے لئے ہر قسم کے لباس موجود ہیں"۔ شاگنگ نے جواب دیا جو اب تک خاموش کھڑا تھا۔

"اوہ اچھا۔ تم واقعی بے حد سمجھدار ہو۔ آؤ ہمیں دکھاؤ کہاں ہے یہ سٹور روم"...... عمران نے اپنے ساتھیوں کو ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ شاگنگ کو بازو سے پکڑ کر ریسٹ روم سے ملحقہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔ یہ واقعی ایک خاصا بڑا سٹور تھا۔ اس میں الماریوں میں ایک ہی کپڑے کے بنے ہوئے لباس جو زنانے بھی تھے اور مردانہ بھی اور ان پر ساؤتھ ونگ کا مخصوص نشان

بنا ہوا تھا موجود تھے۔ جوتے بھی موجود تھے۔

"چلو سب اپنے اپنے سائز کا لباس اٹھاؤ اور جلدی سے لباس بدل کر آؤ۔ ماسٹر کمپیوٹر زیادہ دیر اندھا نہیں رہ سکے گا۔ جلد ہی وہ دیکھنے کے قابل ہو جائے گا اور ہمیں کسی بھی لمحے چیک کر لے گا"...... عمران نے کہا اور سب نے لباس اٹھائے اور پھر واش روم کی طرف بڑھ گئے اب عمران اور شانگ اکیلے اس سٹور روم میں رہ گئے۔

"تم اپنا یہ چوغہ اتارو بابا جی۔ تم واقعی سمجھ دار ہو۔ تم نے اپنی جان بچالی ہے۔ اور شاید تم پہلے آدمی ہو جس نے میرے خنجر سے اپنا گلا کٹنے سے بچا لیا ہے"...... عمران نے بے رحم انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"سنو۔ تمہاری یہ سب کوششیں فضول ہیں ابھی بگ کنگ کال کرے گا اور......" شانگ نے اسے سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے وہ بری طرح چیختا ہوا فرش پر جا گرا۔ عمران کا ایک اور زوردار تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا۔

"میں تمہیں سمجھ دار کہہ رہا ہوں اور تم حماقت کا مظاہرہ کر رہے ہو۔ مجھے طیش نہ دلاؤ۔ اب آخری بار کہہ رہا ہوں کہ آئندہ کوئی بات نہ کرنا ورنہ......" عمران نے اتنے بھیانک انداز میں کہا کہ شانگ کا جسم بری طرح سے لرزنے لگا۔ اس نے جلدی سے وہ سیاہ رنگ کا چوغہ اتار دیا۔ اس کے نیچے اس نے اپنے گروپ جیسا

ہی لباس پہن رکھا تھا۔

تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے عمران کے ساتھی نہا دھو کر اور لباس بدل کر سٹور روم میں پہنچنے لگے جب سب لوگ آ گئے تو عمران نے شانگ کو صفدر کے حوالے کیا اور خود ایک لباس اور ادھیڑ عمر آدمی کا چوغہ اور اپنا بیگ اٹھا کر ریسٹ روم کی طرف بڑھ گیا۔ شانگ اب سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی اور تکدر کے تاثرات نمایاں تھے۔ اس نے بولنے اور کسی بھی قسم حرکت کی کوشش ہی ترک کر دی تھی۔ تقریباً دس منٹ بعد عمران واپس آیا تو وہ سب اسے دیکھ کر بری طرح چونک پڑے۔ عمران شانگ کے میک اپ میں تھا۔ وہی لباس وہی شکل و صورت اسی طرح برف کی طرح سفید بال ۔ فرق صرف اتنا تھا کہ اس کے ہاتھ میں اپنا تھیلا موجود تھا۔

"اوہ اوہ۔ تم جادوگر ہو یا کوئی بھوت۔ آخر یہ سب کیسے ہو گیا۔ تم اس قدر پرفیکٹ میک اپ کیسے کر سکتے ہو۔ آخر کیسے"۔ شانگ نے حیرت سے گنگ لہجے میں کہا۔

"آؤ صفدر۔ تم نے ہیرس کا میک اپ کرنا ہے۔ تم سب وہیں میٹنگ روم میں آ جاؤ۔ میں تم سب کا میک اپ کر دوں۔ پہلے ہی کافی وقت ضائع ہو چکا ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے اپنے تھیلے میں سے ایک بڑی سی رسی نکالی اور شانگ کے ہاتھ پیر اچھی طرح باندھ کر اس نے اس کے منہ میں رومال ٹھونسا اور اس پر

ٹیپ لگا دی۔ اب شاگ نہ ہی بول سکتا تھا نہ ہل جل سکتا تھا۔
عمران اپنے ساتھیوں کو لے کر میٹنگ روم میں پہنچ گیا۔ پہلے وہ خود
اندر داخل ہوا۔

"بب بب۔ باس۔ ہمارے جسم"...... ہیرس نے حیرت بھرے
انداز میں کہا۔

"خاموش بیٹھے رہو۔ بگ کنگ کے حکم سے یہ سب کچھ ہو رہا
ہے۔ تمہارے میک اپ اور لباس میں چند افراد کو ایک خفیہ مشن پر
بھیجنا ہے"...... عمران نے شاگ کے لہجے میں کہا اور پھر اس نے
دروازہ کھول کر اپنے ساتھیوں کو اندر آنے کے لئے کہا۔ انہیں دیکھ
کر کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد بری طرح چونک پڑے۔

"باس۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو وہی ایشیائی گروپ ہے وہی گروپ جسے
ہم تلاش کر رہے تھے"...... ہیرس نے انتہائی بے چین لہجے میں
کہا۔

"یو شٹ اپ نانسنس۔ میں نے تمہیں حکم دیا ہے کہ خاموش
رہو۔ یہ وہ لوگ نہیں ہیں۔ یہ سی ورلڈ سے متعلق ہیں"...... عمران
نے کہا اور پھر اس نے اپنا تھیلا کھول کر اس میں سے میک اپ
باکس نکالا اور اس کے ہاتھ تیزی سے جولیا کے چہرے پر چلنے
لگے۔ کرسی پر بیٹھی ہوئی ماریا حیرت سے یہ تماشا دیکھ رہی تھی اور
جب عمران نے ہاتھ روکے تو ماریا کی آنکھیں حیرت کی شدت سے
ابل آئیں۔

"ماریا۔ بولو یہ میک اپ کیسا ہے"...... عمران نے شاگ کے
لہجے میں اس لڑکی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بب۔ بب۔ باس۔ یہ تو جادو ہے۔ جادو۔ واقعی یہ جادو ہے۔
یہ اس لڑکی کو تو آپ نے بالکل میرا ہمشکل بنا دیا ہے"...... ماریا
نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ عمران نے جولیا کی طرف دیکھا تو
وہی فقرہ ہو بہو ماریا کے لہجے میں جولیا نے دوہرا دیا۔ وہ سمجھ گئی تھی
کہ عمران ماریا کو کیوں بولنے کے لئے کہہ رہا ہے۔

اس کے بعد عمران نے انتہائی پھرتی اور مہارت سے کام لیتے
ہوئے سب ممبرز کے چہروں پر میک اپ کر دیا۔ اب اس میٹنگ
روم میں ہر آدمی کا ایک ڈوپلیکیٹ بھی موجود تھا۔ اصل اور نقل کی
پہچان مشکل ہو رہی تھی۔ صرف یہی شناخت رہ گئی تھی کہ اصل
کرسیوں پر بیٹھے ہوئے ہیں جبکہ نقل کھڑے تھے۔

"اب ان کا کیا کرنا ہے"...... صفدر نے ہیرس کے لہجے میں
بات کرتے ہوئے کہا۔

"اگر مربہ اور چٹنی بن سکتی ہے تو ٹھیک ہے اور اگر اچار پڑ سکے
تو زیادہ بہتر ہے۔ ہو سکتا ہے جولیا کی طبیعت کھٹائی کھانے کو
چاہے۔ کیوں جولیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا نے
ابھی آنکھیں نکالنے کا ارادہ کیا ہی تھا کہ عمران جلدی سے آپریشن
روم میں پہنچ گیا۔ کیونکہ وہاں تیز سائرن کی آواز ابھری تھی۔ عمران
نے اندر داخل ہوتے ہی دیکھا کہ مشین کے مختلف بلب جل بجھ

رہے تھے اور اسکرین پر بگ کنگ کال کے الفاظ بار بار ابھر رہے تھے۔ عمران جلدی سے شاتگ کی کرسی پر جا کر بیٹھ گیا۔ اس نے مشین کے بٹن دبا دیئے۔ دوسرے لمحے بگ کنگ کی تصویر اسکرین پر نظر آنے لگی۔

"ہیلو ہیلو۔ شاتگ۔ بگ کنگ کالنگ"...... بگ کنگ کی کرخت آواز سنائی دی۔

"یس بگ کنگ۔ شاتگ اٹنڈنگ یو"...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے بلیک ڈروب روم کی مشینری چیک کی شاتگ"...... بگ کنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

"یس بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم ہر لحاظ سے اوکے ہے میں نے خود چیکنگ کی ہے"...... عمران نے کہا۔

"لیکن ایم سی ون نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس کا ٹمپریچر مسلسل ڈاؤن ہو رہا ہے اور اس کی مائنڈ میموری میں بھی نقائص پیدا ہو رہے ہیں اور وہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ شاید اسے سوئچز اور چارج کرنے والی مشین میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اس لئے اسے سپیشل جنریٹ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے"...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

"لیکن مشینری تو اوکے ہے بگ کنگ۔ ہو سکتا ہے ایم سی ون کے اندر ہی کوئی خرابی ہو گئی ہو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ میں نے خود بھی چیک کیا ہے۔ ایم سی ون کی اندرونی ساخت اور حالت ٹھیک ہے۔ اس کی جنریٹنگ پاور میں پرابلم آ رہی ہے۔ اوکے رہنے دو۔ میں اسے چیک کرا لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ ٹی ڈی ہنڈرڈ کو آن کر دو۔ تاکہ ایم سی ون کا پاور اور جنریٹ سسٹم آن ہو جائے"...... بگ کنگ نے کچھ دیر توقف کے بعد کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... عمران نے کہا اور اس کی نظریں تیزی سے سامنے پڑی ہوئی مشین کے مختلف بٹنوں کے نیچے لکھی ہوئی تحریروں پر پڑیں اور پھر اسے مشین کے انتہائی دائیں کونے پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا بٹن نظر آ گیا۔ جس کے نیچے سرخ حروف میں ٹی ڈی ہنڈرڈ لکھا ہوا تھا۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر اسے پریس کر دیا لیکن دوسرا ہی لمحہ اس کے لئے قیامت خیز ثابت ہوا کیونکہ جیسے ہی اس نے بٹن کو پریس کیا اس کے جسم کو ایک زوردار جھٹکا لگا۔ اور جس کرسی پر وہ بیٹھا ہوا تھا وہ یکلخت اس طرح زمین کے اندر گھس گئی کہ عمران اپنا ہاتھ بمشکل واپس کھینچ سکا تھا کہ کرسی عمران سمیت غائب ہو چکی تھی اور اس کے ساتھ ہی آپریشن روم میں بگ کنگ کا ہلکا سا قہقہہ سنائی دیا اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ مشین ساکت ہو چکی تھی اور اسکرین تاریک جبکہ میٹنگ روم میں موجود عمران کے ساتھیوں کو شاید عمران کے حشر کا علم بھی نہ ہو سکا تھا۔

بگ کنگ کافی دیر سے فاسٹر مشین کے سامنے بیٹھا سب سیکٹرز سے آنے والی رپورٹس سن رہا تھا۔ ایم سی ون بھی اسے بار بار عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کرنے کے لئے اپنے اقدامات کے بارے میں رپورٹ دے رہا تھا لیکن عمران اور اس کے ساتھی غائب ہو چکے تھے۔ کہیں سے بھی ان کے متعلق کوئی اطلاع نہ مل رہی تھی۔

بگ کنگ کا دماغ گھوم کر رہ گیا تھا۔ کہ آخر یہ لوگ کہاں غائب ہو گئے۔ کیا وہ ہوا میں تحلیل ہو گئے یا ان کے پاس کوئی ایسا جادو ہے کہ یہ انسانی آنکھ تو ایک طرف کمپیوٹر کی سائنسی آنکھ کو بھی دکھائی نہیں دے رہے اور حیرت انگیز بات یہ بھی تھی کہ یہ لوگ غائب ہونے کے بعد کوئی حرکت بھی نہ کر رہے تھے۔ کہیں سے بھی ان کی کسی حرکت کا کوئی ثبوت سامنے نہ آ رہا تھا۔ تمام سی ورلڈ اوکے تھا۔ لیکن یہ گروپ غائب تھا اور بس یہی بات بگ کنگ کے

دماغ میں ہتھوڑوں کی طرح برس رہی تھی۔ ایک تو ان کا مر کر زندہ ہو جانا۔ آر سی زہریلی گیس فائر ہونے کے باوجود ان کا زندہ بچ جانا جس کا کم از کم بگ کنگ تصور بھی نہ کر سکتا تھا۔ لیکن بگ کنگ نے انہیں اپنی آنکھوں سے سٹور روم میں کھڑے اور پھر فرش پر بم مار کر اسے توڑنے اور اس کے بعد بلیک ڈروپ روم میں گرتے دیکھا تھا۔ ایسی صورت میں وہ اسے کسی طور پر بھی نظر انداز نہ کر سکتا تھا۔ کوئی بھی وجہ ہو بہرحال یہ لوگ نہ صرف زندہ تھے۔ بلکہ سی ورلڈ میں موجود بھی تھے۔ اچانک ماسٹر کمپیوٹر کی کال کی سیٹی سن کر بگ کنگ اپنے خیالات سے چونک پڑا۔

"یس بگ کنگ اٹنڈنگ یو"...... بگ کنگ نے ہاتھ بڑھا کر ایک بٹن دباتے ہوئے کہا۔

"ایم سی ون بول رہا ہوں بگ کنگ۔ کمپیوٹر درجہ حرارت مسلسل گر رہا ہے اگر اس کے گرنے کی یہی رفتار رہی تو سپیشل جنریٹر آن کرنے کے سرکٹ ٹوٹ کر لیں"...... ایم سی ون کی کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کال نے بگ کنگ کو بے اختیار اچھلنے پر مجبور کر دیا۔ یہ ایک ایسی خوفناک کال تھی کہ جس کے نتیجے کو وہ اچھی طرح سمجھتا تھا۔

"لیکن کیوں۔ ٹمپریچر کیوں ڈاؤن ہو رہا ہے۔ تم نے اسے چیک کیوں نہیں کیا جبکہ تم میں یہ صلاحیت موجود ہے کہ تم اسے فوری کنٹرول کر سکو"...... بگ کنگ نے بری طرح چیختے ہوئے کہا۔

''ٹمپریچر کنٹرولنگ سی۔ سی۔ آر۔ مشین مردہ ہو چکی ہے۔ اسے چلانے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن اس میں کوئی ایسی خرابی پیدا ہو گئی ہے جو سامنے نہیں آ رہی''...... ایم سی ون نے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے بلیک ڈروب روم میں موجود مشین میں کوئی بڑی گڑبڑ ہوئی ہے''...... بگ کنگ نے بے اختیار پیشانی پر ابھر آنے والے پسینے کے قطرے ہاتھ سے صاف کرتے ہوئے کہا۔

''نہیں بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم میں گڑبڑ ہوتی تو مجھے فوراً پتہ چل جاتا لیکن بلیک ڈروب روم چیکنگ سسٹم اوکے ہے''۔ ایم سی ون نے کہا۔

''تو پھر آخر یہ سب کیا ہو رہا ہے اور کیوں ہو رہا ہے۔ یہ یقیناً اس عمران اور اس کے گروپ کی حرکت ہو سکتی ہے''...... بگ کنگ نے چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔ پھر جیسے اچانک ایک جھماکا سا بگ کنگ کے ذہن میں ہوا۔ ساؤتھ ونگ سے اسے کافی دیر سے کوئی رپورٹ نہ مل رہی تھی۔ وہاں مسلسل خاموشی طاری تھی۔ رپورٹوں کے تسلسل کی وجہ سے اسے اس کا خیال ہی نہ آیا تھا اور اب بلیک ڈروب روم کی بار بار تکرار سے اچانک اس کے ذہن میں یہ خیال آیا تھا۔ اس نے ایم سی ون سے رابطہ ختم کر کے جلدی سے شاگنگ سے رابطے کا بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں تک تو رابطہ قائم نہ ہو سکا لیکن پھر یکلخت رابطہ قائم ہو گیا۔ اور اسکرین پر شاگنگ کی تصویر ابھر

آئی۔

''ہیلو ہیلو۔ شاگنگ۔ بگ کنگ کالنگ''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''یس بگ کنگ۔ شاگنگ اٹنڈنگ یو''...... شاگنگ نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے بلیک ڈروب روم کی مشینری چیک کی شاگنگ''...... بگ کنگ نے سخت لہجے میں پوچھا۔

''یس بگ کنگ۔ بلیک ڈروب روم ہر لحاظ سے اوکے ہے میں نے خود چیکنگ کی ہے''...... شاگنگ نے کہا۔

''لیکن ایم سی ون نے مجھے ابھی رپورٹ دی ہے کہ اس کا ٹمپریچر مسلسل ڈاؤن ہو رہا ہے اور اس کی مائنڈ میموری میں بھی نقائص پیدا ہو رہے ہیں اور وہ کمزور ہوتا جا رہا ہے۔ شاید اسے سوپر چارج کرنے والی مشین میں کوئی گڑبڑ ہو گئی ہے اس لئے اسے سپیشل چیک اپ کرنے کی ضرورت محسوس ہو رہی ہے''...... بگ کنگ نے کرخت لہجے میں کہا۔

''لیکن مشینری تو اوکے ہے بگ کنگ۔ ہو سکتا ہے ایم سی ون کے اندر ہی کوئی خرابی ہو گئی ہو''...... عمران نے کہا اور اس کی بات سن کر بگ کنگ بری طرح اچھل پڑا۔ ماسٹر کمپیوٹر کے اندر خرابی۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ شاگنگ ایک ایسی بات کر رہا تھا جو کم از کم شاگنگ کو کسی صورت میں بھی نہیں کرنا چاہئے تھی کیونکہ تمام سیکورٹی چیفس

اس بات کو بہرحال جانتے تھے کہ ماسٹر کمپیوٹر کے اندر خرابی پیدا ہونا ناممکن تھا۔ اس کا نظام ایسا بنایا گیا تھا کہ اول تو اس کے اندر خرابی پیدا ہی نہ ہو سکتی تھی اور اگر ہو بھی جاتی تو ماسٹر کمپیوٹر خود ہی اسے درست کر سکتا تھا۔ یہ ماسٹر کمپیوٹر دنیا کے بہترین یہودی سائنسدانوں کی کئی سالہ محنت کا نتیجہ تھا اور ایسا کمپیوٹر دنیا میں کہیں اور موجود نہ تھا۔ اور پھر شاگل تو خود سائنسدان رہا تھا۔ اس کمپیوٹر کی ایجاد میں وہ بھی شامل تھا اس لئے کم از کم وہ ایسی بات نہ کہہ سکتا تھا۔ یہ خیال آتے ہی بگ کنگ نے جلدی سے مشین کے دو بٹن دبا دیئے اور دوسرے لمحے اس کی کھوپڑی بھک سے اڑ گئی۔ کیونکہ چند لمحے پہلے اسکرین پر جہاں شاگل کی شکل تھی اب وہاں علی عمران نظر آ رہا تھا۔ مشین نے میک اپ کے بغیر اصل شکل دکھا دی تھی۔

"اوہ۔ تو انہوں نے شاگل سیکشن پر قبضہ کیا ہوا ہے"...... بگ کنگ نے جلدی سے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا اور پھر میک اپ چیکنگ مشین کے بٹن آف کر کے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔ اب اسکرین پر دوبارہ شاگل کی شکل نظر آنے لگ گئی تھی۔

"نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔ میں نے خود بھی چیک کیا ہے۔ ایم سی ون کی اندرونی ساخت اور حالت ٹھیک ہے۔ اس کی جنریٹنگ پاور میں پرابلم آ رہی ہے۔ اوکے رہنے دو۔ میں اسے چیک کرا لوں گا۔ تم ایسا کرو کہ ٹی ڈی ہنڈرڈ کو آن کر دو۔ تاکہ ایم

سی ون کا پاور اور جنریٹ سسٹم آن ہو جائے"...... کچھ دیر توقف کے بعد بگ کنگ نے بڑی مشکل سے اپنے لہجے کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

"اوکے بگ کنگ"...... شاگل نے کہا اور پھر اس نے دیکھا کہ شاگل نے چند لمحے مشین کو نظروں ہی نظروں میں چیک کیا اور پھر ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس کر دیا۔ اس کے بٹن پریس کرتے ہی اس کی کرسی بجلی کی سی تیزی سے زمین میں غائب ہو گئی اور ظاہر ہے عمران بھی اس کے ساتھ ہی غائب ہو چکا تھا۔ بگ کنگ کے حلق سے بے اختیار قہقہہ نکل گیا۔ اور بگ کنگ نے ساؤتھ ونگ سے رابطہ ختم کر دیا اور اس نے ایم سی ون سے رابطہ قائم کیا۔

"یس ایم سی ون اٹنڈنگ"...... وہی مخصوص کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"تم نے ساؤتھ ونگ کو چیک کیا تھا"...... بگ کنگ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس بگ کنگ۔ ساؤتھ ونگ میری رینج میں نہیں رہا۔ اس سے میرا رابطہ ختم ہو چکا ہے"...... ایم سی ون نے جواب دیا۔

"کیوں۔ کیوں ختم ہو چکا ہے۔ تم نے یہ رابطہ دوبارہ بحال کیوں نہیں کیا اور تم نے مجھے رپورٹ کیوں نہیں دی"...... بگ کنگ نے حلق کے بل چیختے ہوئے پوچھا۔

"بگ کنگ۔ رابطہ ساؤتھ ونگ سے ہی ختم کیا گیا تھا اور آپ

جانتے ہیں کہ ونگ سے میں خود رابطہ بحال نہیں کر سکتا وہ خود ہی اسے کنٹرول کرتے ہیں اور میں نے رپورٹ اس لئے نہیں دی کیونکہ یہ معمول کی بات ہے۔ مختلف سیکشنز رابطے ختم اور بحال کرتے رہتے ہیں"...... جذبات سے عاری کھڑکھڑاتی ہوئی آواز سنائی دی۔ اور بگ کنگ نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑ لیا۔ واقعی اس سسٹم کا تو اسے خیال ہی نہ رہا تھا۔

"سنو۔ میں نے اس گروپ کو چیک کر لیا ہے۔ وہ ساؤتھ ونگ میں موجود ہیں میں نے ان کے لیڈر عمران کو نچلے تہہ خانے میں پہنچا دیا ہے۔ تم اسے وہاں سے نکال کر کمپیوٹر سیل میں قید کر دو اور میرے مخصوص حکم کے بغیر اسے رہا نہیں ہونا چاہئے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ حکم کی تعمیل ہو گی بگ کنگ"...... ایم سی ون نے کہا۔ اور بگ کنگ نے اس سے رابطہ ختم کیا اور پھر تیزی سے سی ورلڈ ٹو میں ای کنگ سے رابطہ کیا۔

"یس بگ کنگ۔ ای کنگ آن دی لائن"...... ای کنگ کی آواز کے ساتھ ساتھ اس کی تصویر بھی ابھر آئی۔ بگ کنگ نے پہلے میک اپ چیکنگ مشین آن کر کے تسلی کی کہ ای کنگ تو کہیں نقلی نہیں ہے۔

"ای کنگ۔ یہ بتاؤ میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں کیا رپورٹ ہے۔ کیا ایم سی ٹو نے انہیں ہلاک کر دیا ہے"۔

بگ کنگ نے کہا۔

"تو بگ کنگ۔ ایم سی ٹو ابھی چند ارجنٹ کاموں میں مصروف ہے۔ کام ختم ہوتے ہی وہ خود بلیک سیل میں جائے گا اور ان سب کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کر دے گا۔ آپ بے فکر رہیں وہ وہاں سے کسی صورت میں زندہ نہیں بچ سکیں گے"...... ای کنگ نے کہا۔

"اوکے"...... بگ کنگ نے کہا اور اس نے خود ای کنگ سے رابطہ منقطع کر دیا پھر اس نے چند اور بٹن پریس کئے تو اسکرین پر ایک اور ادھیڑ عمر آدمی کا چہرہ نمودار ہوا۔

"یس بگ کنگ۔ ایسٹ ونگ سے سیکورٹی چیف ہاڈم بول رہا ہوں"...... ادھیڑ عمر آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"میں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ٹریس کر لیا ہے وہ ساؤتھ ونگ میں موجود تھے۔ انہوں نے وہاں قبضہ کر کے اس کا رابطہ ایم سی ون سے منقطع کر رکھا تھا جس کی وجہ سے وہ چیک نہ ہو رہے تھے۔ ان کا لیڈر عمران شاٹنگ کے میک اپ میں تھا۔ میں نے اسے کمپیوٹر سیل میں قید کر دیا ہے اور مجھے یقین ہے کہ اس کا باقی گروپ بھی ساؤتھ ونگ میں موجود ہو گا۔ تم ایسا کرو۔ اپنی پوری فورس ساؤتھ ونگ میں جھونک دو اور انہیں گرفتار کر لو۔ میں ساؤتھ ونگ کا اضافی چارج بھی تمہیں دیتا ہوں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"یس بگ کنگ۔ لیکن میں آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر

آپ اجازت دیں تو"...... ایسٹ ونگ کے سیکورٹی انچارج ہاڈم نے ڈرتے ڈرتے لہجے میں کہا۔

"بولو۔ کیا کہنا ہے تمہیں"...... بگ کنگ نے کہا۔

"اس طرح اندھا دھند لڑائی سے سی ورلڈ کو شدید ترین نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو ایسا کیوں نہ کریں کہ ساؤتھ ونگ کو مکمل طور پر کلوز اور سیلڈ کر دیں اور وہاں جی ایچ گیس پھیلا دیں۔ اس طرح ساؤتھ ونگ میں موجود ہر آدمی فوری طور پر بے ہوش ہو جائے گا۔ اس کے بعد عمران کے ساتھیوں کو آسانی سے چیک بھی کیا جا سکتا ہے اور گرفتار بھی اور پھر انہیں ہم فوراً ہلاک کر دیں گے"...... ہاڈم نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"ہونہہ۔ وہ آر سی گیس سے بچ نکلے ہیں تو انہیں جی ایچ گیس سے کیا نقصان ہو سکتا ہے نانسنس۔ وہ جادوگر ہیں۔ ان پر کسی گیس کا کوئی اثر ہی نہیں ہوتا ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"تو پھر ایل ایل سکسٹی گیس ٹھیک رہے گی بگ کنگ۔ اس گیس سے ہاتھی جیسے گرانڈیل جانور بھی ایک لمحے میں بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ جبکہ وہ سب انسان ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ انہیں بے ہوش ہونے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا۔ گیس تیزی سے پھیل کر اپنا اثر دکھائے گی اور ختم ہو جائے گی۔ ہم زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ میں وہاں پہنچ جائیں گے"...... ہاڈم نے کہا۔

"ٹھیک ہے جلدی کرو۔ اور مجھے رپورٹ دو"...... بگ کنگ

نے کہا اور پھر ایک طویل سانس لیتے ہوئے اس نے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ عمران کو وہ کمپیوٹر سیل میں قید کر چکا تھا۔ اس کے ساتھی ساؤتھ ونگ میں موجود تھے۔ جنہیں ایل ایل سکسٹی جیسی طاقتور گیس سے بے ہوش کیا جا رہا تھا اور اس گیس کے اثر سے ان کا بچ نکلنا ناممکن تھا چاہے انہوں نے بے ہوش ہونے والی گیس سے بچنے کے لئے انجکشن لگائے ہوں یا گولیاں کھائی ہوں۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں کی نظریں ایم سی ٹو کے دیو قامت میٹل کے بنے ہوئے جسم پر جمی ہوئی تھیں۔ اس روبوٹ کے سامنے وہ ننھے منے بچے دکھائی دے رہے تھے اور ایم سی ٹو ان کے سامنے کسی پہاڑ کی طرح سر اٹھائے کھڑا تھا۔

"تم ایم سی ٹو ہو"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ میں ہوں ایم سی ٹو"...... ایم سی ٹو نے کڑکدار مگر مشینی لہجے میں کہا۔

"تم تو پہاڑ ہو روبوٹ بھائی۔ تمہارے پیر ہی اتنے بڑے بڑے اور بھاری ہیں کہ تم واقعی ہماری ہڈیوں کا بھی سرمہ بنا سکتے ہو۔ کیا تم ہمیں ہلاک کرنے کا پروگرام بدل نہیں سکتے"...... لاٹوش نے گھگھیائی ہوئی آواز میں کہا۔

"نہیں۔ بگ کنگ کا حکم ایم سی ٹو کے لئے حرف آخر ہوتا ہے اور ایم سی ٹو، بگ کنگ کے احکامات کا پابند ہے جسے بدلا نہیں جا

سکتا ہے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"تم سے ایک بات پوچھنی ہے جواب دو گے"...... میجر پرمود نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"مجھ پر ایسی کوئی پابندی نہیں ہے۔ کیا بات پوچھنا چاہتے ہو تم"...... ایم سی ٹو نے پوچھا۔

"گرے والٹ یا بلیک ڈائمنڈ کے بارے میں کچھ جانتے ہو"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"ہاں۔ جانتا ہوں"...... ایم سی ٹو نے کہا تو میجر پرمود کی آنکھوں میں یکلخت چمک آ گئی۔

"کیا یہ گرے والٹ سی ورلڈ ٹو میں موجود ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"ہاں۔ بگ کنگ نے ایک گرے والٹ ای کنگ کو سی ورلڈ ٹو میں رکھنے کے لئے دیا تھا۔ سپیشل سیٹلائٹ گن سی ورلڈ ٹو کی فیکٹری میں ہی تیار ہو رہی ہے اور بہت جلد گرے والٹ اس گن میں نصب کر کے اس گن کو سیٹلائٹ سے منسلک کر دیا جائے گا"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"کیا ای کنگ یہاں موجود ہے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"ہاں۔ تھری کنگز کو بگ کنگ نے سی ورلڈ ٹو کا فل چارج دے دیا گیا ہے۔ یہ اس وقت تک یہاں رہیں گے جب تک ان کے اصل سیکشن فعال نہیں کر دیئے جاتے اور چند دنوں تک ان کے

سیکشن فعال ہو جائیں گے اور پھر یہ سب اپنے اپنے مخصوص سیکشنوں میں ٹرانسفر ہو جائیں گے"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"کیا تم ہماری ایک بار ای کنگ سے بات کرا سکتے ہو یا ہمیں اس کے پاس لے جا سکتے ہو"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"نہیں۔ بگ کنگ نے مجھے تمہیں بلیک سیل میں ہی ہلاک کرنے کا حکم دیا ہے۔ ای، ڈی اور ایس کنگ سے تمہاری بات کرانا میرے لئے ممکن نہیں ہے۔ وہ تینوں ماسٹر کمپیوٹر روم کے تہہ خانے میں ہیں اور میٹنگ میں مصروف ہیں"...... ایم سی ٹو نے کہا۔

"ہم ان کی میٹنگ ختم ہونے کا انتظار کر لیں گے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ میں تمہارے پاس رکا رہوں۔ بگ کنگ کی ہدایات پر مجھے تم سب کو ہلاک کرنا ہے اور اب تم سب مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"۔ ایم سی ٹو نے کہا۔

"تو ہمیں کچھ وقت دو تا کہ ہم تیار ہو جائیں"۔ لاٹوش نے کہا۔

"نہیں اب تمہیں مزید وقت نہیں دیا جا سکتا"...... ایم سی ٹو نے کہا ساتھ ہی اس کا ایک بازو حرکت میں آیا اور اس نے اپنی مشینی انگلیاں پھیلا دی۔ یہ دیکھ کر وہ چونک پڑے کہ اس کی انگلیوں کے سرے پستول کی نالیوں کی طرح کھلے ہوئے تھے اور ان میں سرخ رنگ کی لہریں سی چمکنا شروع ہو گئی تھیں۔

"بچو"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے

ایک طرف چھلانگ لگا دی۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے دائیں بائیں کود گئے۔ اسی لمحے ایم سی ٹو کی انگلیوں سے لیزر لائٹس کی چار لکیریں سی نکل کر ٹھیک اس جگہ پر پڑیں جہاں ایک لمحہ پہلے میجر پرمود اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ ان سب نے چونکہ اپنی جگہیں چھوڑ دی تھیں اس لئے لیزر زمین سے ٹکرائیں۔ آگ کا الاؤ سا روشن ہوا، چنگاریاں پھیلیں اور فرش پر چار گڑھے سے بن گئے۔

میجر پرمود اور اس کے ساتھیوں نے دائیں بائیں چھلانگیں لگاتے ہی بلاسٹنگ ریز گنیں نکالیں اور پھر ان سب نے گنوں کا رخ ایم سی ٹو کی طرف کرتے ہوئے مسلسل بٹن پریس کرنے شروع کر دیے۔ گنوں سے شعاعیں نکل نکل کر ایم سی ٹو کے مختلف حصوں پر پڑنے لگیں لیکن یہ دیکھ کر وہ سب حیران رہ گئے کہ شعاعیں ایم سی ٹو سے ٹکراتے ہی ختم ہو جاتی تھیں۔ نہ تو ان سے کوئی بلاسٹ ہو رہا تھا، نہ الاؤ اٹھتا تھا اور نہ ہی چنگاریاں پیدا ہو رہی تھیں۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے بلاسٹنگ ریز کی شعاعیں اس روبوٹ کے جسم میں جذب ہوتی جا رہی ہوں۔ ایم سی ٹو نے مڑ کر ایک بار پھر ان پر لیزرز پھینکیں لیکن وہ فوراً چھلانگیں لگا کر ایک طرف ہٹ گئے۔

"سب بکھر جاؤ ایک دوسرے سے دور ہو جاؤ ورنہ ہم آسانی سے اس کا نشانہ بن جائیں گے"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا تو وہ سب چھلانگیں لگاتے ہوئے ایم سی ٹو کے مختلف سائیڈز پر آ گئے اور انہوں نے ایم سی ٹو پر مسلسل ریز فائر کرنی شروع کر دی۔

ایم سی ٹو بھی مڑ مڑ کر انہیں نشانہ بنانے کی کوشش کر رہا تھا۔ ان کی بلاسٹنگ گن سے تو ایم سی ٹو کو کوئی نقصان نہ پہنچ رہا تھا لیکن ایم سی ٹو ان پر جو لیزر پھینک رہا تھا وہ فرش یا جس دیوار پر پڑ رہی تھیں وہاں گڑھے سے بنتے چلے جا رہے تھے۔

"ایسے کام نہیں چلے گا۔ اس پر میگنٹ بم پھینکو"...... میجر پرمود نے چیخ کر کہا اور ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک میگنٹ بم نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے ایم سی ٹو کی طرف پھینک دیا۔ میگنٹ بم ایم سی ٹو سے ٹکرایا اور اس کے پیٹ کے ساتھ چپک گیا۔ اسی لمحے ایک زور دار دھماکہ ہوا۔ ایک لمحے کے لئے ایم سی ٹو لڑکھڑایا لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ اس بم کا بھی ایم سی ٹو پر کوئی اثر نہ ہوا تھا۔ بم کے پریشر نے اسے بس چند لمحوں کے لئے اپنی جگہ سے ہلایا تھا۔ لیڈی بلیک اور اس کے ساتھیوں نے بھی ایم سی ٹو پر میگنٹ بم پھینکے۔ ان بموں سے ایم سی ٹو اپنی جگہ سے ہل ضرور رہا تھا لیکن اس کا کوئی حصہ متاثر نہ ہو رہا تھا۔ میجر پرمود نے ایم سی ٹو پر لیزر بلاسٹر بھی آزما لئے لیکن ان سے بھی ایم سی ٹو کا کچھ نہ بگڑ رہا تھا۔ اسی لمحے ایم سی ٹو نیچے جھکا اور اس کا ایک ہاتھ تیزی سے حرکت میں آیا۔ اس طرف کیپٹن نوازش موجود تھا۔ ایم سی ٹو کا ہاتھ حرکت میں آتے دیکھ کر اس نے سائیڈ کی طرف چھلانگ لگائی لیکن ابھی وہ پوری طرح سے اچھلا بھی نہ تھا کہ ایم سی ٹو کا ہتھوڑے جیسا

ہاتھ اس کے پہلو پر پڑا۔ کیپٹن نوازش کے حلق سے زور دار چیخ نکلی اور وہ ہوا میں کئی فٹ بلند ہو کر پوری قوت سے سائیڈ کی دیوار سے ٹکرایا۔ دیوار سے ٹکراتے ہی وہ دھپ سے نیچے گرا اور پھر دوبارہ نہ اٹھ سکا۔ کیپٹن نوازش کو اس طرح گرتے دیکھ کر کیپٹن توفیق اس کی طرف لپکا لیکن اسی لمحے اس کے حلق سے بھی چیخ نکل گئی۔ ایم سی ٹو نے اپنے آہنی شکنجے میں اسے یکلخت اور اس تیزی سے جکڑ لیا تھا اور کیپٹن توفیق اس کے آہنی شکنجے نما ہاتھ میں تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا چلا گیا۔ اس سے پہلے کہ میجر پرمود اور اس کے ساتھی کیپٹن توفیق کی کوئی مدد کرتے ایم سی ٹو نے کیپٹن توفیق کو پوری قوت کے ساتھ ایک دیوار پر دے مارا۔ کیپٹن توفیق کمر کے بل دیوار سے ٹکرایا اور پھر وہ بھی دھماکے سے نیچے آ گرا۔ لیڈی بلیک، بالوش اور وائٹ شارک کے جسموں میں یہ دیکھ کر آگ سی بھر گئی۔ انہوں نے جھپٹ جھپٹ کر نیچے پڑے ہوئے بم اٹھائے اور انہیں آن کر کے ایم سی ٹو پر پھینکنا شروع کر دیا۔ اسی لمحے ایم سی ٹو نے اپنے پہلو سے لگا ہوا ایک نکون بم اتارا اور اس کا ایک بٹن پریس کر کے ان تینوں کی طرف پھینک دیا۔ تکون بم پر نظر پڑتے ہی ان تینوں نے فوراً چھلانگیں لگا دیں۔ اسی لمحے بم پھٹا اور کمرہ یکلخت ان تینوں کی زور دار چیخوں سے بری طرح سے دہل گیا۔ بم سے تیز وائبریشن کی لہریں نکلی تھیں اور اس وائبریشن لہروں کا پریشر اس قدر زیادہ تھا کہ وہ تینوں ہوا میں اچھل کر پوری قوت سے سائیڈ کی

دیواروں سے ٹکرائے۔ میجر پرمود کے قدم بھی لڑکھڑا گئے تھے لیکن اس نے فوراً خود کو سنبھال لیا۔ لیڈی بلیک، لاؤش اور وائٹ شارک بھی دیواروں سے ٹکرا کر نیچے گر کر ساکت ہو گئے۔ کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش پہلے ہی ساکت پڑے ہوئے تھے۔ ان سب کے بے ہوش ہونے کے بعد اب میجر پرمود ہی باقی رہ گیا تھا۔

"تمہارے سب ساتھی ختم ہو چکے ہیں میجر پرمود۔ اب تم بچے ہو۔ صرف تم"...... ایم سی ٹو نے یکلخت میجر پرمود کی طرف مڑتے ہوئے کہا۔ میجر پرمود نے قلابازی کھائی اور اس کے سامنے پیروں کے بل فرش پر کھڑا ہو گیا۔

"تم نے میرے ساتھیوں کو نقصان پہنچا کر میرے غضب کو للکارا ہے ماسٹر کمپیوٹر۔ میں اب تمہیں نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں تباہ کر دوں گا"...... میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے اس کے ہاتھوں میں دو میگنٹ بم نظر آئے۔

"ان بموں سے تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتے"...... ایم سی ٹو نے اس کے ہاتھوں میں بم دیکھ کر کہا۔ میجر پرمود نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں موجود بموں کو آن کیا اور پھر اس کے ہاتھ تیزی سے حرکت میں آئے۔ دوسرے لمحے میگنٹ بم اس کے ہاتھوں سے نکل کر ایم سی ٹو کی ٹانگوں کی طرف بڑھے اور پھر دونوں بم ایک ساتھ ایم سی ٹو کے پیروں کے پاس جا کر چپک گئے۔ ایم سی ٹو نے سر جھکا کر اپنے پیروں کے پاس لگے

ہوئے بموں کی طرف دیکھا۔ اسی لمحے دونوں بم ایک ساتھ بلاسٹ ہوئے۔ ایم سی ٹو کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور وہ الٹ کر گرتا چلا گیا۔ اس نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن دونوں بم اس کے پیروں پر پھٹے تھے اس لئے اس کے پیر فرش سے لڑکھڑا گئے تھے اور وہ الٹ کر گر گیا تھا۔ اس کا سر پیچھے موجود دیوار سے ٹکرایا اور دیوار توڑتا ہوا اندر گھس گیا۔

ایم سی ٹو کو اس طرح گرتے دیکھ کر میجر پرمود بجلی کی سی تیزی سے حرکت میں آیا اور جیب سے دو اور میگنٹ بم نکال کر دوڑتا ہوا گرے ہوئے ایم سی ٹو کی طرف بڑھا۔ اس نے ایک لمبی چھلانگ لگائی اور کسی پرندے کی طرح اڑتا ہوا ایم سی ٹو کے پیٹ پر آ گیا۔ پیٹ پر آتے ہی اس نے پھر چھلانگ لگائی اور ایم سی ٹو کے سینے پر پہنچ گیا۔ ایم سی ٹو دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر دیوار میں پھنسا ہوا اپنا سر باہر نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ میجر پرمود نے آگے بڑھ کر دونوں بم آن کئے اور اس نے دونوں بم ایم سی ٹو کی آہنی گردن سے چپکا دیئے۔ ساتھ ہی وہ اچھلا اس نے ایم سی ٹو کے اوپر سے نیچے چھلانگ لگانے کی کوشش کی۔ اسی لمحے ایم سی ٹو کا گھومتا ہوا ہتھوڑے نما ہاتھ پوری قوت سے میجر پرمود کی کمر پر پڑا۔ میجر پرمود کے حلق سے نہ چاہتے ہوئے بھی زور دار چیخ نکل گئی۔ اس کا جسم ہوا میں گھوما اور پھر زور دار دھماکے سے فرش پر آ گرا۔ میجر پرمود کو یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کے سارے جسم کی ہڈیاں ٹوٹ

کر ریزہ ریزہ ہو گئی ہوں۔ اسی لیے ایم سی ٹو کی گردن کے پاس لگے ہوئے میگنٹ بم بلاسٹ ہو گئے۔ میجر پرمود نے ہونٹ بھینچتے ہوئے سر اٹھا کر ایم سی ٹو کی گردن کی طرف دیکھا لیکن یہ دیکھ کر اس نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کہ ان بموں سے ایم سی ٹو کی گردن نہیں اُڑی تھی۔ وہ اسی طرح سلامت تھا اور بدستور دونوں ہاتھوں کا زور لگا کر اپنا سر دیوار سے نکالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ چند ہی لمحوں میں ایم سی ون نے دیوار سے اپنا سر باہر نکال لیا۔ وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ اس نے سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا اور پھر فرش پر کچھ فاصلے پر پڑے میجر پرمود کو دیکھ کر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ میجر پرمود کے دماغ میں دھماکے ہو رہے تھے۔ وہ بار بار اٹھنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن ایم سی ٹو کے ہاتھ کی زور دار ضرب اور بری طرح سے فرش پر گرنے کی وجہ سے جیسے اس کی واقعی ساری ہڈیاں ٹوٹ گئی تھیں۔ ایم سی ٹو زمین پر دھم دھم پاؤں مارتا ہوا میجر پرمود کی طرف بڑھا اور پھر کسی دیو کی طرح میجر پرمود کے سر پر پہنچ گیا۔

''تمہارا کھیل ختم ہو گیا ہے میجر پرمود''...... ایم سی ٹو نے کڑکدار لہجے میں کہا۔ اس نے اپنا فولادی پیر اٹھایا اور پھر اس کا پیر آہستہ آہستہ میجر پرمود کے سر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنے پیر سے میجر پرمود کا سر کچل دینا چاہتا ہو۔

جب آپریشن روم سے آنے والی مدھم سی آواز جو مشین کے چلنے کی تھی بھی ختم ہو گئی تو جولیا چونک کر آپریشن روم کی طرف بڑھی اس نے دروازے کو آہستہ سے کھول کر دیکھا۔ سامنے موجود مشین آف تھی۔

''عمران۔ میں آجاؤں''...... جولیا نے باہر سے ہی پوچھا لیکن عمران کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا تو جولیا نے دروازہ کھولا اور جلدی سے آپریشن روم میں داخل ہو گئی لیکن دوسرے لمحے وہ حیرت سے بت بنی کھڑی رہ گئی۔ عمران غائب تھا۔ اور نہ صرف عمران غائب تھا بلکہ میز کے پیچھے موجود وہ کرسی بھی غائب ہو چکی تھی۔ جولیا نے چیخ کر اپنے ساتھیوں کو پکارا اور چند لمحوں بعد وہ سب آپریشن روم میں پہنچ گئے۔

''عمران غائب ہے۔ وہ یقیناً کسی مشکل میں پھنس گیا ہے''۔ جولیا نے بڑے بے چین اور پریشان لہجے میں کہا تو وہ سب اس

میز کی طرف دوڑے جس کے پیچھے موجود کرسی غائب ہو گئی تھی۔ لیکن کسی بات کی انہیں سمجھ نہ آ رہی تھی۔ تنویر اور صفدر نے ریسٹ روم میں جا کر بھی چیکنگ کی۔ لیکن عمران وہاں بھی موجود نہ تھا۔ پھر وہ سٹور روم میں بھی گئے۔ وہاں شاگنگ بندھا ہوا موجود تھا۔

"اسے اٹھا کر آپریشن روم میں لے چلو۔ ابھی بتائے گا کہ عمران کہاں غائب ہو سکتا ہے"...... جولیا نے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔ تنویر نے سر ہلاتے ہوئے جلدی سے شاگنگ کو اٹھایا اور پھر وہ اسے لئے ہوئے آپریشن روم میں پہنچ گیا۔ وہ سب مشین کو چیک کر رہے تھے۔ تنویر نے شاگنگ کو فرش پر لٹایا اور پھر اس کے منہ سے ٹیپ ہٹا کر اس کے منہ میں دبا ہوا رومال نکال لیا تو شاگنگ نے تیزی سے سانس لینا شروع کر دیا۔ اس کا چہرہ سرخ اور متورم ہو گیا تھا۔ وہ بے حد ڈرا اور سہا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"شاگنگ۔ ہمارا باس تمہاری کرسی پر بیٹھا تھا کہ اچانک وہ غائب ہو گیا ہے۔ جلدی بتاؤ کہ یہ کرسی کہاں غائب ہو سکتی ہے"...... تنویر نے اسے گریبان سے پکڑ کر اوپر کو اٹھاتے ہوئے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ اس نے غلطی سے ٹی ڈی ہنڈرڈ آن کر دیا ہو گا۔ صرف ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس ہونے سے وہ نچلے تہہ خانے میں جا سکتا ہے"...... شاگنگ نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"ٹی ڈی ہنڈرڈ۔ وہ کیا ہے"...... صفدر نے چونکتے ہوئے پوچھا

اور شاگنگ نے اسے اس بٹن کے متعلق بتا دیا۔ صفدر نے جلدی سے آگے بڑھ کر اس بٹن کر پریس کیا تو سرر کی آواز سے کرسی دوبارہ ابھر کر باہر نمودار ہو گئی لیکن کرسی خالی تھی۔

"اوہ تمہارا باس نچلے تہہ خانے میں ہو گا۔ اس کا مطلب ہے بگ کنگ کو معلوم ہو گیا ہے کہ تم یہاں ہو۔ اس نے تمہارے باس کو بھی پہچان لیا ہے کہ وہ میں نہیں ہوں۔ اب تمہارا وقت ختم ہو گیا ہے۔ اب وہ نہیں بچ سکتا"...... شاگنگ نے کہا۔

"بتاؤ نچلے تہہ خانے میں جانے کا راستہ کدھر سے ہے۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ میں ایک لمحے میں تمہارے جبڑے توڑ دوں گا"...... تنویر کا لہجہ بے حد بھیانک ہو گیا۔

"اس کا راستہ سپیشل سیکشن سے ہے اور ایم سی ون اسے کنٹرول کرتا ہے۔ تم کچھ بھی کرو وہاں تک نہیں پہنچ سکتے"...... شاگنگ نے جواب دیا۔

"ایسا کرتے ہیں اسے ساتھ لے چلتے ہیں۔ سب اپنے اپنے بیگ اٹھا لو"...... جولیا نے کہا اور سب میٹنگ روم کی طرف بھاگے تاکہ وہاں سے اپنے بیگ لے آئیں۔ لیکن ابھی وہ چند ہی قدم آگے بڑھے ہوں گے کہ اچانک مشین میں سے سیٹی کی تیز آوازیں سنائی دیں اور پھر میٹنگ روم اور ریسٹ روم کے دروازے کے سامنے فولادی چادریں چڑھ گئیں۔ تمام راستے بلاک ہو چکے تھے۔ اب وہ اپنے بیگ بھی نہ اٹھا سکتے تھے۔

"اوہ۔ ہمارا سارا سیکشن کلوز اور سیلڈ کر دیا گیا ہے۔ اب یہاں سے کوئی باہر نہیں جا سکتا"...... شاگنگ نے جو فرش پر بندھا پڑا تھا، تیز لہجے میں چیختے ہوئے کہا۔

"جلدی بتاؤ۔ ہم کس طرح یہاں سے نکل سکتے ہیں"...... صفدر نے شاگنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی وہ شاگنگ تک پہنچا بھی نہ تھا کہ اس کا ذہن یکلخت چرخی کی طرح گھومتا گیا اور دوسرے لمحے وہ لڑکھڑا کر نیچے گر گیا اس کے ذہن پر تاریکی نے یلغار کر دی تھی اور یہی حشر باقی ساتھیوں کا بھی ہوا وہ بھی اچانک لڑکھڑائے اور پھر کٹے ہوئے شہتیروں کی طرح آپریشن روم کے فرش پر گر کر بے حس و حرکت ہو گئے۔ ان کے دماغوں میں اندھیرا بھر گیا تھا۔

ادھر ٹی ڈی ہنڈرڈ کا بٹن پریس کرتے ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے وہ سر کے بل کسی گہری گہرائی میں گر رہا ہو۔ اس نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی بے حد کوشش کی۔ لیکن اس سے پہلے کہ وہ خود کو سنبھالتا اس کا جسم پتھریلی زمین سے ایک دھماکے سے ٹکرا چکا تھا۔ عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم کی تمام ہڈیاں کڑکڑا کر رہ گئی ہوں۔ وہ پہلو کے بل پتھریلی زمین پر گرا تھا۔

اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑ گئیں اور پھر اس کے ذہن پر تاریکی نے قبضہ کرنا شروع کر دیا۔ عمران نے سر جھٹک جھٹک کر اس تاریکی کو ہٹانے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کا

ذہن تاریکی میں ڈوب گیا اور پھر اچانک اس کی آنکھیں کھل گئیں اور اس کے ساتھ ہی وہ اضطراری طور پر بے اختیار اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے دیکھا کہ وہ فولاد کے بنے ہوئے ایک چھوٹے سے مستطیل کمرے میں موجود تھا۔ یہ کمرہ فرش سے لے کر چھت تک فولاد کا بنا ہوا تھا۔ کسی جگہ کوئی دروازہ کوئی کھڑکی نہ تھی۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ کسی فولادی باکس میں بند ہو۔ البتہ چھت میں ایک چوکور چھوٹا سا خلا تھا۔ جس میں سے تازہ ہوا اور روشنی اندر آ رہی تھی۔

اس سوراخ سے اندر آنے والی روشنی اس قدر تیز تھی کہ عمران کو محسوس ہو رہا تھا جیسے یہ سوراخ انتہائی طاقتور واٹ کے بڑے بلب کے عین نیچے موجود ہو۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر آہستہ سے فولادی دیوار کو چھوا۔ اسے خدشہ تھا کہ دیواروں میں کرنٹ ہو گا لیکن کوئی کرنٹ نہ لگا تو اس نے ان دیواروں کو ٹٹولنا شروع کر دیا۔ اس کا خیال تھا کہ شاید کسی جگہ راستہ اوپن کرنے کا کوئی سسٹم ہو۔ لیکن دیواریں بالکل سپاٹ تھیں۔ ابھی وہ دیواروں کو ٹٹول ہی رہا تھا کہ اچانک فولادی باکس اپنی جگہ سے ہلا اور پھر ایک دھماکے سے وہ نیچے گرتا چلا گیا۔ عمران نے بڑی مشکل سے دیوار پر ہاتھ رکھ کر اپنے منہ کو دیوار سے ٹکرانے سے بچایا۔ چند لمحوں بعد وہ فولادی باکس تیزی سے آگے کی طرف کھسکنے لگا۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے باکس کسی موونگ بیلٹ پر چل رہا ہو۔

باکس کچھ دیر حرکت میں رہا اور پھر اس کا رخ نیچے کی طرف ہو

گیا لیکن اس کی رفتار ہموار ہی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ ایک جھٹکے سے ساکت ہو گیا۔ لیکن اب وہ کھڑے ہونے کی بجائے لیٹا ہوا تھا اور چھوٹا سا خلا اس کی نظروں کے سامنے تھا۔ عمران ذرا سا کھسکا اور اس نے اس خلاء سے آنکھ لگا دی۔ یہ ایک خاصا بڑا کمرہ تھا۔ جو تیز روشنی سے منور تھا۔ کمرے میں کوئی آدمی یا مشین اس کے سامنے کے رخ نظر نہ آ رہی تھی۔ ابھی وہ یہ منظر دیکھ ہی رہا تھا کہ اچانک باکس کی ایک سائیڈ جو باکس میں لیٹے ہوئے عمران کی پشت پر تھی سرر کی تیز آواز کے ساتھ کسی ڈھکن کی طرح کھل گئی۔

عمران نے تیزی سے اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے کسی ٹھوس چیز نے گرفت میں لے لیا۔ یہ گرفت اس قدر مضبوط تھی کہ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ لوہے کے خوفناک شکنجے میں پھنس گیا ہو۔ اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اسی حالت میں باہر کی طرف اٹھتا گیا۔ اور پھر اسے سیدھا کر کے کھڑا کر دیا گیا۔ جیسے ہی عمران کے پیر زمین سے لگے شکنجے کی گرفت ختم ہو گئی۔ عمران تیزی سے پلٹا اور پھر اس کی نظریں پچھلی دیوار کے ساتھ نصب ایک عجیب و غریب روبوٹ پر پڑیں اس روبوٹ کے باقاعدہ کرین کی طرح دو پنجے تھے۔ جو اب واپس روبوٹ تک پہنچ کر ساکت ہو گئے تھے۔ روبوٹ میں کوئی مشینری نظر نہ آ رہی تھی اور اس روبوٹ کے علاوہ اور کوئی چیز بھی کمرے میں موجود نہ تھی۔

اس کے باہر نکلتے ہی باکس کا ڈھکن خود بخود بند ہوا اور اس کے

ساتھ ہی باکس تیزی سے پیچھے کی طرف کھسکتا ہوا دیوار میں غائب ہو گیا۔

عمران حیرت سے کھڑا یہ سب ڈرامہ دیکھ رہا تھا۔ اسے اس سارے ڈرامے کا کوئی سر پیر ہی نظر نہ آ رہا تھا۔ وہ قدم اٹھاتا اس روبوٹ کے پاس پہنچا اور پھر اس نے اسے چیک کرنا شروع کر دیا۔ روبوٹ کے صرف بازو ہی دیوار سے باہر تھے۔ اس کا باقی سسٹم دیوار میں نصب تھا۔

ابھی وہ روبوٹ کو دیکھ رہا تھا کہ اسے اپنی پشت پر سرر کی تیز آواز سنائی دی۔ وہ چونک کر مڑا اور دوسرے لمحے وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ دائیں سائیڈ کی دیوار درمیان سے ہٹ گئی تھی اور اس میں سے پہلے باکس کی طرح گیارہ باکس کھسک کر اندر آ گئے۔ یہ سب باکس ہر طرف سے بند تھے۔ یہ باکس کمرے کے درمیان میں آ کر رک گئے۔ اسی لمحے روبوٹ کے بازو حرکت میں آئے اور ایک باکس کھل گیا۔ ایک انسانی جسم اس باکس میں اوندھا پڑا تھا۔ روبوٹ کے بازوؤں نے مشینی انداز میں اس جسم کو اٹھایا اور فرش پر لٹا دیا۔ اس طرح بار بار باکس کھلتے رہے۔ اور انسانی جسم باہر آتے رہے۔

عمران خاموش کھڑا یہ سب دیکھتا رہا۔ کیونکہ وہ ان سب کو اچھی طرح پہچانتا تھا۔ یہ سب اس کے ساتھی تھے جن کا میک اپ صاف ہو چکا تھا اور وہ اصل شکلوں میں تھے۔ یہ سب بے حس و حرکت

پڑے ہوئے تھے جب سب لوگ باکسز سے باہر آگئے تو روبوٹ کے بازو واپس ہو گئے اور اس کے ساتھ ہی باکس بھی دیوار میں غائب ہو گئے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور پھر اس نے اپنے ساتھیوں کی نبض چیک کرنی شروع کر دی۔ وہ سب زندہ تھے۔ لیکن کسی گیس کی وجہ سے بے ہوش تھے۔ عمران انہیں ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگا اور تھوڑی دیر میں وہ اپنی کوششوں میں کامیاب ہو گیا۔ وہ سب کراہتے ہوئے اٹھ بیٹھے اور حیرت سے اِدھر اُدھر دیکھنے لگے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ ہم کہاں پہنچ گئے"...... جولیا نے سب سے پہلے زبان کھولی۔

"جہاں ہم جیسے لوگوں کو پہنچنا چاہئے تھا"...... عمران نے کہا اور وہ سب عمران کو دیکھ کر چونک پڑے۔ عمران چونکہ ان کی پشت پر کھڑا تھا۔ اس لئے وہ پہلے اسے نہ دیکھ سکے تھے۔

"اس کا مطلب ہے ہمارا منصوبہ فیل ہو گیا"...... تنویر نے برا سا منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہ صرف فیل ہو گیا بلکہ نمبر بھی زیرو ملے ہیں اور وہ بھی انڈوں جیسے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اس کی بات کا جواب دیتا۔ اچانک ان کے سامنے والی سپاٹ دیوار شیشے کی طرح شفاف ہو گئی۔ دوسری طرف ایک چھوٹا سا کمرہ نظر آ رہا تھا۔ جس میں ایک اونچی نشست والی کرسی پڑی تھی

اور اس کرسی پر وہی آدمی بیٹھا دکھائی دے رہا تھا جسے عمران نے شانگ کے ساتھ اسکرین پر بات کرتے دیکھا تھا۔ یہ بگ کنگ تھا۔

"لو بھئی تیار ہو جاؤ۔ منکر اور نکیر تو بعد میں حساب لیں گے یہ منشی پہلے حساب لینے کے لئے آ گیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے بگ کنگ نے اپنا ہاتھ اونچا کیا اور کمرے میں سنسناہٹ کی آواز گونجنے لگی جیسے کوئی ٹرانسمیٹر آن ہو گیا ہو۔

"میں سی ورلڈ کا چیف باس تم سے مخاطب ہوں۔ کیا میری آواز تم تک پہنچ رہی ہے"...... بگ کنگ کے لب ہلے اور اس کی آواز کمرے میں گونجنے لگی۔

"بالکل جناب عالی۔ ہم آپ کے ارشادات عالیہ سے مکمل طور پر مستفید ہونے کے لئے ہمہ تن گوش ہیں۔ ہماری طرف سے اس رونمائی پر سلام عاجزانہ قبول فرمائیں"...... عمران نے یوں سینے پر ہاتھ رکھ کر جھکتے ہوئے کہا جیسے کسی بادشاہ کے سامنے آداب بجا لا رہا ہو۔

"تمہارا نام عمران ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"نہیں جناب۔ میں صرف عمران نہیں ہوں۔ مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"او کے مسٹر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) تم جانتے ہو کہ میں نے اب تک تمہیں زندہ کیوں رکھا ہے اور تم سب

کو یہاں ایک ساتھ کیوں اکٹھا کیا ہے''...... بگ کنگ نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

''نہیں جناب عالی۔ میرے دور کے رشتہ داروں میں بھی کوئی علم نجوم نہیں جانتا اور میری ہونے والی بیوی تو شاید نجوم کا مطلب بھی نہیں جانتی۔ جب اس کا یہ حال ہے تو پھر بھلا میرا کیا حال ہو سکتا ہے''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''تم بہت بولتے ہو عمران لیکن اب تمہارا یہ بولنا ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے یہاں جتنا نقصان پہنچایا ہے اس کا تمہیں اپنی موت سے ازالہ کرنا پڑے گا''...... بگ کنگ نے کہا۔

''صرف میری موت کافی ہو گی یا ان سب کو بھی آپ میرے ساتھ اوپر بھیجنے کا پروگرام بنا رہے ہیں''...... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''میں تم سب کو ایک ساتھ ہلاک کروں گا تم سب ایک ساتھ ہی موت کا ذائقہ چکھو گے''...... بگ کنگ نے کہا۔

''اوہ پھر ٹھیک ہے۔ ویسے بھی ایک نہ ایک دن سب کو ہی موت کا ذائقہ چکھنا ہوتا ہے۔ کل نہ سہی آج ہی سہی۔ یہاں تو میری شادی ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے شاید اوپر جا کر جولیا ہاں کر دے اور تنویر اس کا ہاتھ میرے ہاتھوں میں دے دے۔ اگر یہ سب نہ بھی ہوا تو میں جنت کی حوروں سے ہی ہاں کرا لوں گا۔

انہیں ہاں کرتے دیکھ کر جولیا کو بھی ہاں کرنی ہی پڑے گی مگر حسد میں آ کر کیوں تنویر''...... عمران نے کہا تو تنویر اسے غصیلی نظروں سے گھورنے لگا۔

''میں نے تم سب کو یہاں اکٹھا اس لئے کیا ہے کہ میں وہ راز جاننا چاہتا ہوں۔ جس کی مدد سے تم آر سی زہریلی گیس سے زندہ بچ گئے تھے۔ اگر تم سچ سچ بتا دو گے تو تمہاری موت آسان کر دوں گا ورنہ یقین کرو تمہیں اس قدر ہولناک عذاب سے گزرنا پڑے گا کہ تمہاری روحیں بھی صدیوں تک بلبلاتی رہیں گی''...... بگ کنگ نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''ہمیں آپ کی ہر بات پر پورا یقین ہے جناب۔ ہم آپ کو تمام راز بتانے کے لئے تیار ہیں کیونکہ اب ہم متفقہ طور پر اس نتیجے پر پہنچ چکے ہیں کہ سی ورلڈ ناقابل تسخیر ہے اور ہم چاہے کچھ بھی کر لیں سی ورلڈ کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اس لئے ہم اپنی شکست قبول کرتے ہیں''...... عمران کا لہجہ بڑا شکست خوردہ تھا۔ اس کے ساتھی کن انکھیوں سے اسے دیکھنے لگے لیکن عمران کا چہرہ سپاٹ تھا۔

''تم واقعی سمجھدار ہو۔ لیکن بہرحال تم اب زندہ واپس نہیں جا سکتے۔ یہ یہاں کا قانون ہے۔ مرنا تو تمہیں بہرحال پڑے گا''۔ بگ کنگ کے لہجے میں قدرے نرمی کا تاثر نمایاں ہو گیا تھا۔

''تم سائنسی طور پر بے حد ایڈوانس ہو۔ کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ

تم ہمیں ضائع کرنے کی بجائے اپنے کام میں لے آؤ۔ موت سے بہرحال یہ کنٹرولڈ زندگی بہتر ہے"...... عمران نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کھل کر بات کرو۔ تم کیا کہنا چاہتے ہو"...... بگ کنگ نے چونک کر پوچھا۔

"جب سے ہم پاکیشیا سے چلے ہیں۔ تمہاری تنظیمیں مسلسل ہم سے ٹکراتی رہی ہیں لیکن اس کے باوجود ہم یہاں تک پہنچ گئے ہیں۔ جب ہم پاکیشیا سے چلے تھے تو ہمارا خیال تھا کہ یہ بھی عام سا سی ورلڈ ہوگا۔ ہم اسے تباہ کر لیں گے۔ لیکن یہاں پہنچنے کے بعد جو کچھ ہم نے دیکھا ہے اور جس انداز میں ہمیں بے بس کیا گیا ہے۔ اس سے ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اسے تباہ کرنا ناممکن ہے۔ لیکن اس سارے سلسلہ سے کم از کم تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہو گا کہ ہمارے ذہن عام لوگوں سے کہیں برتر ہیں۔ اب اگر تم ہمیں ہلاک کر دو گے۔ جو تم کسی بھی لمحے آسانی سے کر سکتے ہو۔ تو اس طرح تم ہمیں ضائع کرو گے۔ لیکن اگر تم ہمارے ذہنوں کو کنٹرول کر لو۔ تو کم از کم ہم زندہ رہ کر تمہارے بہت کام آ سکتے ہیں اور تم خود بھی تو ایسا ہی چاہتے تھے۔ میرا مطلب ہے کہ تم مجھے اور میجر پرمود کو سب ساتھیوں سمیت اپنا غلام بنانا چاہتے تھے"...... عمران نے کہا۔

"اوہ۔ تمہارا مطلب ہے کہ ہم تمہاری برین واشنگ کر کے تمہیں سی ورلڈ میں رکھ لیں"...... بگ کنگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب یہی تھا۔ اس طرح ہمیں کم از کم اتنی تسلی تو بہرحال رہے گی کہ ہم زندہ ہیں اور مجھے شادی کا چانس بھی مل جائے گا"...... عمران نے کہا۔

"پہلے میرا یہی پروگرام تھا۔ میں تم جیسے ذہین انسان اور میجر پرمود جیسے ڈیشنگ انسان اور کرنل فریدی جیسے گھاگ اور خطرناک انسان کو سی ورلڈ میں لا کر اپنا غلام بنانا چاہتا تھا کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ تم تینوں اگر میرے ساتھ مل جاؤ تو ہم وقت سے بہت پہلے پوری دنیا کو تسخیر کر سکتے ہیں۔ میں نے تو یہاں تک سوچ رکھا تھا کہ میں تم تینوں کو تھری کنگز بنا دوں گا۔ ایک کو ڈی کنگ، دوسرے کو ای کنگ اور تیسرے کو ایس کنگ۔ لیکن تم نے اور میجر پرمود نے میرے سی ورلڈز کو جتنا نقصان پہنچایا ہے اور جس طرح تم یہاں پہنچے ہو اس لئے اب ایسا ممکن نہیں ہے کیونکہ ایک تو تم مسلمان ہو یہودی نہیں ہو۔ اور دوسرا ہمیں اب تمہاری ذہانت کی نہیں بلکہ میت کی ضرورت ہے"...... بگ کنگ نے سرد لہجے میں کہا۔

"تمہاری مرضی۔ ہم تو بہرحال بے بس ہیں"...... عمران نے کندھے اچکاتے ہوئے کہا۔

"تم نے بتایا نہیں کہ تم آر سی نامی زہریلی گیس سے کیسے بچے تھے"...... بگ کنگ نے چند لمحوں کے توقف کے بعد دوبارہ پوچھا تو عمران نے اسے پہلے سے لگے تریاق کے انجکشن کے بارے میں

پوری تفصیل بتا دی۔

"اوہ واقعی تمہارا ذہن قابل رشک ہے۔ لیکن بہرحال تم مسلمان ہو اور ہمارا کاز بھی یہی ہے کہ کرہ ارض پر کوئی مسلمان زندہ نہ رہے"...... بگ کنگ نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

"جب تم نے ہماری موت کا فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کم از کم ہمیں سی ورلڈ کی سیر ہی کرا دو"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ تم اس وقت ڈیتھ سیل میں ہو اور اس ڈیتھ سیل سے تم باہر نہیں نکل سکتے۔ تم حد سے زیادہ خطرناک لوگ ہو۔ میں ایسا کوئی رسک نہیں لے سکتا اور اب تم مرنے کے لئے تیار ہو جاؤ"...... بگ کنگ نے یوں کہا جیسے انہیں خوشخبری سنا رہا ہو۔

"سوچ لو۔ ایسا نہ ہو کہ ہم مرنے کے بعد پھر زندہ ہو جائیں۔ ایسی صورت میں ہماری آفر برقرار نہیں رہے گی۔ تم سی ورلڈ کے ذریعے پوری دنیا تسخیر کرنا چاہتے ہو اور اگر ہم مرنے کے بعد زندہ ہوئے تو پھر ہم تمہارے سی ورلڈ کو ہی تسخیر کر لیں گے اور تمہیں ہمارے قدموں میں لاش بن کر گرنا پڑ سکتا ہے"...... عمران نے انتہائی سپاٹ لہجے میں کہا۔

"اب تم جو موت مرو گے اس کے بعد زندہ بچنے کا سوال ہی باقی نہیں رہے گا۔ میں نے تم پر کیمیائی موت وارد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اس کمرے میں کیمیائی مواد پھیلایا جائے گا جو تمہارے جسم تو

کیا ہڈیاں تک گلا دے گا۔ اور یہ کیمیائی مواد اس وقت تک پھیلایا جاتا رہے گا جب تک تم سب کی ہڈیاں تک راکھ نہ بن جائیں"...... بگ کنگ نے سفاکی سے کہا۔

"اوہ۔ یہ تو انتہائی ہولناک عذاب ہے۔ انتہائی ہولناک عذاب"...... عمران نے ہونٹ سکیڑ کر کہا۔

"ہاں۔ یہ بھیانک عذاب اب تمہیں بھگتنا ہی پڑے گا"۔ بگ کنگ نے فاخرانہ لہجے میں کہا۔

"لیکن تم نے تو وعدہ کیا تھا کہ اگر ہم تمہیں آر سی گیس سے بچنے کا راز بتا دیں تو تم ہماری موت آسان کر دو گے"...... عمران نے کہا۔

"میری نظر میں یہ آسان موت ہے"...... بگ کنگ نے کہا۔

"ایک بار پھر سوچ لو۔ ہمیں زندہ رکھ کر تو شاید تمہارا سی ورلڈ بچ جائے۔ دوسری صورت میں ہماری موت کے ساتھ ہی اس کی تباہی بھی یقینی ہو جائے گی"...... عمران نے اچانک طنزیہ انداز میں مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم مجھے دھمکی دے رہے ہو بگ کنگ کو دھمکی دے رہے ہو"...... بگ کنگ نے غراتے ہوئے کہا۔

"یہ دھمکی نہیں حقیقت ہے۔ تم نے صرف ہمیں پکڑ کر یہاں پہنچا دیا ہے۔ لیکن تم نے یہ معلوم نہیں کیا کہ ہم نے تمہارےساؤتھ ونگ میں اب تک کیا کیا ہے۔ تم نے اب تک بلیک ڈروب روم کو

بھی چیک نہیں کیا۔ اور تمہارا ماسٹر کمپیوٹر جسے تم ایم سی ون کہتے ہو وہ تو بہرحال اسے چیک کر ہی نہیں سکتا۔ ہم نے اس ونگ میں ایک ایسا بم نصب کر دیا ہے۔ جس کا لنک ہمارے دل کی دھڑکنوں سے ہے جیسے ہی ہمارے دل ساکت ہوئے اسی لمحے یہ بم بلاسٹ ہو جائے گا اور پھر کیا ہو گا۔ اس کا اندازہ بھی تمہیں بخوبی ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو میں تھوڑا سا مظاہرہ کر کے تمہیں اس کا یقین دلا سکتا ہوں''...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... بگ کنگ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

''جو کہہ رہا ہوں اس کا عملی مظاہرہ دیکھ لو گے تو تم بھی کچھ کہنے کے قابل نہیں رہو گے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیسا عملی مظاہرہ کرو گے۔ تم شاید اس طرح مجھے ڈاج دینے کی کوشش کر رہے ہو لیکن تمہاری یہ کوشش بے کار ہے''...... بگ کنگ نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''پہلے مظاہرہ دیکھ لو پھر خود ہی فیصلہ کر لینا''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے کو پکڑ کر مخصوص انداز میں دبایا اور ساتھ ہی نظریں سامنے موجود شیشے پر جما دیں۔ چند لمحوں بعد دیوار کا درمیانی شیشہ جگہ جگہ سے تڑخ گیا۔ یوں لگتا تھا جیسے شیشے پر کسی نے بمباری کی ہو۔ بگ کنگ حیرت سے بت بنا یہ جادوگری دیکھتا رہا۔ جبکہ عمران شعبدہ بازوں کے سے

انداز میں کھڑا مسکرا رہا تھا۔ بگ کنگ کے ساتھ ساتھ عمران کے ساتھیوں کے لئے بھی یہ عجیب و غریب مظاہرہ حیرت انگیز ثابت ہوا تھا۔ ان کی سمجھ میں نہ آ رہا تھا کہ عمران نے یہ سب کچھ کیسے کر لیا۔ عمران نے انگوٹھے سے اپنی انگلیاں ہٹا لیں۔

''اب بولو۔ کیا چاہتے ہو۔ ہمارے جسموں کی ایک ایک رگ میں ایسے بے شمار شعبدے موجود ہیں اور اگر تم ڈبل میگا بلاسٹر ہیکم بم کے متعلق جانتے ہو کہ یہ کس قدر طاقتور ہوتا ہے تو تم خود اس کی کارکردگی سمجھ سکتے ہو ورنہ اپنے کسی بڑے سائنس دان سے پوچھ لو۔ اس کا آپریٹس ہم سب کے جسموں میں موجود ہے۔ اور اس کا تعلق دل کی دھڑکنوں کے ساتھ ہے۔ جیسے ہی ہم میں سے کسی کی موت واقع ہوئی یعنی اس کے دل کی دھڑکن رکی تو ڈبل میگا بلاسٹر ہیکم بم پھٹ جائے گا اور اس کے بعد کیا ہو گا۔ اس کا اندازہ ڈبل میگا بلاسٹر ہیکم بم کی صرف اصل کارکردگی جاننے والے ہی لگا سکتے ہیں اور مجھے یقین ہے کہ بگ کنگ ہونے کی وجہ سے تم بھی اس کی کارکردگی سے بخوبی واقف ہو گے''...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ بگ کنگ چند لمحے تو خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اچانک اس کے حلق سے قہقہے ابل پڑے۔

''خوب۔ بہت خوب۔ تم نے واقعی شاندار مظاہرہ پیش کیا ہے۔ اگر میری بجائے کوئی اور ہوتا تو یقیناً تمہارے چکر میں آ جاتا۔ لیکن شاید تمہیں معلوم نہیں کہ میں خود ہپناٹزم میں ماہر ہوں اور ہپناٹزم

کے ذریعے نظر کی قوت سے شیشے کو تڑخا دینا کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ تمہارا انگوٹھے کے ناخن کو پریس کر کے ایسا شو کرنا کہ تم نے انگوٹھے کے ناخن میں کچھ فٹ کر رکھا ہے یہ باتیں مجھے چکر نہیں دے سکتیں۔ میں ان باتوں کو خوب سمجھتا ہوں۔ تم مجھے چکر نہیں دے سکتے۔ سمجھے تم"...... بگ کنگ نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور اس کی اس بات سے عمران سمجھ گیا کہ بگ کنگ اسی لئے آنکھوں پر تاریک شیشوں والی عینک لگائے رکھتا ہے۔

"چلو۔ ٹھیک ہے۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ صرف ہپناٹزم کا کمال ہے اور تم خود بھی ہپناٹزم کے ماہر ہو۔ تو پھر تم بھی یہی کرشمہ کر کے دکھا دو اور تم باقی شیشے کو تڑخا کر دکھا دو"...... عمران نے چیلنج کرتے ہوئے کہا اور خود دو تین قدم اٹھا کر دیوار کے ساتھ جا کھڑا ہوا۔ جیسے وہ اس مظاہرے کو دیکھنے کا شوقین ہو۔

"تم۔ تم مجھے چیلنج کر رہے ہو"...... بگ کنگ نے اس بار انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے اپنی آنکھوں پر موجود عینک اتار دی۔ عمران جھجک کر ایک قدم پیچھے ہٹ گیا۔ جیسے وہ بگ کنگ کی چمکتی ہوئی تیز آنکھوں سے واقعی خوفزدہ ہو گیا ہو۔ بگ کنگ کی آنکھیں واقعی بے حد چمکدار تھیں۔ ان میں سے روشنی سی پھوٹتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"ہا۔ ہا۔ دیکھا تم بھی میری آنکھیں دیکھ کر خوفزدہ ہو گئے ہو۔ اب دیکھو میں کیا کرتا ہوں"...... بگ کنگ نے فخریہ انداز میں

قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں سرخ سی ہو گئیں۔ عمران نے جو جھک کر سائیڈ میں ہو گیا تھا اپنی ایڑیاں ذرا سی اونچی کر لیں۔ بگ کنگ کی آنکھوں سے بجلی کی لہر سی نکل کر شیشے پر پڑتی عمران کو صاف دکھائی دے رہی تھی اور پھر چند سیکنڈ ہی بگ کنگ نے ایسا کیا ہو گا کہ ایک زوردار تڑاخا ہوا اور درمیانی شیشے کی کرچیاں اڑ کر عمران کی طرف کمرے میں آ گریں۔

"ہا۔ ہا۔ ہا۔ دیکھا میری طاقت۔ یہ ہے بگ کنگ کی طاقت۔ تم نے تو محض شیشے کو تڑخایا تھا میں نے تو اس کے ٹکڑے اڑا دیئے ہیں۔ اب بولو"...... بگ کنگ کا قہقہہ بلند ہوا۔ مگر دوسرے لمحے عمران اپنی جگہ سے اچھلا اور پھر وہ کسی بھوکے عقاب کی طرح اڑتا ہوا ٹوٹے ہوئے شیشے سے بن جانے والے بڑے سے خلا میں سے بجلی کی سی تیزی سے گزرتا ہوا سیدھا بگ کنگ کے اوپر جا گرا اور بگ کنگ کا قہقہہ حلق میں ہی رہ گیا۔ اس نے بے اختیار اپنے ہاتھ اوپر کر کے عمران کو اپنے اوپر سے گرانا چاہا لیکن عمران نے بجلی کی سی تیزی سے اس کے دونوں ہاتھ نیچے کئے اور پوری قوت سے اس کی پیشانی پر ٹکر ماری۔ بگ کنگ چیخ کر کرسی سمیت پیچھے جا گرا۔

بگ کنگ نے نیچے گرتے ہی اپنے اوپر گرے ہوئے عمران کو اچھال کر گرانا چاہا لیکن عمران بھلا اس طرح کہاں گر سکتا تھا۔ اس نے بجلی کی سی تیزی سے الٹی قلابازی کھائی اور پھر ایک جھٹکے سے

جب وہ اٹھا تو بگ کنگ کے دونوں بازو اس نے مروڑ کر پیچھے کی طرف کر رکھے تھے اور بگ کنگ کی اس کی طرف پشت تھی۔ بگ کنگ نے اچھل کر دونوں ٹانگیں پیچھے کی طرف چلانا چاہیں وہ عمران کی پنڈلیوں پر ضرب لگانا چاہتا تھا لیکن عمران نے اس کے اچھلتے ہی اپنی ٹانگ چلائی اور بگ کنگ کا نچلا جسم آگے کی طرف جھکا تو عمران نے اس کے بازوؤں کو اوپر کی طرف زور دار جھٹکا دیا۔ دوسرے لمحے بگ کنگ کے حلق سے کربناک چیخ نکلی۔ اس کے دونوں بازوؤں کے جوڑ اکھڑ گئے تھے اور عمران نے اسے نیچے گرا کر اس کے سینے پر لات رکھ دی۔

"اس کا چوغا اتار دو جلدی کرو"...... عمران نے چیخ کر اپنے ساتھیوں سے کہا جو اس دوران اس کمرے میں آ گئے تھے۔ صفدر نے آگے بڑھ کر بجلی کی سی تیزی سے اس کا بازو پکڑ کر اس کی آستین اوپر کی۔ آستین ہٹتے ہی اس کی کلائی پر ایک ریسٹ واچ اور اس کے ساتھ ایک بڑا سا کنٹرولنگ پیڈ دکھائی دیا جس پر بے شمار بلب اور بٹن لگے ہوئے تھے۔

"اس کے بازو سے یہ ریسٹ واچ اور پیڈ اتار لو مگر دھیان سے۔ کسی بٹن پر ہاتھ مت لگانا"...... عمران نے لات کھسکا کر بگ کنگ کی گردن پر رکھتے ہوئے کہا اور صفدر نے جب پیڈ اور ریسٹ واچ کھول دی تو عمران نے لات ہٹائی اور بجلی کی سی تیزی سے جھک کر بگ کنگ کو گردن سے پکڑ کر اوپر کو اٹھا لیا اور صفدر نے

جلدی سے اس کا چوغا کھینچ لیا ریسٹ واچ اور پیڈ کے ساتھ ہی لمبی لمبی تاریں بھی بگ کنگ کے بازوؤں سے نکل کر باہر آ گئیں اور بگ کنگ اوندھے منہ فرش پر گر گیا۔

"یہ تو پوری مشین بنا ہوا تھا"...... صفدر نے حیرت سے اس ریسٹ واچ اور پیڈ کو دیکھتے ہوئے کہا۔ جس کے سامنے کے رخ نجانے کتنے چھوٹے چھوٹے بٹن لگے نظر آ رہے تھے۔ بگ کنگ کے منہ سے کراہیں نکل رہی تھیں۔

"مجھے دکھاؤ ریسٹ واچ"...... عمران نے واچ صفدر کے ہاتھ سے لینے کے لئے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ اچانک بگ کنگ نے اٹھنے کی کوشش کی اور اس کی لات صفدر کے بازو سے ٹکرائی۔ ریسٹ واچ اور کنٹرولنگ پیڈ اس اچانک جھٹکے کی وجہ سے صفدر کے ہاتھ سے نکل کر فرش پر گرنے لگی۔ عمران نے تیزی سے جھپٹ کر پیڈ کو پکڑنا چاہا۔ پیڈ اور ریسٹ واچ تو اس کے ہاتھ میں نہ آ سکی البتہ اس کی ایک تار اس کے ہاتھ میں آ گئی اور اس تار کے ہاتھ آتے ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور عمران اور صفدر دونوں اس طرح اچھل کر تین چار فٹ دور جا گرے جیسے کسی نے انہیں اٹھا کر پوری قوت سے اچھال دیا ہو۔ کنٹرولنگ پیڈ اور ریسٹ واچ نیچے گریں اور دوسرے لمحے ان میں شعلے بھڑک اٹھے۔ نیلگوں شعلے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے کنٹرول پیڈ اور ریسٹ واچ جل کر راکھ ہو گئی۔

"اوہ اوہ۔ یہ برا ہوا۔ انتہائی برا ہوا۔ اب ایم سی ون مکمل طور

پر آزاد اور خود مختار ہو گیا ہے۔ اب اسے بگ کنگ کے احکامات کی بھی ضرورت نہیں رہی ہے۔ اب وہ کچھ بھی کر سکتا ہے"...... عمران نے اٹھ کر بے بسی سے ہاتھ مسلتے ہوئے کہا۔ اور ابھی اس کا فقرہ مکمل ہو رہا تھا کہ کمرے کا فرش درمیان سے کھلا اور وہ سب بھاری چٹانوں کی طرح کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ ان کے جسم پوری رفتار سے نیچے گرتے جا رہے تھے اور پھر ایک زوردار جھپاکے سے وہ پانی میں جا گرے اور اندر ہی اندر اترتے چلے گئے۔ پانی میں گرتے ہی ان کے سانس اکھڑنے لگے۔ اور انہیں یوں محسوس ہونے لگا جیسے ان کے جسموں کو ہزاروں ٹن وزنی چٹانیں روند رہی ہوں اور چند ہی لمحوں میں ان کے ذہن تاریک پڑ گئے۔ شاید موت کی سیاہ تاریکی نے انہیں ہڑپ کر ہی لیا تھا۔

جیسے ہی ایم سی ٹو نے پاؤں میجر پرمود کے سر پر رکھنے کے لئے نیچے کیا اسی لمحے میجر پرمود نے جیب سے میگنٹ بم نکالا اور اس کا بٹن پریس کر کے ایم سی ٹو کے پیر کے نیچے چپکایا اور خود تیزی سے کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ ایم سی ٹو کا پیر میجر پرمود کے سر کی بجائے فرش پر پڑا اور اسی لمحے ایک زور دار دھماکا ہوا اور ایم سی ٹو ایک ٹانگ پر اٹھا ہونے کے باعث دھماکے کے پریشر سے اچھلا اور ایک بار پھر الٹ کر گرتا چلا گیا۔

جیسے ہی ایم سی ٹو گرا میجر پرمود اٹھا اور اس نے رکے بغیر ایم سی ٹو کی طرف چھلانگ لگا دی۔ وہ اڑتا ہوا ایک بار پھر ایم سی ٹو کے پیٹ پر آیا اور تیزی سے اس کے سر کی طرف دوڑا۔ اس نے دوڑتے ہوئے جیب سے ایک بار پھر بلاسٹنگ گن نکال لی۔ ایم سی ٹو نے فوراً سر اٹھایا۔ جیسے ہی اس نے سر اٹھایا میجر پرمود نے اس کی آنکھوں کا نشانہ لے کر فائر کر دیے۔ لیزر نکل کر ایم سی ٹو کی

آنکھوں سے ٹکرائیں۔ یکے بعد دو دھماکے ہوئے اور اس بار ایم سی ٹو کی آنکھیں دھماکے سے بلاسٹ ہو کر بکھرتی چلی گئیں۔ ایم سی ٹو کے ہاتھ بے اختیار اپنی آنکھوں پر پہنچ گئے۔ اس کا منہ کھل گیا تھا۔ یہ دیکھ کر میجر پرمود نے اس کے کھلے ہوئے منہ میں شعاعیں فائر کرنی شروع کر دیں۔ ایم سی ٹو کے حلق میں دھماکے ہوئے تو اس نے فوراً منہ بند کر لیا۔

اس نے ہاتھ مار کر میجر پرمود کو اپنے سینے سے ہٹانا چاہا لیکن میجر پرمود اچھلا اور قلابازی کھا کر اس کے اپنی طرف آتے ہوئے ہاتھ کے اوپر سے نکل گیا۔ وہ چھلانگ مار کر ایم سی ٹو کی گردن پر آ گیا تھا۔ ایم سی ٹو کا جس آنکھ سے ہاتھ ہٹا ہوا تھا وہاں ایک گڑھا سا دکھائی دے رہا تھا اور اس میں سے بے شمار باریک تاریں باہر لٹک رہی تھیں جن سے دھواں نکل رہا تھا۔ میجر پرمود نے اس کی آنکھ پر ایک بار پھر ریز فائر کی تو ایم سی ٹو کے سر کے اندر جیسے سرخ رنگ کی آگ سی بھڑک اٹھی۔ میجر پرمود نے اپنا رخ پلٹا اور پھر اس نے ایم سی ٹو کے سینے کی طرف دیکھنا شروع کر دیا۔ اسے ایم سی ٹو کے سینے پر ایک بٹن دکھائی دیا۔ میجر پرمود تیزی سے جھکا اور اس نے بٹن پریس کر دیا۔ جیسے ہی میجر پرمود نے بٹن پریس کیا اسی لمحے ایم سی ٹو کے روبوٹک جسم میں تیز گونج سی پیدا ہوئی۔ ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے اندر بے شمار چرخیاں اور گراریاں گھوم رہی ہوں۔ پھر اچانک اس کا جسم یوں ساکت ہو گیا

جیسے کسی کھلونے کی چابی ختم ہو جائے تو وہ ساکت ہو جاتا ہے۔ میجر پرمود نے مڑ کر ایم سی ٹو کے سر کی طرف دیکھا۔ اس کے دونوں ہاتھ پھر اس کی آنکھوں پر تھے لیکن اب وہ یوں ساکت پڑا ہوا تھا جیسے مردہ ہو گیا ہو۔ میجر پرمود نے اس کی چہرے اور ہاتھوں پر بلاسٹنگ ریز فائر کی لیکن ایم سی ٹو کے جسم میں کوئی حرکت پیدا نہ ہوئی۔ میجر پرمود چند لمحے اسے دیکھتا رہا پھر اس نے طویل سانس لیا اور اچھل کر فرش پر آ گیا۔ اس نے دیواروں کے قریب گرے ہوئے اپنے ساتھیوں کی طرف دیکھا اور پھر وہ تیزی سے وائٹ شارک کی طرف بڑھا۔

وائٹ شارک اور اس کے تمام ساتھی ساکت پڑے ہوئے تھے۔ میجر پرمود نے وائٹ شارک کی دل کی دھڑکن اور پھر اس کی نبض چیک کی اور یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا کہ وائٹ شارک صرف بے ہوش تھا۔ وہ ہلاک نہ ہوا تھا۔ میجر پرمود لاٹوش کی طرف بڑھا۔ لاٹوش کو چیک کرنے کے بعد وہ لیڈی بلیک، کیپٹن واٹس اور کیپٹن توفیق کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر اس کا چہرہ کھل اٹھا تھا کہ وہ سب زندہ تھے۔

میجر پرمود چند لمحے سوچتا رہا پھر وہ لیڈی بلیک کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے لیڈی بلیک کا ناک پکڑ کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا تھا جس کے باعث لیڈی بلیک کا سانس رک گیا۔ چند لمحے سانس رکے رہنے کے بعد لیڈی بلیک کے جسم کو جھٹکا لگا اور اس کے جسم

میں حرکت پیدا ہوئی تو میجر پرمود نے اس کی ناک چھوڑ دی اور اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیا۔ لیڈی بلیک کو ہوش آیا تو وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گئی۔ پہلے تو وہ خالی خالی نظروں سے چاروں طرف دیکھتی رہی پھر جیسے ہی اس کا شعور جاگا وہ یکلخت اچھل کر کھڑی ہو گئی۔ اس کے سارے جسم میں درد کی لہریں دوڑ رہی تھیں لیکن کمرے کا ماحول دیکھ کر اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے اور وہ آنکھیں پھاڑ کر اپنے ساتھیوں اور فرش پر ساکت پڑے ایم سی ٹو دیکھنے لگی۔

"یہ۔ یہ۔ یہ ہمارے ساتھی اس طرح کیوں پڑے ہیں"۔ لیڈی بلیک نے کہا تو میجر پرمود نے اسے ساری تفصیل بتا دی۔ میجر پرمود نے جس طرح ناک پکڑ کر اور منہ پر ہاتھ رکھ کر لیڈی بلیک کو ہوش دلایا تھا اسی طرح اس نے وائٹ شارک اور پھر لاٹوش کو ہوش دلا دیا۔ ہوش میں آتے ہی ان کی حالت بھی لیڈی بلیک کی حالت جیسی ہی ہوئی تھی۔ کچھ ہی دیر میں کیپٹن توفیق اور کیپٹن نوازش کو بھی ہوش آ گیا۔ میجر پرمود نے ایک بار پھر ان کے سامنے ساری تفصیل دوہرا دی اور یہ جان کر وہ سب بے حد خوش ہوئے کہ میجر پرمود نے ایک طاقتور اور ناقابل تسخیر روبوٹ کو آخر کار تسخیر کر لیا تھا اور وہ ان کے سامنے ساکت حالت میں پڑا ہوا تھا۔

"تو کیا اس کا سارا فنکشن اس کے سینے پر لگے ہوئے بٹن سے تھا جس کے پریس ہوتے ہی یہ ساکت ہو گیا ہے"...... لیڈی بلیک

نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ یہ اس کا آن آف بٹن ہے۔ اسے آن کرنے سے یہ متحرک ہوتا ہے اور اسے آف کرنے سے یہ ساکت ہو جاتا ہے اور اس کے سارے پروگرام اور سسٹم کلوز ہو جاتے ہیں۔ مجھے اچانک ہی اس کے سینے پر بٹن دکھائی دیا تھا تو میں نے اسے پریس کر دیا۔

"بہرحال جو بھی ہے یہ کمپیوٹرائزڈ روبوٹ کسی جن سے کم نہیں تھا۔ اس نے ہم سب کی ہڈیوں کا سرمہ بنا دینا تھا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ یہ واقعی ایک طاقتور روبوٹ ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اب یہ ساکت ہو چکا ہے۔ اب ہم اگر اس کے جسم پر میگنٹ بم لگائیں تو کیا یہ تباہ ہو جائے گا"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس کا فنکشنل سسٹم آف ہوا ہے۔ یہ جس میٹل کا بنا ہوا ہے اس میٹل پر واقعی کوئی ہتھیار اثر نہیں کر سکتا۔ جب تک اس کا بٹن پریس نہ کیا جائے گا یہ دوبارہ آن نہیں ہو گا اور اسی طرح ساکت حالت میں پڑا رہے گا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا اس روبوٹ کے آف ہوتے ہی سی ورلڈ کے تمام حفاظتی سسٹم بھی آف ہو گئے ہوں گے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"نہیں۔ اس روبوٹ کے پاس سی ورلڈ ٹو کا حفاظتی سسٹم تھا اور

اس کا کام صرف سی ورلڈ ٹو کی حفاظت کرنا ہے۔ اس نے بتایا تھا کہ یہاں تھری کنگز بھی موجود ہیں۔ سی ورلڈ کا کنٹرول جتنا اس روبوٹ کے پاس تھا اتنا ہی ان تھری کنگز کے پاس ہو گا۔ روبوٹ کے ساکت ہونے کا تھری کنگز کو پتہ چل چکا ہو گا۔ اب وہ سارا سیٹ اپ اپنے ہاتھوں میں لے لیں گے اور پھر وہی اسے کنٹرول کریں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو کیا اس جن جیسے روبوٹ کے ختم ہونے کے بعد بھی ہم ابھی محفوظ نہیں ہوئے ہیں"...... لاٹوش نے مرے مرے لہجے میں کہا۔

"جب تک ان تھری کنگز کا خاتمہ نہیں ہو جاتا اور ہم یہاں کا سارا مشینی سسٹم تباہ نہیں کر دیتے اس وقت تک ہم خطرے میں ہی گھرے رہیں گے۔ کسی بھی جگہ سے اور کہیں سے بھی ہم پر موت وارد ہو سکتی ہے اور ہمیں خود کو ہر قسم کی ناگہانی موت سے بچانا بھی ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اس روبوٹ کے پاس جو پاورز تھیں ایسی ہی پاورز ان کنگز کے پاس ہیں۔ ہمیں ان کا بھی مقابلہ کرنا پڑے گا۔ مقابلہ کرنے سے اہم ان تک پہنچنا ہے۔ وہ نجانے سی ورلڈ ٹو کے کس حصے میں ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"جہاں بھی ہوں گے ہم انہیں ڈھونڈ ہی لیں گے"...... لاٹوش نے کہا۔

"لیکن کیسے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"ہم اس تہہ خانے میں نہ پھنس گئے ہوتے تو ہم نے ایک ایک کر کے سی ورلڈ ٹو کے تمام روبوٹس اور انسانوں کو ختم کر دینا تھا۔ ہمیں روکنے کے لئے ان کنگز کو باہر آنا ہی پڑتا پھر ہم ان کے کان پکڑ کر انہیں مرغے بناتے اور ان سے اذانیں دلواتے۔ خیر ابھی کچھ نہیں بگڑا ہم اب بھی یہی کریں گے بس اس کمرے سے نکل جائیں کسی طرح سے"...... لاٹوش نے کہا۔

"اس کمرے سے نکلنے میں اب یہ روبوٹ ہماری مدد کرے گا"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"روبوٹ۔ کیا مطلب۔ یہ روبوٹ ہماری مدد کیسے کر سکتا ہے۔ یہ تو خود ساکت پڑا ہوا ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"ہم اسے اٹھا کر بٹھا دیں تو اس کا سر کافی اوپر تک چلا جائے گا۔ پھر ہم اس کے کاندھوں پر چڑھتے ہوئے اس کے سر پر جائیں گے اور اس کے سر سے ہوتے ہوئے چھت کے کھلے ہوئے حصے سے باہر نکل جائیں گے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ سب ہو گا کیسے۔ روبوٹ ٹنوں وزنی ہے۔ کیا ہم اسے اٹھا سکیں گے"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اس کے لئے ہمیں پوری طاقت لگانی ہو گی۔ ایک بار یہ سیدھا ہو گیا تو سمجھو ہمارا کام بن گیا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"مجھے نہیں لگتا ہے ہم اسے اٹھا کر بٹھا سکتے ہیں۔ اسے اٹھانے کے لئے تو ہمیں بہت بڑی اور مضبوط کرین کی ضرورت پڑے گی"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"نہیں۔ کرین کی ضرورت نہیں ہے۔ اس روبوٹ کے جوائنٹ بے حد نرم اور لچکدار ہیں۔ اگر ہم اسے کاندھوں اور سر سے پکڑ کر اوپر اٹھائیں گے تو اس کے جوائنٹ حرکت کرنا شروع کر دیں گے اور یہ اوپر ہو جائے گا اس کے بعد ہمیں اس کی کمر کو پکڑ کر اوپر دھکا دینا پڑے گا۔ یہاں ہمارا زور لگے گا لیکن مجھے امید ہے کہ ہم اسے بٹھانے میں ضرور کامیاب ہو جائیں گے"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"اور اگر یہ دوبارہ گر گیا تو اس کی کمر کے نیچے دب کر ہماری ہڈیوں کا بیچ میں ہی سرمہ بن جائے گا"...... لاٹوش نے کہا۔

"ہاں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"تو پھر ایسا رسک لینے سے بہتر ہے کہ ہم اس کے سینے پر چڑھ جائیں اس کا سینہ بھی کافی بڑا اور اونچا ہے۔ اس کے سینے پر سوار ہو کر ہم چار سے پانچ فٹ کی بلندی پر ہوں گے اور میرے خیال کے مطابق چھت کی اونچائی چودہ فٹ ہے۔ پانچ فٹ اوپر جا کر یہ بلندی نو فٹ رہ جائے گی"...... لاٹوش نے کہا۔

"اس سے کیا ہو گا۔ نو فٹ کی بلندی پر تم اڑ کر جاؤ گے کیا"...... وائٹ شارک نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں۔ ہم میں سے کسی کا بھی قد چھ فٹ سے کم نہیں ہے۔

اگر ہم ایک دوسرے کے کاندھوں پر سوار ہو کر اوپر اٹھیں تو یہ بلندی کم ہو سکتی ہے۔ ہم میں سے ایک بھی اوپر پہنچ گیا تو باقی سب کو اوپر کھینچا جا سکتا ہے"...... لاٹوش نے کہا۔

"ویل ڈن۔ تم نے واقعی بہترین تجویز دی ہے۔ روبوٹ کو اٹھا کر بٹھانے کا رسک لینے سے بہتر ہے کہ ایک دوسرے کے کاندھوں پر چڑھ کر اوپر پہنچا جائے"...... میجر پرمود نے کہا۔

"ہونہہ۔ بہترین تجویز اور لاٹوش کے پاس"...... وائٹ شارک نے منہ بنا کر کہا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ کیا میں سوچ نہیں سکتا"...... لاٹوش نے اس کی بات سن کر غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب باتیں چھوڑو اور چلو اوپر"...... میجر پرمود نے کہا اور اچھل کر ایم سی ٹو کے سینے پر چڑھ گیا۔ لیڈی بلیک، وائٹ شارک اور باقی سب بھی ایک ایک کر کے ایم سی ٹو کے سینے پر آ گئے۔

"اب سب سے پہلے کون جائے گا اوپر"...... لاٹوش نے پوچھا۔

"میں جاتا ہوں"...... میجر پرمود نے کہا۔

"آپ کا بھاری بھرکم وزن کون اٹھائے گا۔ کم از کم میرے ناتواں کاندھے تو آپ کا بوجھ نہیں اٹھا سکیں گے"...... لاٹوش نے کہا۔

"میں نیچے ہوتا ہوں۔ آپ میرے کاندھوں پر پیر رکھ کر اوپر

چلے جائیں"...... کیپٹن نوازش نے روبوٹ کے پیٹ پر چڑھتے
ہوئے کہا۔

"ہاں۔ یہ بہتر ہے اس کا قد بھی ہم میں سب سے لمبا ہے"۔
لاٹوش نے کہا۔ کیپٹن نوازش آگے بڑھا اور پیروں کے بل روبوٹ
پر بیٹھ گیا۔ میجر پرمود آگے بڑھا اس نے کیپٹن نوازش کے کاندھوں
پر پاؤں رکھے۔ سہارے کے لئے وائٹ شارک نے میجر پرمود کے
ہاتھ پکڑ لئے۔

"اٹھو"...... وائٹ شارک نے کہا تو کیپٹن نوازش نے اثبات
میں سر ہلایا اور آہستہ آہستہ کھڑا ہونے لگا۔ اس کے اٹھتے ہی میجر
پرمود بھی اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چونکہ اب بلندی زیادہ نہ تھی اس لئے
جلد ہی میجر پرمود کے ہاتھ چھت کے کھلے ہوئے کنارے پر پہنچ
گئے۔ میجر پرمود نے فوراً کنارے پکڑے اور پھر اس نے کیپٹن
نوازش کے کاندھوں سے اپنا وزن ہٹا لیا اور اوپر کی طرف اچکا۔
اس نے دونوں بازو کناروں پر لگائے اور پھر وہ اپنے بازوؤں پر
وزن ڈالتا ہوا اوپر چڑھتا چلا گیا۔ تھوڑی ہی دیر میں وہ اوپر پہنچ چکا
تھا۔

"تم سب یہیں رکو۔ میں کوئی مضبوط رسی تلاش کرتا ہوں"۔
میجر پرمود نے کہا اور پھر وہ تیزی سے پیچھے ہٹ گیا۔

"میجر صاحب رسی تلاش کرنے گئے ہیں نجانے انہیں کوئی رسی
ملتی بھی ہے یا نہیں"...... لاٹوش نے کہا۔ میجر پرمود کو واپس آنے

میں زیادہ دیر نہ لگی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں موٹی رسی کا ایک بنڈل
تھا۔

"مل گئی رسی"...... میجر پرمود نے کہا اور پھر اس نے رسی کا
بنڈل کھولا اور اس کا سرا اپنی کمر کے گرد لپیٹنا شروع کر دیا۔ رسی
لپیٹ کر اس نے اسے مضبوطی سے گرہ لگائی اور پھر رسی کا دوسرا سرا
نیچے لٹکا دیا۔

"اب تم سب ایک ایک کر کے اوپر آ جاؤ"...... میجر پرمود نے
کہا۔

"دوسرا نمبر لیڈی بلیک کا ہے۔ اس لئے آپ جائیں اوپر"۔
لاٹوش نے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ تم پہلے جانا چاہو تو جا سکتے ہو"...... لیڈی
بلیک نے مسکرا کر کہا۔

"نہیں۔ ہونا تو لیڈیز فرسٹ چاہئے تھا لیکن اب میں لیڈیز
سیکنڈ ہی کہہ سکتا ہوں"...... لاٹوش نے کہا تو لیڈی بلیک بے اختیار
ہنس پڑی۔ اس نے رسی پکڑی اور پھر وہ اس پر لٹکتی ہوئی تیزی سے
اوپر اٹھتی چلی گئی۔ اس کے جانے کے بعد کیپٹن نوازش پھر کیپٹن
توفیق اور پھر لاٹوش اوپر پہنچ گیا۔ آخر میں وائٹ شارک رسی پر
جھولتا ہوا اوپر آ گیا۔

"گنیں تمہارے پاس ہی ہیں نا"...... میجر پرمود نے پوچھا۔

"جی ہاں۔ ہم نے سارا سامان واپس جیبوں میں ڈال لیا

تھا"...... وائٹ شارک نے کہا۔ وہ اسی ہال نما کمرے میں تھے جہاں سے انہیں نیچے گرایا گیا تھا۔ سامنے ایک بڑا دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا۔ میجر پرمود نے انہیں پیچھے آنے کا اشارہ کیا اور پھر وہ تیزی سے اس دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ دروازے کے قریب پہنچ کر میجر پرمود ایک لمحے کے لئے رکا پھر اس نے باہر جھانکا تو یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ سامنے صرف ایک راہداری دکھائی دے رہی تھی جبکہ سائیڈ میں راہداریاں بڑے بڑے شٹر گرا کر بند کر دی گئی تھیں۔ میجر پرمود راہداری میں آ گیا اس کے ساتھی بھی اس طرف آئے اور پھر باقی راہداریاں بند دیکھ کر چونک پڑے۔

"یہ کیا۔ یہاں تو صرف ایک راستہ دکھائی دے رہا ہے جو سیدھا جا رہا ہے باقی تمام راستے بند ہو چکے ہیں"...... وائٹ شارک نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ شاید اس روبوٹ نے یہاں آتے ہوئے باقی راستوں کو بند کر دیا تھا۔ اسی لئے اب تک ہمارے بارے میں تھری کنگز کو علم نہیں ہو سکا ہے کہ ہم کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں۔ ورنہ اب تک وہ ہمارے خلاف کوئی نہ کوئی ایکشن ضرور لے چکے ہوتے"۔ میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن ہم تو نیچے بلیک سیل میں گر چکے تھے پھر اس روبوٹ کو یہ راستے بند کرنے کی کیا ضرورت آن پڑی تھی"...... لیڈی بلیک نے کہا۔

"یہ واقعی سوچنے کی بات ہے"...... وائٹ شارک نے کہا۔

"تو سوچو۔ سوچتے کیوں نہیں"...... لانوش نے کہا۔

"میں تو سوچ ہی لوں گا۔ تم نے اس بات کا خود اقرار کیا ہے کہ تمہارے پاس دماغ ہی نہیں ہے۔ اس لئے تم بھلا کیسے سوچ سکتے ہو"...... وائٹ شارک نے مسکرا کر کہا۔

"میرے دماغ میں بھس بھرا ہوا ہے۔ اب خوش ہو"...... لانوش نے منہ بنا کر کہا۔

"وہ بھی شاید جل رہا ہے کیونکہ تمہارے کانوں سے دھواں نکل رہا ہے اور گھاس پھوس جلنے کی بو بھی آ رہی ہے"...... وائٹ شارک نے کہا تو لانوش برے برے منہ بنانے لگا۔

"آؤ۔ اسی طرف چلتے ہیں۔ دیکھتے ہیں یہ راستہ ہمیں کہاں لے جاتا ہے"...... میجر پرمود نے ان کی نوک جھونک کو نظر انداز کرتے ہوئے کہا اور تیزی سے راہداری میں آگے بڑھنے لگا۔ اس کے پیچھے لیڈی بلیک اور باقی سب بھی چل پڑے۔ سامنے ایک کمرہ تھا جس کا بڑا سا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ میجر پرمود دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے ایک لمحہ توقف کیا اور پھر وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا۔ کمرے میں مزید دو دروازوں اور کھڑکیوں کے ساتھ روشن دان بھی دکھائی دے رہے تھے لیکن کمرہ بالکل خالی تھا وہاں سامان نام کی کوئی چیز دکھائی نہ دے رہی تھی۔ میجر پرمود کو اندر جاتے دیکھ کر اس کے ساتھی بھی اندر آ گئے۔ وہ سب جیسے ہی

اندر آئے اسی لمحے ان کے پیچھے دروازہ بند ہو گیا۔ دروازہ بند ہوتے دیکھ کر وائٹ شارک بجلی کی سی تیزی سے دروازے کی طرف لپکا لیکن اسے دیر ہو گئی تھی۔ دروازہ بند ہوتے ہی لاکڈ ہو گیا تھا اور اسے اندر سے کھولنے کا کوئی ذریعہ دکھائی نہ دے رہا تھا۔ اسی لمحے انہوں نے اچانک چھت سے دیواروں پر بڑے بڑے فولادی شٹر نیچے گرتے دیکھے۔ یہ شٹر دیواروں کے ساتھ ساتھ گرے تھے اور ان شٹرز کے گرتے ہی دیواریں سپاٹ ہو گئیں۔ دروازے، کھڑکیاں اور روشن دان ان فولادی شٹرز کے پیچھے چھپ گئے۔

"یہ کیا۔ ہمیں تو پھر چوہے دان میں قید کر دیا گیا ہے"۔ لیڈی بلیک نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"انہوں نے باہر کے تمام راستے جان بوجھ کر بند کر رکھے تھے تاکہ ہم اکلوتے راستے پر چلتے ہوئے اس کمرے میں پہنچ جائیں"۔ میجر پرمود نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ یہ جانتے تھے کہ ہمیں ڈاج دینے اور اس کمرے تک لانے کے لئے انہوں نے باقی راستے بند کئے تھے"...... وائٹ شارک نے پوچھا۔

"جانتا تو نہیں تھا لیکن مجھے شک ضرور ہوا تھا"...... میجر پرمود نے کہا۔

"اگر آپ کو شک بھی تھا تو نہ آتے اس طرف۔ یہ کمرہ بھی بلیک سیل کی طرح ہر طرف سے بند ہو گیا ہے۔ اب نجانے ہمارے

ساتھ یہاں کیا ہونے والا ہے"...... لاٹوش نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"ہمیں کہیں نہ کہیں تو جانا ہی تھا۔ ایک جگہ تو رکے نہیں رہ سکتے تھے ہم"...... میجر پرمود نے کہا۔

"لیکن یہ کمرہ ہے کیا اور ہمیں اب یہاں کیوں قید کیا گیا ہے اور ماسٹر کمپیوٹر کو تو ہم ختم کر چکے ہیں پھر اب کون ہے جو ہمارے خلاف کارروائی کر رہا ہے"...... لیڈی بلیک نے پوچھا۔

"تھری کنگز کو کیوں بھول رہی ہو۔ یہ انہی کا کام ہے"۔ میجر پرمود نے کہا۔ اسی لمحے انہیں تیز گونج کی آواز سنائی دی۔

"خدا کی پناہ۔ اس گونج سے تو مجھے اپنے کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہو رہے ہیں"...... لاٹوش نے چیختے ہوئے کہا۔ گونج تیز سے تیز تر ہوتی جا رہی تھی اور انہیں اپنے دماغ میں دھماکے ہوتے ہوئے اور کانوں کے پردے پھٹتے ہوئے محسوس ہونے لگے۔ ان کے سروں پر گلوبز تھے اس لئے وہ کانوں پر ہاتھ نہ رکھ سکتے تھے۔ جب آواز ان کی قوت برداشت سے باہر ہو گئی تو انہوں نے سروں سے گلوبز اتار کر کانوں پر ہاتھ رکھ لئے لیکن شور کی آواز مسلسل بڑھتی جا رہی تھی۔ وہ گھٹنوں کے بل فرش پر بیٹھ گئے اور پوری قوت سے کانوں کو پریس کرنے لگے لیکن زور دار دھماکوں کی آوازیں ان کے دماغوں کو ہلا رہی تھیں۔

"بند کرو۔ یہ شور بند کرو۔ ورنہ میرے کانوں کے پردوں کے

ساتھ دل بھی پھٹ جائے گا"...... لاٹوش نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔ اس کا یہ کہنا تھا کہ یکلخت تیز شور کی آوازیں بند ہو گئیں۔ جس طرح اچانک شور شروع ہوا تھا اسی طرح اچانک وہاں گہری خاموشی چھا گئی تھی۔ خاموشی چھا جانے کے باوجود انہیں اپنے دماغوں میں ہتھوڑوں کی ضربیں واضح محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ سب آہستہ آہستہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ابھی وہ حیرت سے ادھر ادھر دیکھ ہی رہے تھے کہ اچانک انہوں نے کمرے کی دیواروں کی جڑوں سے گہرے سبز رنگ کا دھواں نکلتے دیکھا۔

"اب یہ کیا ہے"...... لاٹوش نے چونکتے ہوئے کہا۔

"یہ زہریلا دھواں ہے جلدی کرو۔ اپنے گلوبز اٹھا کر سروں پر چڑھاؤ۔ ہری اپ"...... میجر پرمود نے چیختے ہوئے کہا اور خود بھی اپنے گلوب کی طرف لپکا۔ اس نے اپنا سانس روک لیا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنا گرا ہوا گلوب اٹھایا اور فوراً اپنے سر پر چڑھا لیا۔ اس کے ساتھیوں نے بھی سانس روک رکھے تھے۔ انہوں نے بھی فوراً اپنے گلوبز اٹھا کر سروں پر چڑھانے شروع کر دیئے۔ گلوبز سروں پر چڑھاتے ہی انہوں نے روکے ہوئے سانس بحال کر لئے۔ سبز رنگ کا دھواں تیزی سے پھیل رہا تھا اور وہ سب اس دھوئیں میں چھپتے جا رہے تھے کہ اچانک ان کے گلوبز کے شیشے تڑخنا شروع ہو گئے۔ گلوبز کے شیشے تڑختے دیکھ کر وہ بوکھلا گئے۔ چند لمحوں بعد زور دار دھماکوں کے ساتھ ان کے گلوبز ٹوٹ کر بکھرتے چلے

گئے۔ گلوبز کے تڑختے ہی انہوں نے سانس روک لئے۔ اگر وہ ایسا نہ کرتے تو سبز دھواں ان کے پھیپھڑوں میں داخل ہو جاتا اور یہ دھواں ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتا تھا۔ دھواں ختم ہونے کی بجائے مزید گہرا ہوتا جا رہا تھا۔

سانس روکنے کی وجہ سے اب وہ بول بھی نہیں سکتے تھے۔ وہ کمرے میں ناچتے رہ گئے۔ کافی دیر سانس روکنے کے بعد آخر ان کی ہمت جواب دے گئی اور پھر جیسے ہی انہوں نے سانس لینے کی کوشش کی انہیں اپنے دماغوں میں آگ سی بھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔ یہ احساس صرف چند لمحوں کے لئے تھا۔ ان کے دماغوں میں یکلخت اندھیرا چھا گیا اور وہ سب خالی ہوتے ہوئے ریت کے بوروں کی طرح فرش پر گرتے چلے گئے۔

حصہ اول ختم شد